کالا جادو

عرف

کالا علم

INDAR JAL-KALA JADU

جادو کے لئے بہترین اور مجرب

کتاب ہے

گرگ اینڈ کمپنی ۱۵۱۵ چوک لاہوری گیٹ دہلی ۶

P.H No.- 3969298
3951443

قیمت۔

کالا جادو

عرف

کالا علم

INDAR JAL-KALA JADU

جادو کے لئے بہترین اور مجرب

کتاب ہے

گرگ اینڈ کمپنی ۱۵۱۵ چوک لاہوری گیٹ دہلی ۶

P.H. No.- 3969298

3951443

قیمت۔

نظام عالم میں

مقناطیسی قوّت

ہمارے تمام نظامِ عالم میں ایک برقی مقناطیسی قوت پھیلی ہوئی ہے جس کے سبب یہ تمام کائنات اپنی جگہ سنبھلی ہوئی ہے اور نہ ایک ایک دوسرے سے ٹکراتی ہے نہ اپنا کام بند کرتی ہے ہر ذرّہ ایک کام کر رہا ہے۔

مقناطیس جاذب ہونے کے سبب جس ذی روح یا غیر ذی روح میں داخل ہو، اس کے بُرے بھلے اثر میں رنگ جاتا ہے پھر برقی سرعت کے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور یہ سلسلۂ آمد و رفت کبھی نہیں ٹوٹتا۔ اگر اس میں ایک ثانیہ کے لئے بھی سکون پیدا ہو تو نظامِ عالم اس طرح بند ہو جائے جیسے اسٹیم بند ہونے کے سبب مشین تھم جاتی ہے۔

جانداروں میں تطرف

اس مقناطیس کو جو جانداروں سے تعلق رکھتا ہے مقناطیسِ

حیوانی کہتے ہیں۔ اسی کے ادراک سے اعضا کو روح کے ارادہ کا احساس ہوتا ہے۔ یہی ذرات خون کی گردش کا باعث ہیں اسی کی قوت سے تمام اعضا کام کرتے ہیں اگر کسی عضو میں اس کی مناسب رفتار قائم نہ رہے تو زندہ جسم بھی اپنا کام انجام نہیں دے سکتا۔ جس طرح سوکھا ہوا ہاتھ کام انجام نہیں دے سکتا۔ بس سمجھ لیجئے مقناطیسی رفتار میں فتور پیدا ہو گیا ہے۔ اور صحیح سالم ہاتھ کی طرح روح کی فرمانبرداری نہیں کرتا اسی طرح دوسرے اعضا بھی مقناطیسی زد میں خلل آجانے سے معذور ہو جاتے ہیں۔ اور جیتے جی روح کے اختیار میں نہیں رہتے۔

لطیف محسوس

رنج، خوشی، غصّہ، رحم، درد، تسلّی وغیرہ وغیرہ کتنے ہی محسوسات ایسے لطیف ہیں جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتے اور انسان کے لئے ان کے بیان بھی آسان نہیں ہیں لیکن صرف وہی انسان ان احساسات کو محسوس کرتا ہے۔ اس لئے رنج، خوشی، غصہ وغیرہ کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ متذکرہ بالا محسوسات لطیفہ دراصل کسی عضو سے مخصوص نہیں؛ صرف روح سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی ان کی بنیاد جسم پر اس درجہ قائم نہیں ہے جتنی کہ روح سے پیوستہ کیونکہ اکثر ان کا قویٰ جسمانی سے شروع ہو کر روح پر نہیں پڑتا بلکہ روح کی طرف سے قویٰ کی جانب منتقل ہوا کرتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے۔

کہ سبب کی ابتداء بعض حالتوں میں قوی ظاہر کی وجہ سے ہو۔ ان تمام باتوں پر غور کریں۔

بہر حال اس طرح کی لطیف محسوساتِ عالم ہیں۔ جن کو ایک بچہ سے لے کر سو سال کا بوڑھا تک جانتا ہے۔ ہاں ایک خاص کیفیت پر بالعموم لوگ دھیان نہیں دیتے حالانکہ محسوس سب کرتے ہیں۔ کیونکہ یہی میرے مضمون کا مقصد ہے۔ اس لئے لائیے اس کی طرف توجہ دلاؤں۔

احساسِ مقناطیسی

ذرا خیال کیجئے جب ہمیں کوئی بچھڑا ہوا عزیز یاد آجاتا ہے اور ہم اس سے ملنے کے لئے سخت بیقرار ہیں پھر خلافِ امید بغیر کسی ظاہری سبب کے یکایک وہ ہمارے سامنے آجائے تو فرمائیے کیا کیفیت ہوتی ہے، جیسے کسی نے گلا گھونٹ دیا بہت زور لگانے پر بھی آواز نہیں نکلتی۔ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں جسم قابو میں نہیں رہتا۔ کچھ دیر ہم سے کچھ بھی نہیں بن پڑتا۔ ایسی کیفیت کو حرفِ عام میں ہاتھ پاؤں کا پھولنا کہتے ہیں۔

بقول اسد اللہ خاں غالب۔

اسد خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے
کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے

یہ کیفیت اکثر خوشی، حیرت اور خوف وغیرہ کے فوری اثر سے ہر شخص پر بسا اوقات طاری ہوتی رہتی ہے۔ کون سا فرد و بشر ہے جس کو بار بار اس کا تجزیہ نہ ہوا۔ اس کیفیت کے زیرِ اثر صریحاً انسان کو خود محسوس ہوتا ہے کہ کسی خفیہ طاقت نے بے اختیار کر دیا۔

اس کا سبب یہ ہے کہ جب فوری حوادث سے متاثر ہو کر روح ٹھیک فیصلہ نہ کر سکنے کے باعث کسی خاص عضو کو کام پر لگانے سے قاصر رہتی ہے تو مقناطیس حیوانی جہاں کا تہاں ٹھہر جاتا ہے۔ بس پھر جسم میں قابو نہیں رہتا۔

طریقۂ احساس

یہ تو ایک اضطراری کیفیت ہوتی ہے جس میں انسانی ارادے کو دخل نہیں۔ لیکن بغیر کسی لمبی چوڑی مشق کے اگر کوئی صاحب اس قوت کا احساس کرنا چاہیں تو وہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے بہت سے طریقہ ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

قلم یا کوئی نوک دار چیز ہاتھ میں لے کر بھنوؤں کے درمیان ذرا فاصلے پر رکھتے اور بغیر پلک جھپکائے اس کی طرف دیکھئے آنکھوں اور نوک میں اتنا فاصلہ رہے گا کہ نگاہ پر زور نہ پڑے پھر چند سکنڈ بعد اس نوک والی چیز کو آہستہ آہستہ بھنوؤں کی طرف لائیے جب کنپٹی سے لے کر کونے تک رگیں تپنے لگیں تو یکایک ہٹا لیجئے۔

بس اس وقت صاف محسوس ہوگا کہ ہاں کبھی ہمارے اندر کوئی طاقت ضرور ہے جس کے اثر سے یہ حالت ہونے لگی تھی جب آپ غور کریں گے تو آسانی سے سمجھ میں آجائے گا یہ طاقت اسی طرح کی ہے جس سے کبھی کبھی آپ کو بے اختیارانہ سابقہ پڑتا رہا ہے۔

حیوانوں میں کارفرمائیاں

ذی حس ہونے کے سبب سے اعلیٰ مرتبت قدر حیوانات بھی اس کیفیت کی زد سے مبرا نہیں چنانچہ اکثر لوگوں نے ہرن کو چوکڑیاں بھرتے دیکھا ہوگا۔ چوہے کے بل سے مرعوب ہو کر سہم جانا کسی کیفیت کا نمونہ نہیں تو آخر کیا ہے؟ انسان ذرا غور سے کام لے پھر ہر جگہ اس قوت کے بے شمار کرشمے نظر آئیں گے۔ اسی قوت کے زور سے درندے شکار کرتے ہیں۔ یہی قوت پرندوں کو اڑاتی ہے۔ اسی کی لہر سے مچھلیاں پانی میں تیرتی ہیں۔ اسی کے بل پر چوپائے چھلانگیں بھرتے ہیں۔ یہی شہد کی مکھیوں سے چھتے میں شہد جمع کراتی ہے اور یہی گائے کے بچے کو جگالی سکھاتی ہے۔

الغرض اس قوت کے فیض عظیم سے کوئی محروم نہیں ساری کائنات اس سے متمتع ہو رہی ہے ہاں فطرتوں کے لحاظ سے ہر مخلوق کے افعال مختلف ضرور ہیں۔ ہر مخلوق اپنی قدرتی ساخت کے مطابق اس سے بہرہ اندوز ہوتی ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ قدرتاً پہاڑ انسان کی طرح باتیں کرنے لگے۔ پرند درخت چھوڑ کر سمندروں میں

آتشیا نے بنائیں۔ مچھلیاں پانی سے نکل کر جھاڑیوں میں رہائش کریں ہرن لومڑی کا شکار کرنے لگیں یا درندے گھاس کھانے لگیں۔ اور گوشت ترک کر دیں۔

انسانی امتیاز

مدعا یہ کہ کوئی مخلوق اپنی فطری مسافت کے خلاف ارادتاً اپنے اعمال و افعال میں کچھ ردو بدل نہیں کر سکتی۔ دودھ دینے والے انڈے نہیں دے سکتے۔ ہوائی پرندوں کا پانی کے اندر رہنا ممکن نہیں۔ گھوڑا درختوں پر چھلانگیں نہیں مار سکتا لیکن انسان جو نہایت ٹھیک انداز میں خلق کیا گیا ہے۔ نسبتاً ایسا مجبور نہیں اسے مبدائے فیض نے بڑے بڑے فیض دے رکھے ہیں۔ اس لئے یہ اپنے ارادے سے بہت کچھ کر سکتا ہے۔ اس کی تعمیر میں کچھ ایسے ظاہری و باطنی علامتیں موجود ہیں کہ جس طرف کوشش کرے بڑی حد تک کامیاب ہو جائے۔ جہاں یہ ہاتھوں سے لکھنے ٹٹولنے باجہ بجانے اور پاؤں سے بھاگنے دوڑنے اچھلنے کودنے ناچنے مشین چلانے کے ہزارہا کام لے سکتا ہے۔ وہاں مشق کے ذریعہ سے اس قوت پر بھی قابو پا سکتا ہے۔ جس کے اثر سے بعض اوقات بلا ارادہ ہاتھ پاؤں پھول جایا کرتے ہیں۔

اگلے بزرگ جو اس قوت پر بڑے قادر تھے اسی کے ذریعہ سے فرق عادات کمالات کا اظہار کیا تھا۔ جو کشف و کرامات کہلا اور

جادو وغیرہ مختلف ناموں سے موسوم ہیں۔

زمانۂ قدیم سے مقناطیسی حیوانی کی آمد و رفت بڑھانے اور اس کو حسبِ ارادہ کام میں لانے پر قادر ہونے کے بے شمار طریقے چلے آ رہے ہیں۔ اگلے بزرگوں نے اس فن کی مشقوں میں اسمائے الٰہی شامل کر کے مذہبی تقدس کا رنگ جما دیا گیا تھا جس سے اس کی قوت، قدرت اور اہمیت و منزلت ہزار گنا ہو گئی تھی۔

فی زمانہ ہی فن ایک نئی صورت میں ظاہر ہوا ہے، جسے آج کے زمانے میں "مسمریزم" کہتے ہیں۔ اس میں عقائد سے قطع نظر صرف ارادہ پختہ کرنے کی مشقیں کی جاتی ہیں۔ اس طرح سے بھی انسان روحانیت کے محیرالقول مدارج حاصل کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈال سکتا ہے اور قوتِ ارادی کا پختہ کرنا عقلاً و مذہباً کوئی جرم یا گناہ نہیں جس طرح ایک عام شخص اس سے کہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو وہ جسمانی ورزش کر کے پہلوان بن سکتا ہے۔ اور اس کے عقائد میں کسی قسم کا فرق نہیں آسکتا۔ اسی طرح خیال مشق یا ورزش کے ذریعہ سے مقناطیس حیوانی کو حسبِ ارادہ کام میں لانے سے مذہب میں کوئی فتور بھی واقع نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں اس امر کا بھی ہر شخص کو اختیار ہے کہ دل چاہے تو اپنے عقیدے کے مطابق اس میں مذہبی جذبہ بھی شامل کر لے ورنہ خیالی مسمریزم کی مشق سے مذہب پر کسی طرح کی آنچ نہ آئے گی وہ ویسے کا ویسا ہی اپنی جگہ قائم

بیچے گا۔
لہٰذا جس مرد و عورت کا جی چاہے اس فن میں کمال حاصل کرے
اور اپنا مستقبل قابلِ رشک بنائے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

دلائلِ قوّتِ جاذبہ

۱۔ یہ معلوم کیا گیا ہے بلکہ بارہا دیکھا گیا ہے مختلف اقسام کے حیوانی پرندے، رینگنے والے جانور، مچھلیاں اور کیڑے مکوڑے وغیرہ آپس میں ایک دوسرے پر سحری طاقت کا اثر کرتے ہیں۔ جس سے انسانی قوتِ جاذبہ کی علامتیں ثابت ہیں۔

۲۔ ہم کو تاریخوں وغیرہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے راست ماجرے بہت سے گذرے ہیں کہ حیوانوں نے اپنی سحری طاقت کو عورتوں، لڑکیوں یا کمزور آدمیوں پر آزمایا ہے۔

۳۔ گذشتہ کُل صحیح ماجرے انسان کی اس طاقت یعنی قوتِ جاذبہ پر گواہی دیتے ہیں جس سے انسان وحشی حیوانوں سانپوں، جنگی گھوڑوں، پرندوں وغیرہ کو اسی طاقت سے اپنا

مطیع و فرمانبردار بنا سکتے ہیں۔

۴۔ چند وحشی قوموں اور نیز بعض اقسام کے حیوانات میں یہ ایک طبعی اور ذاتی نہایت ہی متاثر عادت ہے کہ جب ان کے ہم قوم کو کسی قسم کا دکھ درد ہو تو وہ اس کو ٹھوکتے یا ہاتھ پنجے پھیرتے ہیں جس سے آرام ہو جاتا ہے۔

۵۔ بے شک انسان میں یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو تندرستی کی کشش یا انکاس کہنا اور انسانی جسم کی بھاری اصل کہنا مناسب ہے۔ یہ بہت ہی ماجروں سے ثابت ہے چنانچہ اگر طاقت ور اور کمزور تندرست اور بیمار، بوڑھا اور جوان ایک جگہ اکٹھا سووین تو کمزور طاقت پکڑتا ہے یعنی کمزور اور ضعیف آدمی کی طاقت بڑھتی ہے۔

۶۔ یہ بات بھی پرانی تاریخوں اور روایتوں خط، طغرا، نقّاشی وغیرہ سے ثابت ہے کہ متقدمین حقیقت میں دستکاری کے ذریعہ سے بیماروں کو اچھا کرنا، درد کا دور کرنا اور نیز سلانا اور بے ہوش کرنا جانتے تھے جو کہ حقیقت میں ہی قوتِ جاذبہ تھی۔

۷۔ یہ بات بھی ثبوت کو پہنچ چکی ہے بلکہ قابلِ اعتبار ہے کہ پچھلے زمانہ میں بہت انبیائؑ۔ دیوتا کاہن، بادشاہ اور بہت سی مستورات معجزہ کرتی تھیں اور بازی گری، جادوگری، ٹونہ وغیرہ کثرت سے ہوتا تھا۔ لیکن اس امر کے کرنے والے خود ناواقف تھے کہ وہ ایسی طاقت پر قابض تھے اور اسی واسطے

وہ مخلوقات پر فوقیت لے گئے۔ اور اشرف المخلوقات کہلائے۔
۸۔ تمام قدیمی نسخوں میں سے بائیبل میں سے اس قوتِ جاذبہ کے ثابت ہونے کا ثبوت ہے جس میں بیماریوں کا دور ہونا اور درد کا جاتا رہنا بہت جگہ پایا گیا ہے۔
نیز کلیر وائس (یہ قوتِ جاذبہ کا وہ درجہ ہے کہ جس حالت میں انسان تمام دنیا کا حال معلوم کر سکتا ہے) کا درست کرنا مختلف طریقوں سے ظاہر ہے۔
مثلاً پیشن گوئی کرنا۔ روح کے زور سے بھوتوں دیوؤں کا نکالنا۔ ہاتھوں کا رکھنا وغیرہ اگرچہ بہت مثالوں سے اس کا صحیح ہونا ثابت ہے۔ مگر مندرجہ ذیل مثالوں سے اس کا تجربہ ہو سکتا ہے۔
(۱) نعمان ملول ہوا اور چلا گیا اور بولا مجھے گمان تھا کہ وہ بے شک مجھ پاس نکل آئے گا اور کھڑا ہو کے خداوند کا اپنے خدا کا نام لے گا اور اس جگہ پر ہاتھ پھیرے گا اور کھوڑ کھو دیگا
(سلاطین ۵ باب ۱۱ آیت)
(۲) تب یسوع نے ہاتھ بڑھا کر اس کو چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں کہ تو پاک وصاف ہو اور وہیں اس کا کوڑھ جاتا رہا۔
(ملتی۔ باب ۳۔ آیت)
(۳) جب وہ ان سے وہ باتیں کہہ رہا تھا۔ دیکھو وہ سردار نے آکر سجدہ کیا اور کہا میری بیٹی اب تمام ہوئی تو چل اور اپنا ہاتھ رکھ وہ جی اٹھے گی۔

(مسنی۔ نواں باب ۱۸۔ آیت)

(۴) اگرچہ یہ امر یعنی قوتِ جاذبہ کا ہونا۔ پہلے پوشیدہ تھا مگر مسمریزم ڈے سے (یعنی اسی روز جس روز قوتِ جاذبہ کا ثابت ہونا اوّل ہی اوّل ثابت ہوا تھا) سے لے کر آج تک جو لاکھوں راست راست ماجرے یورپ اور امریکہ میں گزرے جن سے انسانی قوتِ جاذبہ کا صحیح اور کافی ہونا جسم پر اس کے اثر کا حاکم ہونا اور نیز علاج کے لئے ہونا کافی پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ حال میں بے شک ہر شخص پر اس کے علم اور تجربہ کا خواہ کم یا زیادہ غصہ ظاہر ہوگیا ہے۔

(۵) بہت سے داناؤں اور تجربہ کار حکماء سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ بیماریوں کے بے شمار ایسے ایسے نتائج ظاہر ہوتے ہیں جو کہ بہ نسبت اس قوتِ جاذبہ کے صحیح و راست نتائج کے جو کہ ظہور میں آتے ہیں کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہوتے۔ یعنی اسی قوتِ جاذبہ کے نتائج پر اسقدر حیرت نہیں ہوتی جس قدر کہ ان بے شمار نتائج سے ہوتی ہے۔ جو کہ مختلف بیماریوں سے ہوتی ہے جس قدر کہ اس واسطے اس قوتِ جاذبہ کے عمدہ نتائج پر اسقدر حیرت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔

(۶) مگناٹزم :- قوتِ جاذبہ اور کلیر والنس (یہ وہ طاقت ہے کہ جس حالت میں انسان کل دنیا کا حال معلوم کر سکتا ہے خواہ ماضی حال یا مستقبل ہو۔ یعنی اس حالت میں گذشتہ ماجرے اور حال اور آئندہ کا حال جو نہ واقع بیان ہونے والا ہو کر بیان کر سکتا

ہے) کے نتائج بے ثبوت نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک قسم کا اثر جو کہ قوتِ جاذبہ کے نتائج ہونے کا دعوٰی ہے۔ اس کے سبب سے چھوٹے درجہ سے لے کر بڑے درجہ تک مختلف حالتوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ نیز ذاتی۔

سومنیم بیولزم[1]۔ کیمیٹیا یا[2]۔ سنکوپ[3]۔ مختلف اقسام کا ٹریلنس؛ سوم نیفرم[4]۔ وغیرہ کی حالتوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔

۱: سومنیم بیولزم :۔ اس کے معنی خوابی رفتاری حالت کہنا چاہیئے۔ یعنی جب انسان سو جاتا ہے تو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ سفر میں گھوم رہا ہے۔

۲: کیمیٹیا یا :۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جسم کے ایک عضو کا بے حرکت ہو جانا یعنی اس حالت میں انسان کا ایک عضو خواہ کوئی ہو بے حرکت ہو جاتا ہے کہ اس طاقت کو وہ حاصل کر لیتا یعنی اس سے چھوٹے درجہ سے لے کر بڑے درجہ تک مختلف حالتوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ نیز ذاتی کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ وہ اس عضو کو ہلا دے یہاں تک کہ ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھ سکتا۔

۳: سنکوپ :۔ اسکے معنی پوری تھکاوٹ کے لئے جاتے ہیں یعنی اس میں انسان کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے سو میل کے قریب سفر کیا ہے۔

۴: ٹریلنس :۔ اس کے معنی وہ حالت ہے کہ جس میں انسان

(۷) یہ بھی سب پر ظاہر کیا گیا ہے کہ پچھلے زمانہ میں ایسے مشہور منار و مصنف و نجومی وغیرہ گذرے ہیں جو ایسی طاقت رکھتے تھے کہ دوسروں پر اپنی آواز یا بولنے سے تاثیر کرتے تھے گویا ان کے ایسی پُر تاثیر آواز یا بولنا تھا۔ کہ وہ دوسرے کے دل کو ملائم کر لیتے تھے اور جس بات پر دوسروں کو راغب کرنا چاہتے تھے صرف اپنے بولنے سے کر لیتے تھے۔ لیکن یہ بات بھی ظاہر ہوتی مناسب ہے کہ ان کی طاقت زیادہ تھی بہ نسبت ان کے کہ جن کو وہ جدھر چاہتے ہیں راغب کر لیتے تھے یعنی ان کا اثر انھیں پر جلد ہوتا تھا جو ان سے کمزور ہوتے تھے۔

(۸) یہ بھی سب پر ظاہر ہے کہ سب زبانوں میں پیشینگوئیوں کا ہونا اور خواب میں مختلف حالات کا معلوم کرنا ہم کو یونانی نیز نیز ایرانی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے بے شک ان باتوں سے صحیح ہونے میں شک نہیں لا سکتے بلکہ پورا پورا یقین رکھتے ہیں۔ کیونکہ اب ہم وہی حالتیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جبکہ ایک شخص کلیر وائس کی حالت میں ہوتا ہے یعنی اس حالت میں جس سے کل کے زمانے کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ افلاطون

بقیہ صـ ۱۳ کا
بالکل بے جان ہو جاتا ہے یعنی اس کو معلوم ہوتا ہے کہ گویا صرف قالب ہے اور روح پرواز کر گئی ہے۔

۵ : سوم نیفرم :۔ اس کے معنی صرف بھاری نیند کے لئے جاتے ہیں۔

سقراط۔ سینٹ اور کٹائن گیلن اور دوسرے عالموں کے حالات دیکھنے سے اس امر کی تصدیق ہو سکتی ہے کہ وہ کس قدر اس طاقت کے اوپر قابض تھے اور کیا کیا ماجرے ان سے اس طاقت میں وقوع میں آئے۔

(۹) سوائے اس بات کے یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جیسے انسان میں یہ کلیروائن (وہ حالت جس سے انسان کل کے زمانے کا حال معلوم کر سکتا ہے) طاقت پائی جاتی ہے ویسے ہی حیوان میں بھی یقیناً اس قسم کی ایک ذاتی طاقت خدا نے دی ہے جس قوت سے وہ کچھ آئندہ کا حال معلوم کر سکتا ہے۔

(۱۰) ایسا کوئی شخص مشکل سے ہوگا جو اس وقت قوتِ جاذبہ کا پُر تاثیر ہونے سے منکر ہو اور ان نتائج سے جو اسوقت تک جو طاقت سے ظاہر ہوئے ہیں۔ انکار کرے خواہ اس تاثیر کے ہونے کا وہ دوسرا سبب خیال کرتا ہو۔ اور خود اس امر کا کبھی بھی تجربہ نہ بھی کیا ہو۔

(۱۱) یہ بات بھی قابلِ اعتبار ہے اور یقیناً یاد رکھنے کے لائق ہے کہ انسان کے جسم میں دو قسم کی نسیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جن کو انگریزی میں موشن وین کہتے ہیں اور دوسری سین سیشن وین یعنی آثار والی جن سے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ جن میں ایک قسم کا عرق شامل ہوتا ہے یا کہ ایک نس یا رگ ہیں جس کو انگریزی میں وین کہتے ہیں۔ ایک خاص قسم کا عرق ہوتا ہے اور اسی واسطے یہ بات قابلِ یقین

اندرونی طاقت جو کہ بہ نسبت باہر کے اس قدر مضبوط ہے۔ بے شک بہت عمدہ تاثیر کو شامل رکھتی ہوگی۔

(۱۲) قوتِ خاذبہ کا اثر جسم کے مختلف اور بہت سے حصوں کے دونوں اقسام کی نسوں میں سے زندگی کے اصل کو کھینچنا نکالنا اور اثر کرنا ہے کہ تمام نتائج مگناٹزم' (قوتِ خاذبہ) اور کلیر وائس (وہ طاقت جس سے کل زمانے کا حال معلوم کر سکتا ہے) کے ظاہر ہوتے ہیں۔ ذاتی نیند سے لے کر تمام درجوں میں ہو کر پوری جدائگی تک کو موت کہتے ہیں۔

معمول کی شناخت

(۱) یہ بات کافی اور قابلِ اعتبار ہے کہ ہر ایک بشر پر قوتِ جاذبہ سے کیا اثر کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ یہ بھی ظاہر ہے کہ مختلف سبب سے ہر بشر پر برابر اثر نہیں ہوتا ہے اور نہ ہر بشر اس علم کی قابلیت حاصل کر سکتا ہے اب جو شخص اس کے بھید کو دریافت کرنا چاہے۔ اس کو دو باتیں معلوم کرنی مفید ہیں۔ اول تو یہ کہ کن اشخاص پر اس کا اثر جلد ہو سکتا ہے۔ اور کون علم مقناطیسی کے بڑے مرتبہ کے حاصل کرنے کے قابل ہے۔

(۲)

اول کے جواب میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک نشان جلد اثر پذیر شخص کا یہ ہے کہ اس کے بال نہایت ملائم اور عمدہ قسم کے ہونے چاہئیں اور نازک مزاج ہو اور معمول پر مطلب آنکھیں ہوں اور خوبصورت وضع رکھتا ہو۔ جو اشخاص

ہوں اور خوبصورت وضع رکھتا ہو۔ جو اشخاص ان باتوں کو جانچ سکتے ہیں وہ جلد تاثیر پذیر شخص کو معلوم کر سکتے ہیں۔

(۳)

اپنے معمول کے لئے عموماً ایسے شخص کو جو تم سے عمر میں چھوٹا اور طبعاً تم سے کمزور ہو۔ جتنا چاہیئے۔ اور حتی المقدور ایسے شخص کا انتخاب مناسب ہے جو اپنی طبیعت سے اختلاف رکھتا ہو۔ یعنی مختلف مزاج کا ہو۔ کیونکہ معلم علم مقناطیسی کو ایک ایسے شخص کو اثر کرنا ہو جو اپنا سا مزاج رکھتا ہو۔ بہت ہی مشکل ہوگا

(۴)

اکثر اس بات کا خیال رکھنا بھی ضروریات سے ہے کہ اپنی نسبت اس کی آنکھیں ہلکی ہوں اور نازک مزاج ہو کیونکہ اپنے سے گہری آنکھوں والے پر اس کا اثر ہونا مشکل ہے۔

(۵)

لیکن ان سب باتوں کے سوا یہ بھی ذکر کرنا مناسب ہے کہ ایسا ٹھیک قاعدہ کوئی اب تک ظاہر نہیں ہوا جس سے اس کا مفصل حال بیان کیا جائے کہ فلاں فلاں قسم کے شخص پر اس کا اثر جلد ہو سکتا ہے اور فلاں قسم کے شخص پر اس کا اثر دیر میں ہوتا ہے۔

(۶)

ناتوانی اور نیز کئی قسم کے مریضوں پر قوتِ جاذبہ جلد تاثیر کرتی ہے۔

بعض بعض معلم علم مقناطیسی ایک موقع پر بہت محنت کے بعد عاجز آئے اور چنداں اثر نہ ہو سکا۔ جبکہ دوسروں نے اپنی پہلی کوشش میں کامیابی حاصل کی اور اول ہی دن اپنے معمول کو سلا دیا یا بے ہوش کر دیا۔ بعض موقعوں پر ایسا ہوا کہ ایک نازک شخص پر صرف اثر کرنا ہی مشکل ہو گیا۔ جبکہ جوان اور جسیم شخص جلد قابو میں آ گیا۔ اور بیشتر اس کے کہ معلم علم مقناطیس نے اپنی آدھی طاقت صرف کی ہو بے ہوش ہو گیا۔ ان باتوں اگر ہم اس میں شک کریں تو بھی کوشش کرنا ہر حال میں واجب اور درست ہے۔

(۷)

لیکن ایک عمدہ معمول کی تلاش کرنا ایک امر ضروری ہے ہم یقیناً کہہ نہیں سکتے کہ سب سے عمدہ معمول انہی میں آتا ہے جو کہ جاذبی حالت کے پانے میں بہت سست ہیں اور یہ کہ بعض اوقات اور دوسروں پر اس کا اثر بہت مشکل سے چالاک آدمیوں کے نہیں ہوئی۔ لیکن بے شک اگر آپ کے معمول کے لئے ایسے شخص میں تو آپ کی محنت کا اجر بہت بہتر ظاہر ہو گا اور آپ کی محنت ضائع نہیں ہو گی اور یہ بھی یاد رہے کہ اگر طبیعتاً ہمارے قاعدوں کے مطابق ایک شخص پر جلد اثر نہ بھی ہوا اور یاد رکھو کہ صبر اور ہمت سے ہر بشر مگنا ٹائز کیا جا سکتا ہے۔ یعنی قوتِ جاذبہ سے اثر کیا جا سکتا ہے۔

(۸)

معمول میں خیر خواہی یا سخاوت کا ہونا ایسا ہی عمدہ ہے جیسا کہ عمدہ عقل اور ذہن کا ہونا اور یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جیسا کہ زیادہ گو شخص پر جلد اثر ہونا مشکل ہے یعنی کم سخن شخص جلد قابو میں آسکتا ہے۔ زیادہ گو شخص بہت مشکل سے۔

(۹)

اگر آپ کبھی کسی اچھے کلیر وائنٹ (وہ شخص جو کلیر وائیس کی حالت میں ہوں یعنی اس حالت میں جس سے کہ انسان کُل زمانہ کا حال معلوم کر سکتا ہے) سے دریافت کریں تو وہ ٹھیک ٹھیک بیان کر سکتا ہے کہ آپ، کس قسم کے شخص پر جلد قابو پا سکتے ہیں۔ یعنی کس قسم کا شخص جلد آپ کے قبضہ میں آسکتا ہے۔

مسمریزم کی مشق

چند نکات

اگرچہ سب آدمی مگنا ٹائز کر سکتے ہیں یعنی اپنی قوتِ جاذبہ کا اثر دوسرے پر کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ بعض آدمی زیادہ طاقتور ہوتے ہیں یعنی اس قوتِ جاذبہ سے اثر کرنے کی ان میں زیادہ طاقت ہوتی ہے۔ سوائے اس کے جو شخص طاقتور اور بلد حوصلہ ہوتے ہیں اور خوش مزاج اور عمدہ طبیعت رکھتے ہیں وہ زیادہ تر خوبی کے ساتھ جلد ہی کامیاب ہوتے ہیں، اوّل تندرستی کا ہونا ان میں بہت ہی ضروری ہے۔ دوسرے ایک مضبوط اور مؤثر کی خاصیت کا ہونا اور توجہ کی کشش میں (یعنی اپنی طرف متوجہ کرنے میں) ہوشیاری صبر اور دلیری رکھنا بھی لازم ہے یعنی سب سے اوّل تندرستی ہو پھر ان باتوں کی ضرورت ہے۔

یہ مقناطیسی طاقت ایک نادیدنی زور یا اثر ہے جو کہ انسان کی دوسری طاقت سے اختلاف رکھتا ہے یعنی اس طاقت سے جس سے انسان بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے یہ وہ طاقت ہے جس کی ہستی کو ہم جانتے ہیں اور اپنے آپ میں بڑی کوشش سے اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ یہ طاقت مذکر و مونث میں برابر درجہ کی پائی جاتی ہے غرض یہ کہ ہر زن و مرد میں یکساں طاقت کا ہونا ثابت ہے لیکن مختلف وجوہات سے یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ عورتوں کی مگناٹائزر یعنی قوتِ جاذبہ کرنے والی عورت ہی ہونی چاہیئے تاہم مرد دونوں قسم سے یعنی مرد اور عورت سے برابر یکساں مگناٹائزر یعنی قوتِ جاذبہ سے اثر کر سکتا ہے۔

حقیقت میں ایک عورت کے لئے سب سے بہتر مگناٹائزر (یعنی قوتِ جاذبہ کا کرنے والا) اس کا خاوند ہے۔ بشرطیکہ وہ سب باتیں جو معمول میں ہونا چاہئیں پائی جاتی ہیں۔ ایک مرد کے لئے اس کی بیوی جوان لڑکی کے لئے اس کی ماں یا بہن، اور جوان کے لئے اس کے قبیلے میں سے یا خاندان میں سے کوئی بہتر ہے کیونکہ خونی سلسلہ اس قوتِ جاذبہ کے کرنے میں ذاتی طور سے مفید ہے علم و لیاقت تو خاص کر کے قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کے لئے مفید ہے وہ کاسہ سرِ علم موجودات سے واقفیت رکھنا بہت ہی مفید تصور کیا جاتا ہے اور جو شخص اس علم سے ناواقف ہے وہ بھی بشرطِ قوت و توانائی مذکورہ بالا کے اس علم کو کافی طور سے کر سکتے ہیں۔

معمول کیلئے چند ضروری ہدایات

۱۔ معمول کو مناسب ہے کہ تابعدار اپنا مگناٹائزر (قوتِ جاذبہ کرنے والا) ایک ہی رکھے یعنی دوسرے سے میگناٹائزر نہ کرائے تاوقتیکہ چند دن کا عرصہ اسکا میگناٹائزر ہوئے اپنے میگناٹائزر سے نہ گذرا ہو۔

۲۔ یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ ایسے شخص کو مگناٹائزر نہ بنایا جائے جس کو تم اپنا دوست خیال نہیں کرتے، اگر تم بیمار ہو اور اس بیماری کے لئے مگناٹائزر کرنا چاہتے ہو نیز تمہارا مگناٹائزر تم سے فیس یا اجرت لے کر تم کو مگناٹائزر کرے گا۔ تو بھی اس بات کا خیال رکھو کہ اس مگناٹائزر پر تم اعتقاد رکھتے ہو اور یہ کہ وہ شخص تم کو درست معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ کبھی کسی ایسے شخص کو مگناٹائزر کرنے کی اجازت نہ دو جس سے تمہاری کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ رہتی ہو اور تمہارا گمان غالب ہو کہ اس سے مگناٹائزر ان میں تم کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو گی۔

۴۔ اگر تم تندرست نہو اور بیمار مگناٹائزر سے اثر کئے جاؤ گے تو یقیناً تم کو اپنی بیماری لگا دے گا اور تمہاری بھی وہی شکایت ہو گی جو

تمہارے مگناٹائزر کی تھی بیشک اس میں تمہاری اور مگناٹائزر کی جان کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے اپنے مگناٹائزر کی تندرستی کا خیال رکھنا بھی واجبات سے ہے۔

۵۔ ہرگز کسی ایسے شخص سے مگناٹائزر نہ کراؤ جس سے کسی ضد یا دشمنی کا گمان ہو۔

۶۔ معمول کو واجب ہے کہ بیشتر اس کے کہ وہ اپنے تئیں بھی ایسے مگناٹائزر کے حوالے کرے اس کی طبیعت کی خاصیتوں سے واقف ہو جائے کیونکہ مگناٹائزر ضرور ایک ایسے ذاتی اثر کو اس پر ڈالے گا جو کہ اس کی طبیعت اور اوسانوں کو ایک بڑے درجہ تک بدل ڈالے گا۔

مقناطیسی عمل

۱۔ اوّل اپنے اسکول کے ایک طرف یا سامنے آرام سے بیٹھ جانا چاہیئے۔

۲۔ اس بات کی اپنے معمول کو تاکید کر دینی واجب ہے کہ وہ آرام و سکون سے رہے کسی طرف متوجہ نہ ہو اور صرف اپنے تئیں تمہارے اثر کے لئے آرام سے ڈھیلا چھوڑ دے اور اپنا خیال اس بات پر باندھ لے کہ اب اس کو ضرور بالضرور سونا ہے اور اپنی آنکھیں صرف آپ کی آنکھوں میں لگائے رہے یعنی آنکھ سے آنکھ ملائے رہے یا یوں کرے کہ قوتِ جاذبہ سے کیا اثر ہوا چاندی کا سکہ یا کوئی اور شے کو آپ کی گود میں یا چھاتی پر ہو ایک نگاہ سے دیکھتا رہے کسی اور شے کی طرف ہرگز توجہ نہ دے۔

۳۔ اپنے معمول (یعنی وہ شخص جس پر عمل کیا جاتا ہے) کے ہاتھوں کو اس طرح پکڑو کہ اس کا انگوٹھا تمہارے انگوٹھے سے ملا رہے اور تمہارے بائیں ہاتھ اس کے بائیں ہاتھ میں اور دایاں ہاتھ دائیں ہاتھ میں رکھو۔

۴۔ یہ ایک بہت ہی ضروری بات ہے کہ اپنے نئے معمول کو یقین دلایا جائے کہ آپ اپنی طاقت سے تھوڑے سے وقت میں اس پر اثر کر کے اس کو سلا دو گے یعنی مقناطیسی نیند اس پر غالب ہو جائے گی کیونکہ معمول پر قوتِ جاذبہ سے اثر کرنے کا ایک بڑا حصہ اس کو اپنی طاقت کا یقین دلانا ہے۔

۵۔ اب آپ کو مناسب ہے کہ اپنی قوت اپنی مرضی اور طبیعت کو اس بات پر مستعد ہو کر لگاؤ کہ تمہیں اپنے معمول جس پر عمل کیا جائے اس کو سلانا یعنی مقناطیسی نیند میں لانا ہے اور اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں لگا دو اور اپنے پاؤں اس کی کرسی کے گرد لگائے رہو تاکہ وہ اپنے بازو تمہارے گھٹنوں پر پھیلا سکے۔

۶۔ ان انگوٹھوں کو برابر پکڑے رہو جب تک کہ تم کو معلوم ہو گرمی مابین تمہارے اور اس کے ہاتھوں میں برابر ہے یہ حرکت ایک منٹ سے لے کر دس منٹ تک ظاہر ہو جائے گی۔ جب اس حرکت سے باز آنا مناسب ہے۔

۷۔ اب آپ کو مقناطیسی عمل شروع کرنا مناسب ہوگا۔ اپنے ہاتھ آہستہ سے اس کے سر پر اس طریقے سے رکھو کہ انگلیوں کے کانوں کے اوپر رہیں اور ہتھیلیوں سے دونوں کنپٹیاں ڈھکی رہیں یا اسطرح رکھو کہ انگلیوں کے سرے پیشانی پر رہیں اور آنکھیں ہتھیلی سے ڈھک جائیں اور اپنی پیشانی کو ایک دوسرے کیطرف جھکاؤ تصادم سے بچنے کے لیئے تم اپنی ابروؤں کو گھٹنوں پر رکھ سکتے ہو۔

۸۔ آپ اپنے کام پر مستعد رہو تاوقتیکہ اس کی پلکیں بھاری

نہ ہو جائیں اور تھک کر بند نہ ہو جائیں اس بات کو یاد رکھیں کہ خواہ معمول کیسا ہی سخت ہوگا اور آپ کی مرضی کے خلاف کوئی حرکت، نہ کرے گا اور اپنے کام پر صبر اور استقلال سے مستعد رہیں گے تو یقیناً کامیاب رہیں گے خواہ اس میں پانچ منٹ صرف ہوں یا پانچ نشستیں جن میں فی نشست آدھ گھنٹہ یا زیادہ صرف ہو۔ لیکن بہرحال یہ یاد رکھنا مناسب ہے تاوقتیکہ اس کی پلکیں بند نہ ہو جائیں آگے بڑھنا بے فائدہ ہے کیونکہ اس سے زیادہ اور کوئی سہل طریقہ نہیں ہے۔

(۹)۔ جب آپ اس کی آنکھیں بند کرنے میں یعنی مقناطیسی نیند دینے میں کامیابی حاصل کر لیں تب اس کی کنپٹیوں سے ہاتھ اٹھا کر انھیں انگلیوں سے جو کھلی ہوئی ہوں شست باندھنا کچھ وقت کے لئے متواتر آنکھوں پر پیشانی پر سر کے پچھلی طرف چہرے کے آگے چھاتی پر اور پھر معدہ پر عین مناسب ہے۔

۱۰۔ جب آپ ان باتوں کو پورا پورا کر چلیں یعنی صبر سے کامیاب ہوں تو قوتِ جاذبہ سے اثر ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو جائے گا لیکن اب آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ کامل طور پر اس کا اثر پہنچانا ایک دوگنا عمل ہے اور یہ کہ اب مختلف طریقے سیکھے جائیں جن کی کہ اب ضرورت ہوگی۔

۱۱۔ اب آپ کو مقناطیسی اثر جو اس پر آپ نے ڈالا ہے واپس کھینچنا ہوگا اور جب آپ اس کو واپس اتاریں گے تو ایک حصہ اس کی طاقت کا آپ کھینچیں گے۔

۱۲۔ اس کا طریقہ یوں عمل میں لانا چاہیئے کہ آپ اپنے ہاتھ اس

کے سر سے لے کر انگلیوں تک پھیرتے جائیں۔ اپنے معمول کے سر کی چوٹی اور پیچھے کی طرف سے شروع کرتے ہوئے بازوؤں پر ہوتے ہوئے انگلیوں تک اور پیشانی سے چہرے پر اور معدہ سے گھٹنوں تک لے آئے۔

۱۳۔ پھر اپنی طرف سے یقین کر لیں کہ اس کی آنکھیں کھلتی معلوم ہوں یعنی نیند اس پر غالب نہ ہوئی ہو تو اپنی نشست کی حد اور آدھ گھنٹہ باندھنی چاہیئے۔

یعنی پھر آدھ گھنٹے تک اپنی معمولی کارروائی میں مصروف ہونا مناسب ہے ایسی صورت میں اگر آپ اپنی کوششوں کو دہرائیں گے خواہ جلدی یا دیر میں اپنے معمول کو پورا پورا قوتِ جاذبہ سے قابو میں لے آئیں گے اور مقناطیسی نیند غالب آجائے گی جو کہ پہلے پہل کچھ ذاتی نیند سے مشابہت رکھتی ہو گی اور جوں جوں آپ باقاعدہ اس کا آپ تعاقب کریں گے اتنا ہی اس پر اثر ہوتا جائے گا۔

۱۴۔ لیکن جب آپ کو اس کا پورا پورا تجربہ ہو جائیگا اور معمول پر مقناطیسی نیند غالب آئے تو مناسب ہے کہ آپ اپنے معمول کو آرام سے سونے دیں اور بعد اس کے سوجانے کے اپنے کشش عمل یعنی قوتِ جاذبہ کے اثر کو اتارنے کا طریقہ عمل میں لایا جائے۔

۱۵۔ جب تم اس سے بولنے کے لئے تیار ہو تو اس سے پوچھو کہ اس کو اپنی حالت کیسی معلوم ہوتی ہے۔ اس وقت ان باتوں میں ایک بات ضرور ظہور میں آئے گی۔ اوّل یا تو وہ بالکل اس حالت کو بھول کر جاگ اٹھے گا اور بغیر جواب دیئے سو جائے گا۔ یا وہ اگر تم کو سونے کی حالت میں جواب دے گا تو اس کو سوم نیم بیولک سٹیٹ یعنی

خوابی حالت میں تصور کرنا چاہیئے جس کا ذکر آگے آئے گا۔

۱۶۔ اگر وہ جواب دے تو اس وقت یہ پوچھنا مناسب ہو گا۔ اول یہ کہ آپ کی حرکتیں اس کی طبیعت کے مطابق ہیں۔ اور یہ کہ وہ اس سے بہتر کوئی طریقہ حرکت کا بیان کر سکتا ہے یا نہیں دوسرے یہ کہ وہ کسی بات کا خیال کر سکتا ہے یا سوچ سکتا ہے۔ یا بطور صلاح کہہ سکتا ہے جو مفید ہو۔

تیسرے یہ کہ اس کے مغز میں یا عقل میں روشنی معلوم ہوتی ہے تو کس درجہ تک معلوم ہوتی ہے۔

چوتھے یہ کہ اگر وہ اپنے مسمرسٹ قوت جاذبہ کے کرنے والے کو معلوم کر سکتا ہے اور یہ کہ اس کا مسمرسٹ کس طرح اسکی طبیعت کو صاف کر سکتا ہے۔

پانچویں یہ کہ وہ اپنے مسمرسٹ اور اپنی حالت دیکھنے کے قابل ہے یا نہیں اور کچھ ان کی بابت بیان کر سکتا ہے یا نہیں۔

چھٹے یہ کہ وہ کہاں تک دیکھ سکتا ہے اور وہ سفر کر سکتا ہے یا نہیں نیز یہ کہ وہ کسی امر کو جو واقع ہونے والا ہے معلوم کر سکتا ہے یا نہیں۔

ساتویں یہ کہ وہ کب تمہارے خیالات کو تمیز کر سکے گا اور کب تک اس قابل ہو جائے گا کہ تمہارے دلی خیالات کو معلوم کر سکے۔ اس کا ان سوالات کا جواب دینا تم کو اپنے معمول کی آزمائش کرنا سکھا دے گا۔

۱۷۔ اپنے معمول کو جب تک وہ چاہے آرام سے سونے دو

اور اس وقت جگاؤ جب وہ جاگنا چاہے یا تم کو ٹھیک معلوم ہو لیکن پہلے اس کو ذہن نشین کر دینا مناسب ہے کہ مقناطیسی نیند میں جو کچھ وہ تجربہ کرتا ہے اس کے لئے بالکل تیار ہے۔

۱۸۔ اپنے معمول کو اس طرح جگاؤ کہ اس کی کرسی کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ اور اپنے ہاتھوں کو اوپر کی طرف اس طور سے گھٹنوں سے بازوؤں پر پھر بازوؤں سے

سوم نیم بیولزم

خوابی رفتار

۱۔ یہ سوم نیم بیولزم یعنی خوابی رفتاری حالت جس کو حقیقت میں بیداری نیند کہنا چاہیئے بہت ہی پر امن اور نا تکلیف دہ بلکہ صحت بخش ہے اس حالت میں سلیپر (یعنی مقناطیسی نیند والا) بہت ہی ہوشیاری سے جواب دیتا ہے اگر عامل اس سے کسی قسم کا سوال کرے جس سے وہ ناواقف ہو تو اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جس امر کے ہونے یا نہ ہونے میں اس کو شک ہوتا ہے تو وہ

بھی جواب دیتا ہے کہ میں بھی نہیں جانتا اگر ایسی حالت میں اس سے کہا جائے کہ وہ اٹھ کر چلے تو وہ بہت ہی آہستگی سے چلتا ہے کیونکہ اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ غرضیکہ پوری خوابی رفتاری حالت میں ہوتا ہے۔ جس کی خاص صفت یہ ہے کہ وہ ایسی طاقت پر قابض ہوتا ہے کہ وہ ان موجودہ چیزوں کو جو وہاں حاضر ہوتی ہیں معلوم کر سکتا ہے پردۂ عام میں قابض نہیں ہوتا۔

۲۔ اگرچہ ہمیشہ اس مقناطیسی نیند میں اس کے ہر درجہ میں ایسا واقع نہیں ہوتا کہ سلیپر ہر بات کو جو کی جائے سن سکے۔ لیکن لیکن بعض کو وہ بہت ہی ہوشیاری سے سنتا ہے۔ گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح اندھے کی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور وہ کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا چھونے، چکھنے، سونگھنے سے تمیز کر سکتا ہے۔ جبکہ کوئی چیز اس کے ہاتھ میں دی جائے اسی طرح مقناطیسی نیند والے کی کُل توجہ اس سُننے کی عقل و تمیز پر منحصر ہے۔

اس خوابی رفتاری حالت کے بہت سے ماجرے ایسے گزرے ہیں کہ سوم نیم بیولسرٹ یعنی خوابی رفتاری حالت والے نے بالکل کسی کی آواز نہ سنی ہو خواہ کتنی ہی زور سے بلایا گیا ہو اور بعض ایسے بھی واقع ہوئے ہیں کہ بہت زور کی آواز نے سلیپر کو فوراً جگا دیا حالانکہ آہستہ آوازیں اس کو بالکل سنائی نہیں دیں اس مقناطیسی نیند کے بعض درجوں میں کامل بہرے پن کی حالت کا ہونا اثر دیکھا گیا ہے یہاں تک کہ بندوق کی آواز سلیپر کے

کان کے پاس گھنٹے کے بجائے جانے نے بھی کچھ اثر نہ کیا یعنی سیلپر کو کچھ بھی سنائی نہ دیا۔ لیکن اس مقناطیسی نیند کے ہر درجہ میں ایسا بہرا پن ہونا یہ عامل کی مرضی پر موقوف ہے۔

۳۔ جبکہ مقناطیسی نیند والا پورا سو جائے یہاں تک کہ وہ بغیر گنے فوراً جواب دینے کے قابل ہو جائے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس کی صورت طور طریقہ میں ایک بہت بڑی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے اگرچہ اوّل جس وقت نیند آتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ محفل میں بیٹھے بیٹھے تھک گیا ہے اور نیند کا اس پر غلبہ ہے۔ یا یہ کہ شراب کے نشہ میں بے ہوش ہو کر اس کی ایسی حالت ہو گئی ہے لیکن جب مقناطیسی نیند والا بلایا جائے تو وہ ایسی خوبی سے جواب دیتا ہے کہ گویا اس نے خود دیکھا تھا۔ اگرچہ اس کی آنکھیں بند ہوتی ہیں تو بھی اس کے خیالات بہت بلند ہوتے ہیں۔ اس کے تمام طریقوں سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اس نے تہذیب کا بہت بڑا درجہ حاصل کیا ہے جس کے عالی درجہ میں ہونے سے ہم کو معلوم ہوتا ہے گویا وہ شخص جو اس وقت ہمارے سامنے ہے ایک بہت ہی بلند مرتبہ اور عمدہ اوصاف کا ہے بہ نسبت اس کے کہ وہی بلند مقناطیسی نیند والا جبکہ وہ جاگتا معلوم ہوتا ہے۔

آواز کی تبدیلی میں بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ اگر ایک شخص پوری پوری مقناطیسی نیند میں ہو تو اس کی آواز بدل جاتی ہے۔ بہ نسبت اس کی آواز کے جو عام نیند میں ہو بلکہ اکثر ملائم اور زیادہ پیاری آواز معلوم ہوتی ہے اور اگر یہ مقناطیسی نیند والا کسی جدا شدہ دوست

یا رشتہ دار کا ذکر کرتے ہوئے اس کی آواز نہایت ہی دل سوز اور پُر اثر ہوتی ہے۔

اس مقناطیسی نیند کے سبب سے عالی درجہ میں مقناطیسی نیند والے کے اوصاف بالکل نئے ہو جاتے ہیں اور اس کا چہرہ بالکل تکتا ہوا اور خوش نما معلوم ہوتا ہے اور مسکراتی ہوئی سی صورت دکھائی دیتی ہے جو کہ باوجود آنکھوں کے بند ہونے کے مثل سورج کی کرنوں کے اس عامل کے چہرہ پر جھلکتی ہے اس جگہ اکثر باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اکثر تجربہ کی گئی ہیں یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ عام قاعدہ کے بموجب سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والا جب اپنی عام حالت میں ہو تو وہ ایک ہی شخص معلوم نہیں دیتا کہ یہ وہی شخص ہے۔ بلکہ دو مختلف وجود معلوم دیتے ہیں۔

۶۔ اس بات کا صحیح ہونا کچھ عجوبہ نہیں ہے کیونکہ سلیپر یعنی اثر شدہ مقناطیسی نیند والا جب مقناطیسی نیند میں ہوتا ہے تو اپنی عام خود آگاہی سے ایک مختلف خود آگاہی رکھتا ہے اپنی مرضی سے اس کو ایک ایسی حالت میں لا سکتے ہیں کہ وہ شور و غل اس کو بالکل سنائی نہ دے اور یقیناً ایسا ہونا مقناطیسی نیند کے جلد غالب آنے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ لیکن یہ صرف اس حالت میں ہو سکتا ہے کہ عامل اپنے معمول کے آثار پر اختیار عامل کو اپنے معمول کی مقناطیسی نیند کے پہلے درجوں میں حاصل کرنا چاہیئے۔

۷۔ سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والا اکثر کر کے درد اور تکلیف سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے یعنی جیسا کہ بیشتر ذکر کیا گیا ہے کہ وہ

کسی آواز کو نہیں سنتا۔ اسی طرح اگر اس کو چھوا جائے تو اس کو بالکل معلوم نہیں ہوتا غرضیکہ وہ اپنی قوت سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے بہت حالتوں میں اگر یہ امر واقع نہ ہو تو یہ اس کے عامل کی مرضی سے واقع ہوا ہوگا۔ بہت آدمی جو کہ اس قوتِ جاذبہ کو کرتے ہیں خود اس امر سے ناواقف ہیں اور اس طرح ان کا خیال ہے کہ سلیپر مقناطیسی نیند والا درد اور تکلیف سے بے خبر کرنے کے ہیں۔ ان سب سے یہ بہتر ہے کہ جہاں تک تجربہ کیا گیا ہے اس مقناطیسی بے خبری سے اور کوئی بے ہوش یا بے خبر کرنے کا عمدہ طریقہ نہیں اور نہ آج تک کوئی برا نتیجہ دیکھنے میں آیا ہے بلکہ اس کے برخلاف سلیپر یعنی مقناطیسی نیند ہے۔

ہوشیاری سے ان باتوں کو جو اس کی عام حالت میں واقع آئی ٹھیں بیان کرتا ہے لیکن یہ بات عجیب ہے کہ اس حالت میں اکثر کرکے کسی شخص یا چیز کا نام لینا اس کے واسطے بہت ہی مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے اور ان کا بیان پورا پورا کر دے گا مگر اکثر کرکے وہ ان کا نام نہیں لے سکتا۔ یہاں تک کہ اگر تم ان کا نام لوگے تو وہ قبول کرے گا لیکن خود کا نام نہ لے سکے گا۔

اس مقناطیسی نیند میں وہ آپ ہی عقل کی مطابقت کو یہاں تک کھو دیتا ہے کہ وہ اپنا نام نہیں بتا سکتا یا اپنا کوئی دوسرا نام بتا دیتا ہے اور اکثر کرکے ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنے عامل یعنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کا نام اپنا نام بتا دیتا ہے باوجودیکہ اور سب باتوں میں وہ نہایت عقل اور دانائی سے گفتگو کرتا ہے اکثر

کرکے ایسا بھی واقع ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوت جاذبہ کے کرنے والے کا نیز اور لوگوں کا نام غلط بتا دیتا ہے۔

۵۔ اگرچہ سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والے کی آنکھیں بند ہوتی ہیں تو بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ بعض چیزوں کی بابت اس طرح بولتا ہے کہ گویا وہ خود ان کو دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس حالت میں جب اس کو ان اشیاء کی طرف متوجہ کیا جائے یہ امر بھی اکثر کم کے واقع ہوتا ہے کہ وہ ظاہری طور پر ان چیزوں کو آنکھیں کھول کر دیکھنا چاہتا ہے جبکہ اس کی آنکھیں اور بھی زیادہ تر بند ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ بہت دفعہ دیکھنے میں آیا تھا کہ وہ ان اشیاء کو اپنے ہاتھوں سے چھونے کے بعد اس طرح سے بیان کرتا ہے کہ گویا خود اس نے ان کو دیکھا تھا لیکن یہ معلوم نہیں کہ فقط اس کے چھونے یا کسی اور سبب سے یہ سب حال معلوم ہوتا ہے۔

بعض اوقات سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والا ان اشیاء کو اپنی پیشانی پر یا سر کی چوٹی پر رکھ لیتا ہے اور تب ان کی بابت بیان کرتا ہے جو کہ شاید وہ پیشتر بیان نہیں کر سکتا تھا جبکہ وہ چیزیں اس کے عامل یعنی قوت جاذبہ کے کرنے والے کے ہاتھ میں تھیں غرضیکہ سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والا اس امر کے کرنے میں اکثر ہی کامیاب ہوتا ہے لیکن اکثر اس مقناطیسی نیند کے اول درجوں میں اس امر کا ہونا بہت مشکل ہے۔

فی الحقیقت اس حالت میں ہم کو کلیر وائنس (یہ مقناطیسی نیند کا وہ درجہ ہے مقناطیسی نیند کا ہے جس میں کل دنیا کا حال

معلوم ہو سکتا ہے) کی کرنیں دکھائی دیتی ہیں جو کہ مقناطیسی نیند کا سب سے بڑا اعلیٰ درجہ کر سکتا ہے۔ اس درجہ کے باب میں جس کا ہم ذکر کرتے رہے ہیں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ چیز مقناطیسی نیند والے کے میل میں ہونی چاہیئے۔ یا بہت ہی نزدیک ہونا مناسب ہے۔ ورنہ اس کے بیان کرتے میں ناقابل ہو گا۔ کلیر وائنس اس کی گوناگوں صورتوں میں اس قدر مفید ہے کہ اس کو اور درجوں یا حالتوں سے برا خیال کرنا چاہیئے حقیقت میں جو کہ مقناطیسی نیند کا ایک مختلف درجوں کے ایک محدود دے کر کھینچ دیں سوائے اس کہ مابین کلیر وائنس یعنی جس حالت میں کُل دنیا کا حال معلوم ہو سکتا ہے یا سمپا تھائی ہمدردی کی حالت اور مقناطیسی نیند کے دوسرے درجوں کو ہم اتنا تفاوت کر سکتے ہیں کہ جب معمول کلیر وائنس یا سمپا تھائی کی حالت میں ہو تو اس کو بڑا درجہ کہنا چاہیئے۔ اور مقناطیسی نیند کے دوسرے درجوں کو جن میں یہ حالتیں نہ پائی جائیں ان کو ادنیٰ درجہ خیال کرنا چاہیئے۔

کال ٹرینس کی حالت کو تیسرا یا سب سے بڑا درجہ کہنا چاہیئے جس کا ذکر یہاں کرنا مناسب نہیں ہے۔

بہت حالتوں میں ایسا واقع ہوتا ہے کہ سلیپر فوراً بڑے درجہ میں ہو جاتا ہے یعنی بغیر چھوٹے درجہ میں ہونے کے وہ کلیر وائنس کی حالت میں ہو جاتا ہے جس کا بیان بعد میں کیا جائے گا۔ لیکن اس جگہ ہم اور ذکر کریں گے جو کہ بغیر کلیر وائنس کی حالت میں ہونے پر ظاہر ہوتا ہے۔

سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والا سوائے اپنے اوپر یعنی عامل کے اور کسی دوسرے کی آواز نہیں سنتا یہ یاد رہے کہ ہمیشہ ایسا واقع نہیں ہوتا کیونکہ یہ کبھی کئی بار دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض معمول نے فوراً جواب دیا ہر ایک کا جو اس سے پوچھی گئی اور بعض حالتوں میں یہ بھی تحریر کیا گیا ہے کہ معمول ایک ایسی حالت میں ہو جاتا ہے کہ کسی کی آواز نہیں سنتا۔ یہاں تک کہ بے خبر ہو جاتا ہے مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آیا یہ اُس اپریٹر کی مرضی سے ہو جاتا ہے یا کہ وہ خود ایسی اختیاری حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ وہ سوائے اس کے اور کسی کی آواز نہیں سنتا۔ بلکہ ہم نے یہاں تک تجربہ کیا ہے کہ ایک بار ایک سلیپر مقناطیسی نیند والا جب وہ اس درجہ کو پہنچا تو وہ اپنے اپریٹر یعنی عامل کی آواز نہیں سُن سکتا تھا تاوقتیکہ عامل نے اس کا منہ بولتے وقت اپنی انگلیوں کے سِرے پر اٹھایا۔ جب یہ حرکت کی گئی تو سلیپر ایک لحظہ بھر کے لئے رک کر پھر پیشتر کی مانند بولنے لگا۔

یہ بھی یاد رہے کہ بہت حالتوں میں اگر عامل کی مرضی ہو نیز جس وقت سلیپر ہر شخص کی بات سننے اور جواب دینے کے قابل ہو فوراً اس حالت کو چھین سکتا ہے کہ ہم اگر کسی نئے معمول کو اس مقناطیسی نیند میں لانا چاہیں تو اس مقام پر بہت شور ہو گا جو کہ درحقیقت معمول کی ایک بڑی تکلیف دہ کا باعث ہے۔ تو ہم اپنے معمول کو حکم کر سکتے ہیں کہ وہ اس شور وغل کی طرف متوجہ نہ ہو یعنی اگرچہ خود ظاہر ہے کہ حقیقت میں کوئی دوسرا وجود نہیں ہوتا تو بھی وہی شخص ایک مختلف وجود اور صاف صورت میں ہوتا ہے جس کو

ایک مرتبہ کا وجود کہنا مناسب ہے اگرچہ ہمیشہ ایسا واقع نہیں ہوتا مگر اکثر کر کے دیکھا گیا ہے کہ سلیپر مقناطیسی نیند والا جاگ اٹھنے کے بعد جو کچھ اس نے اس مقناطیسی نیند میں دیکھا یا معلوم کیا چکھا یا سونگھا سنا تھا۔ اور جو کچھ اس نے اس حالت میں کہا تھا بالکل ہی بھول جاتا ہے لیکن جب دوبارہ مقناطیسی نیند میں لایا گیا تو اس کو پورے طور پر جو کچھ اس پہلی نیند میں گذرا تھا تمام ہی حالات اس کی عام حالت کے یاد آ گئے بلکہ جہاں تک بیشتر مقناطیسی نیندوں میں جو کچھ اس گذرا تھا سب یاد آ جاتا ہے غرضکہ وہ اس مقناطیسی نیند میں ایک مختلف زندگی بھوگتا ہے اور دوگنی خود آگہی اس حالت میں رکھتا ہے۔

بے شک یہ بات ٹھیک ہے کہ سب سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والے مقناطیسی حالت میں ایک جنسی طاقت یادداشت کی نہیں رکھتے۔ لیکن سلیپر مقناطیسی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اپنی عام حالت سے بالکل الگ نہیں ہوتا۔ نیز ان حالتوں میں بھی جبکہ سلیپر مقناطیسی نیند والا جاگ اٹھنے کے بعد بالکل اپنی نیند کے واقعہ اور آثار کو بھول جاتا ہے بلکہ برخلاف اس کے مقناطیسی نیند میں بہت سونے والے سوا اٹھنے کے بعد بیشتر سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض حالتوں میں اس مقناطیسی نیند کے برے نتائج دکھائی دیتے ہیں اور یہ اس وقت بہت مشکل معلوم دیتا ہے کہ مقناطیسی نیند والے کو کس طرح جگایا جائے۔ لیکن یہ صرف اس کے آپریٹر یعنی عامل کی ناتجربہ کاری سے واقع ہوتا ہے جس نے کہ معمول کو ایسی حالت

میں پہنچا دیا جس سے کہ وہ حاکم نہ تھا یعنی جس کی تدابیر پر وہ قابض نہ تھا۔ ایسے ایسے برے نتائج تب ہی ظاہر ہوتے ہیں جبکہ ناتجربہ کار ہی اس مقناطیسی نیند کے کرنے کا باعث ہوں جو کہ صرف اس کی آزمائش کرتے ہیں یا اس کو ایک تماشہ سمجھ کر دل بہلانے کے لئے کرتے ہیں تو تعجب میں ضرور آجاتے ہیں۔ لیکن جب اس کے جگانے کی کوشش کرتے ہیں تو دس کو بہرہ پاتے ہیں لیکن چونکہ وہ اس وقت بیقرار ہوتے ہیں اور ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوجاتی ہے۔ ایک مقناطیسی نیند والے کی ایک بڑی تکلیف کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ آپریٹر یعنی عامل اور معمول کی طبیعت اس حالت میں ہوئی ہے جب عامل اپنے معمول کو اس تکلیف میں دیکھتا ہے تو وہ اور زیادہ گھبراتا ہے جس سے معمول اور بھی زیادہ خراب حالت میں ہوجاتا ہے کہ ایک ڈاکٹر کو بلایا جاتا ہے۔ جو کہ خود اس کے اثر سے ناواقف ہوکر اس غریب مقناطیسی نیند والے کو جگانے کے لئے مختلف قسم کی کوششیں کرتا ہے جس سے معمول کو اور کئی قسم کے نقصان پہنچتے ہیں۔ اگرچہ سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مسمریزم کی آزمائش ہرگز نہ کی جائے تاوقتیکہ ایک تجربہ کار مسمرسٹ یعنی قوتِ جاذبہ کا کرنے والا پاس نہ ہو۔

لیکن یہ یاد رہے کہ اگر ایسا حادثہ واقع ہو ان دونوں قاعدوں میں سے جو مناسب ہو کرنا چاہیئے اوّل یہ کہ آپریٹر کو اپنی طبیعت کو بالکل صاف کر دینا چاہیئے۔ یہاں تک کہ کسی قسم کی گھبراہٹ اپنی طبیعت میں بالکل نہ رکھے اور پھر اتارنے والا عمل جس کا ذکر پہلے کر چکا ہوں

کرے اور کوئی دوسرا شخص ہرگز مقناطیسی نیند والے کے ساتھ دست اندازی نہ کرے۔

دوسرے اگر عامل اپنے مزاج پر قائم نہیں رہ سکتا اور اتارنے والا عمل کو آہستگی سے نہیں کر سکتا تو مناسب ہے کہ معمول کو جب تک وہ چاہے سونے دے کیونکہ یہ مقناطیسی نیند ہی اس کی صحت کا باعث ہے مگر کوئی اور اس میں دست اندازی نہ کرے اور ممکن ہے کہ یہ نیند غالباً آٹھ گھنٹے یا ۲، ۳، ۴ یا ۱۲ یا ۲۴ یا ۴۸ گھنٹے تک غالب رہتی ہے لیکن اگر اس پر کوئی دست اندازی نہ کرے تو یقین ہے گھنٹہ دو گھنٹے میں معمول کی طبیعت صاف ہو جائے گی اور اگر زیادہ دیر تک رہے تو اس کا خاص ہی سبب ہوتا ہے کہ نادرست اندازی پیشنٹ (اثر شدہ بیمار) کے ساتھ کی جائے۔

اگر کسی قسم کی دست اندازی نہ کی گئی ہو تو ہم کو معمول اور اس کی نبضِ دم زندگی یا سانس لینے سے ثابت ہو جائے گا۔ اور ہماری تسلی ہو جائے گی کہ یہ مقناطیسی نیند خطرناک نہیں ہے اور یقیناً اس نیند کی پائیداری اور قیام ہماری روزمرّہ کی نیند سے ہرگز زیادہ نہ ہو گی۔

۸ - یہ بھی یاد رکھئے کہ سلیپر مقناطیسی نیند والا نیند کی پائیداری کے باب میں عموماً اپنے معمول کے اختیار میں ہوتا ہے۔ عامل ایک خاص وقت تک اس کی نیند کو مقرر کر سکتا ہے۔ تھوڑے یا بہت وقت کے لئے ہو۔ اور اگر سلیپر اس وقت تک سونے کا اقرار کرے تو وہ برابر سویا رہے گا۔ یہاں تک کہ لمحہ بھر کا فرق نہ ہو گا۔

اور اس مقررہ وقت کے گذر جانے کے بعد فوراً اٹھ کر کھڑا ہوگا باوجود کہ کوئی اتار نے والا عمل کیا جائے۔ خاص کر یہ طاقت جراحی عملوں میں بہت مفید ہے۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ مقررہ نیند کا عامل سے مقرر نہ کیا جائے تو سلیپر خود بخود وقت کے بعد جاگ اٹھتا ہے جو کہ اکثر کر کے آدھ گھنٹے سے لے کر دو گھنٹے تک واقع ہوتا ہے بعض وقت یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ اپنے تئیں تھکا ہوا ظاہر کرتا ہے اور جاگ اٹھنے کی درخواست کرتا ہے۔ ایسی حالت میں مناسب یہ ہے کہ اپنے معمول کو تھکن سے بچائے اور اس کی مرضی کے مطابق اس کو جگا دیا جائے کیونکہ معمول کو ایسی حالت میں رکھنے سے ممکن ہے کہ برے نتائج ظاہر ہوں۔

۹۔ بہت حالتوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ خواہ عامل ایک مقررہ وقت نیند کا مقرر کرے یا نہ کرے سلیپر یعنی مقناطیسی نیند والا اکثر کر کے بتلا سکتا ہے کہ کتنے وقت کے لئے اس کو سونے والا ہے اور پھر بتلا سکتا ہے کہ کتنے وقت کے بعد اس وقت سے دوبارہ سوال کیا جائے تو وہ فوراً جواب دے گا اور اس وقت سے جو نے پہلے بیان کیا تھا مقابلہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ ایک لحظہ بھر کا فرق اس کے بتانے میں نہیں ہوا۔ یہ عجیب اور صحیح معاملہ ہے جو بارہا تجربہ کیا گیا ہے۔ مختلف معمول مختلف بیان اس آگاہی کا کرتے ہیں جس سے ان کو اپنی نیند کا مقررہ وقت معلوم ہو جاتا ہے لیکن اکثر یہ بہت بیان کرتے ہیں کہ ان کو ہندسہ دکھا دیتے ہیں منٹ

کے یا وقت کے حصے کو جن کو وہ گن سکتے ہیں اور جس کے گننے سے ان کو وقت معلوم ہو جاتا ہے کہ کس قدر ان کی نیند کا وقت گزر چکا ہے اور اس قدر باقی ہے۔

۱۰۔ سلیپر اکثر کر کے جب اوّل مقناطیسی نیند میں پھینکا جاتا ہے تو مختلف اقسام کے سوالات کا جواب دے سکتا ہے۔ اوّل سب سے عمدہ طریقہ اس کو مسمرائز (قوت جاذبہ سے اثر کرنا) کرنے کا وہ خوب بیان کر سکتا ہے اور ان طاقتوں کا جب وہ ان پر قابض ہو جائے گا پورا پورا ذکر کرنے کا جن پر وہ کچھ وقت کے بعد قابض ہونے سوتا ہے تو یہ بیان کہنے کے قابل ہوتا ہے۔ سوائے اس کے کہ سلیپر بہت ہی صحت سے بیان کرتا ہے کہ اتنی یاد کو مسمرائز کرنے سے وہ فلاں حالت کو پہنچے گا جو کہ ہم کو بعد تجربہ کرنے کے صحیح اور راست معلوم ہوتا ہے۔

۱۱۔ اگرچہ سلیپر اکثر کر کے جو کچھ اس مقناطیسی نیند میں واقع ہوتا ہے بھول جاتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کیونکہ سب اور بعض اوقات اس کا ایک حصہ جو کچھ نیند میں واقع ہوا تھا یاد رکھتے ہیں بلکہ ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں۔ نیز ان حالتوں میں سے بہت ہیں جن میں معمول کو اصلیتاً کچھ یاد نہیں رہتا اگر عامل چاہے تو اس مقناطیسی نیند میں اپنے سلیپر کو حکم کر سکتا ہے کہ سب کچھ جو واقع ہو یا واقعات کے ایک حصہ کو یاد رکھے جو سو اٹھنے کے بعد بے شک معمول کو یاد رہتا ہے۔

ہم اس مقام پر مسمرسٹ (قوت جاذبہ کا کرنے والا) کا سلیپر پر

پورا پورا اثر ہو نا زیادہ ثابت کریں گے۔ ان آزمائشوں میں جن کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں صرف یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عامل اس قدر اپنے سلیپر پر قابض ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس کو اس قابل کر دیتا ہے کہ وہ چند باتوں کو جاگ اٹھنے کے بعد یاد رکھے۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ مسمریسٹ یعنی قوت جاذبہ کا کرنے والا اگر کوشش کرے تو اپنے تئیں اپنے سلیپر اس قدر قابض پائے گا کہ ان حالتوں میں اس کو سب کچھ یاد رہتا ہے اس کے دل سے سب جو کچھ اس نیند میں واقع ہوا ہے بالکل بھلا دے۔ ہم پیشتر اس کا ذکر کر چکے ہیں کہ معمول کو جب مقناطیسی نیند میں ہوتا ہے تو اسے اپنی ذاتی یادداشت کی طاقت کے مطابق جو کچھ پہلے کی مقناطیسی نیند میں گزرا ہوتا ہے۔

۱۲۔ یہ بات اب پورے طور پر ظاہر ہو گئی ہے کہ معمول جب مقناطیسی نیند میں ہو تو اس کا عامل اگر چاہے تو ایک امر کا جو معمول کو جاگ اٹھنے کے بعد یاد رہے بالکل بھلا سکتا ہے یہاں تک کہ معمولی صرف انہیں واقعات کو نہیں بھول جاتا جو کہ پیشتر کی مقناطیسی نیند میں واقع ہوا تھا بلکہ ساری عمر میں اگر وہ کبھی مسمرائز یعنی قوت جاذبہ سے اثر کیا گیا تھا اور جو کچھ اس حالت میں دیکھا تھا بالکل بھول جاتا ہے وہ اکثر اس حالت میں خود بخود اپنے نام کو بھی بھول جاتا ہے نیز عامل ایسی طاقت پر قابض ہوتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس کو اس کے نام سے بے خبر کر دے یہ مسمریسٹ یعنی قوت جاذبہ کے کرنے والے کی طاقت کا اظہار اپنے معمول کے اوپر کامل اعتبار رکھنے کا ایک

بڑا بھاری ثبوت ہے۔

۱۳۔ عامل کو اختیار اپنے معمول پر زیادہ تر یوں ظاہر ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی طاقت سے اس قدر کر سکتا ہے کہ سلیپر کے کسی عضو کو ایسا بے حس کر دے کہ وہ اس کو ایک مقام سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں دیکھ سکتا اور نیز اپنے معمول کی زبان کو بالکل بند کر سکتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق اس کو کھڑا کر سکتا اور نیز بٹھا سکتا ہے۔

۱۴۔ عامل کی طاقت کا اور زیادہ تر ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے طاقت یا مرضی سے اس قابل کر سکتا ہے کہ ہر امر میں کامل اور صحیح طور پر اس کی نقل کرے۔ یہاں تک کہ سلیپر اپنے عامل کی حرکت کی نیز آواز کی پوری پوری نقل اتار سکتا ہے یہ ایک نہایت ہی عجیب بات ہے کہ مسمرسٹ کی نئی زبان کو معمول بالکل جس سے ناواقف ہے یعنی جس زبان کو معمول بالکل نہیں جانتا تو وہ اس زبان کو اس کے بولنے کے بعد ٹھیک ایسی صاف بولے گا کہ ایک بڑا عامل اور تمیز کرنے والا شخص عامل اور معمول کے بولنے میں کسی قسم کا فرق نہ پا سکے گا۔ یعنی وہ اس درجہ تک صاف بولے گا کہ ان دونوں کی آوازوں میں کسی طرح کی تمیز نہ ہو سکے گی۔

اگر مسمرسٹ یعنی قوتِ جاذبہ کا کرنے والا کسی بات پر ہنسے تو معمول بھی فوراً ہنستا ہے اور اگر وہ کسی قسم کی حرکت کرے خواہ بے ہودہ ہی حرکت کیونکہ نہ ہو تو سلیپر بھی ٹھیک ویسی ہی حرکت کرتا ہے اور یہ سب باتیں اسی مقناطیسی نیند میں ہوئی ہیں۔

جبکہ معمول کی آنکھیں بالکل بند ہو جاتی ہیں۔ اور وہ ان حرکتوں کو کرتے ہوئے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتا اور غیر معمول یہ سب دیکھیں اس حالت میں بھی کرتا ہے جبکہ اس کا عامل اس کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو اور جہاں بھی اس کی نظر نہ پہنچی ہو۔ اگر وہی معمول جاگتے میں کسی امر کے نقل آتارنے کی کوشش کرے تو یقیناً ناکامیاب ہوگا اور اور اس خوبی کے ساتھ ہرگز نہ اتار سکے گا خواہ وہ ایک ہی نقل اتارنے میں کتنا ہی وقت کیوں نہ صرف کرے۔

۱۵۔ یہ بھی یاد رہے اگر سلیپر سوائے اپنے مسمرسٹ یعنی کہ قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کے اور کسی شخص کی آواز یا حرکتوں سے اصلتاً بے خبر ہووے تو اس کا اور ایک دوسرے شخص کے ساتھ میل کر دینا چاہیئے۔ جس کا بہت حالتوں میں فقط یہی طریقہ ہے کہ سلیپر کے ہاتھ میں کسی دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑا دینا چاہیئے۔ کئی حالتوں میں صرف مقناطیسی نیند والے کو اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ فلاں شخص سے وہ اس حالت میں میل کر سکتا ہے۔ یعنی اس شخص کو اپنی مقناطیسی نیند میں شریک کرے اور جب یہ امر واقع ہو تو مقناطیسی نیند والا ایسا کامل طور پر اس سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ پیشتر وہ اپنے قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کے ساتھ رکھتا تھا

۱۶۔ یہ معلوم ہو کہ مسمرسٹ مختلف طریقوں سے اپنے سلیپر کے خیالات کو تبدیل کر سکتا ہے اور نیز جس قسم کی حرکت چاہے اس سے کرا سکتا ہے۔

بہت حالتوں میں مسمرسٹ اپنی مقناطیسی نیند والے کو

صرف اپنے حکم سے ہی اس قدر کر سکتا ہے کہ وہ خوش و خرم یا غمگین
و رنجیدہ، غصہ، خوشی، فیاض یا بخیل بہادر یا بزدل امیدوار یا
نا امید، عزت دار یا بے عزت وغیرہ ہو جائے۔ عامل اگر چاہے تو
اس کے اختیار میں ہوتا ہے بلکہ صرف حکم ہونا کافی ہے کہ اس کا
سلیپر گیت گائے یا ہنسے یا روے یا ناچے، چیخے، دعا مانگے یا کسی قسم
کا وعظ کہے یا اور کوئی حرکت کرے یہ امر جن کا اوپر ذکر کیا گیا یا جو
کیا گیا کہ حاصل کے حکم کے مطابق اس نے ان حرکات کو کیا بلکہ ہم
یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ ایسے شخص کے منہ سے ہم نے اشعار
اور عمدہ عمدہ دعائیں اس مقناطیسی حالت میں سنی ہیں جو کہ بالکل ان
سے ناواقف تھے سوائے اس کے سلیپر کو اپنی مسمریزم یعنی قوت
جاذبہ یا حکم مقناطیسی پر ایک نہایت عمدہ لیکچر دیتے دیکھا ہے۔

۱۷۔ ہم اس مقام پر ایک ضروری اور عمدہ امر کا ذکر کریں گے
جو کہ بارہا تجربہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مقناطیسی نیند والے پر باجے
کی خوش آواز بہت ہی اثر کرتی ہے بہ نسبت اس کے کہ اگر وہ اپنی
عام حالت میں اس باجے کو سننے اور وہ آواز اس پر کچھ اثر دکھائے
اس باجے کی آواز کا مقناطیسی نیند والے پر اس قدر اثر ہوتا ہے
کہ اگر وہ خوشی اور ناچ کا باجا بجا دیا جائے تو معمول ناچنے لگتا ہے
اور اگر سنجیدہ قسم کا کسی طرح کا راگ گایا جائے تو مقناطیسی نیند
والا اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ یا دعا مانگنے وغیرہ جیسی حرکتیں اس
سے ظاہر ہوتی ہیں۔
اور اگر اس قسم کا باجا بجایا جائے جیسا کہ جنگ کے وقت

آگے بڑھنے کے لئے بجایا جاتا ہے تو سلیپر اسی رفتار کی چال سے وہاں سے چلے گا۔ یہ صرف انہی آدمیوں پر ظاہر نہیں ہوتا جو کہ اس باجے سے شوق رکھتے ہیں۔ یا جن کو شوق ہوتا ہے بلکہ ان اشخاص پر بھی جو اس کا اپنی عام حالت میں بالکل شوق نہیں رکھتے خواہ کم یا زیادہ ضرور ہوتا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ باجے کی دھیمی اور میٹھی آواز نیز معمول کو مقناطیسی نیند میں لانے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ یہ وہی امر تصور کرنا چاہیئے جو کہ ہم کو تواریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جادوگروں کے انتظام کا ایک خاص حصہ باجہ تھا۔ جب کبھی کسی جادوگر نے کسی شخص کو خوابی رفتار میں بنانا چاہا تو اس نے ضرور بالضرور میٹھا باجا بجایا۔

۱۸۔ ہم اس بات کو پورے طور پر قابلِ اعتبار نہیں سمجھتے کہ قوتِ جاذبہ کا کرنے والا اول بار نیندِ مقناطیسی پر غالب لانے میں زیادہ تر تکلیف اٹھاتا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ جب وہ چند بار پیشتر اس کو مسمرائز کر چکا ہو۔

یہ بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ بعض وقت ایک شخص کو مسمرائز کرنے یعنی قوتِ جاذبہ سے اثر کرنے میں شاید ایک دن یا دو دن، ہفتہ یا مہینہ بھر ہو جائے خواہ اس کو پہلے بارہا مسمرائز کرنے میں آدھ گھنٹے سے لے کر دو گھنٹہ تک وقت صرف ہوا ہو اور نیز کہ بہ نسبت پہلی بار کے غلو بھی اس قدر ہو سکتا ہے کہ شاید صرف پانچ یا ایک منٹ بلکہ ایک منٹ کا چوتھائی حصہ صرف ہو سوائے

اس کے کہ ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ بعض معمول صرف ایک ہی گھڑی بلکہ ایک نظر پہ ہی اثر کئے جاتے ہیں۔ لیکن بہت معمول ایسے عمدہ درجہ کو کبھی نہیں پہنچتے۔

علاوہ بریں بے شک یہ سچ ہے کہ بعد مشق کچھ کرنے بہ نسبت پہلے کے قوتِ جاذبہ سے اثر کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ یہ بھی یاد رہے کہ اگر عامل مقناطیسی نیند کے لانے میں تجربہ کار ہو جائے گا تو وہ بہت حالتوں میں صرف اپنی مرضی کی طاقت سے اس مقناطیسی نیند کو غالب کر سکتا ہے۔ چنانچہ اگر پورا پورا تجربہ حاصل ہو تو ایک شخص آدھے منٹ میں مقناطیسی نیند میں پھینکا جا سکتا ہے۔ ایک مسمرسٹ فرماتے ہیں کہ انھوں نے ایک بار ایک شخص کو جو دوسرے سے باتوں میں مشغول تھا صرف ۲۵ سکنڈ میں مسمرائز کیا تھا جو کہ صرف ان کی مرضی کی طاقت سے واقع ہوا اور تقریباً ۲ دو گز کے فاصلے پر بیٹھے تھے۔

اب اس امر میں ایک بات کا ظاہر کرنا ضروریات سے ہے کہ آیا معمول کو اپنے مسمرائز کئے جانے کی خبر تھی یا نہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ مسمرسٹ کے فقط ایک گھنٹہ اس مقناطیسی نیند میں رہنے کے لئے اجازت دی تھی جس کے حکم کے مطابق سلیپر فوراً اپنے مقررہ وقت پر اٹھ کھڑا ہوا جب اس سے پوچھا گیا کہ آیا وہ میٹھی نیند میں تھا یا نہیں تو اس نے اوّل یہی جواب دیا کہ وہ بے شک ایک نہایت میٹھی نیند میں تھا۔ لیکن اسے یہ بالکل خبر نہ تھی کہ وہ قوتِ جاذبہ سے اثر کیا جائے گا۔ یہ یاد رہے کہ یہ مقناطیسی اثر بغیر معمول کے اطلاع کرنے کے کیا

جا سکتا ہے۔

۲۰۔ اس معاملہ میں جو ذکر اوپر کیا گیا ہے اس میں معمول کا مقناطیسی اثر میں اپنے عامل سے لایا جانا ثابت ہے لیکن اس حالت میں جبکہ وہ دونوں ایک ہی کمرے میں تھے۔ ایک دوسرے کے نزدیک تھے لیکن یہ بارہا تجربہ کیا گیا ہے کہ فاصلہ کا ہونا کچھ اس مقناطیسی اثر کے لئے پہنچانے میں مضر نہیں ہوتا کیونکہ یہ اثر مثل دوستی کے سفر کرتا معلوم ہوتا ہے چنانچہ ایسے امر تواریخوں سے بہت ثابت ہیں۔ ایک مسمرسٹ نے ایک معمول کو جو پانچ یا چھ سو گز کے فاصلے پر تھا مقررہ وقت پر مسمرائز کیا حالانکہ معمول کو معلوم نہ تھا کہ وہ مسمرائز کیا جائے گا۔ چنانچہ اس سے ثابت ہو گیا کہ عمدہ معمول فاصلے پر بھی مسمرائز کئے جا سکتے ہیں۔

۲۱۔ مضمون مندرجہ بالا میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عامل بغیر کسی عمل کے صرف اپنی قوت مرضی سے اپنے معمول کو مقناطیسی نیند میں لا سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ مسمرسٹ خود اپنی قوتِ مرضی سے بزراپنے معمول سے مختلف قسم کی حرکتیں کرا سکتا ہے مثلاً معمول اس کی مرضی کے مطابق ہو جن کا ذکر بار بار کرنا مناسب ہے۔ لیکن اتنا کہنا کافی ہوگا کہ بہت حالتوں میں جو کام حاصل اپنی ظاہری قوت مرضی سے کرتا ہے وہ اپنی خاموشی قوت سے بھی کر سکتا ہے۔

۲۲۔ ایک اور عجیب امر اس حالت کا یہ ہے کہ معمول کو ایک ایک قسم کی کشش اپنے عامل کی طرف سے ہو جاتی ہے جس میں وہ صرف وہ یہی چاہتا ہے کہ اپنے عامل کے پاس جائے اور اگر

اس حالت میں وہ روکا جائے تو وہ بہت جلد ہی طاقت روک کو ہٹا دینے میں صرف کرتا ہے اور یہ حالت پاس پہنچتے اپنے عامل کے اور کچھ بیان نہیں کر سکتا سوائے اس کے کہ کسی نہ کسی طرح وہ وہاں لایا گیا ہے یعنی کسی قسم کی کشش اس کو کھینچ لاتی ہے۔

یہ عجیب کشش کچھ فاصلے پر کی جاتی ہے چنانچہ ایک مقام پر یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ ایک معمول جو کہ اپنے عامل سے سو گز کے فاصلے پر تھا اس کشش سے فوراً اٹھ کر اپنے عامل کی طرف چل پڑا۔ راستے میں ایک دیوار حائل تھی مجبوراً روکا گیا۔

۲۳۔ بعض حالتوں میں معمول جبکہ اپنی عام حالت میں ہوتا ہے تو وہ مسمرسٹ یعنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کو بہت اور ہمیشہ پسند کرتا ہے۔ اگرچہ اس کا تجربہ پورا پورا حاصل نہیں ہوا لیکن ہم کو یقین ہے کہ یہ بھی صحیح اور راست ماجرا ہے۔

۲۴۔ اب ہم اس مقام پر ایک اور عجیب بات اس مقناطیسی نیند کی ظاہر کرتے ہیں کہ اگر سلیپر کو اس نیند میں کہا جائے کہ جاگنے کے بعد فلاں وقت میں فلاں کام کرنا ہے اگر وہ اس نیند میں اس کام کے کرنے کا اقرار کرے گا تو یقیناً کیسی ہی بیہودہ حرکت کیوں نہ ہو اس سے ضرور عمل میں آئے گی۔

اب فرض کرو کہ اس کو نیند میں کہا جائے کہ فلاں وقت فلاں شخص کے مکان پر جانا اور اس سے یہ بیہودہ سوالات کرنا تو یقیناً اگر اس نے اس نیند میں اقرار کیا ہو گا تو جب وہ وقت قریب آئے گا تو وہ بے آرام دکھائی دے گا تاوقتیکہ وہ اپنے ٹھکانے یا منزل پر نہ چل

دے اور راستہ میں کوئی شخص خواہ اپنے عزیزوں یا دوستوں ہی میں سے کیوں نہ ہو اس کو ملے تو ہرگز متوجہ نہ ہوگا۔ اور اگر زبردستی اس کو نہ روکیں تو سیدھا اپنا راستہ لے گا اور وہ ہی سوالات جن کے پوچھنے کا اس نے مقناطیسی نیند میں اقرار کیا تھا خواہ بیہودہ ہی کیوں نہ ہوں ضرور پوچھے گا۔ اور سوائے اس کے کچھ نہ بیان کر سکے گا کہ اس کو معلوم ہوتا تھا کہ اس حرکت کو ضرور کرنا چاہیئے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی قسم کی بیہودہ حرکت کا کرنا بالکل نامناسب ہے۔ کیونکہ اس میں معمول کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اور اگر اس سے بیہودہ حرکت کرائی گئی تو آئندہ وہ کسی حکم کے ماننے یا کسی امر کے اقرار کرنے سے بالکل انکار کر دے گا۔

یہ پُر تاثیر طاقت جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ معمول جس بات کا اس مقناطیسی نیند میں اقرار کرتا ہے اپنی عام سی حالت میں اس کو پورا کرتا ہے۔ چنانچہ مسمریزم مسمٰی مسٹر لوئن نے ایک شخص سے اس مقناطیسی نیند میں جو کہ بڑا بھاری شراب خور تھا۔ شراب خوری سے توبہ کرائی اور چونکہ اس نیند میں اس نے اقرار کیا تھا پھر اس کو شراب پیتے نہیں دیکھا گیا۔ حالانکہ شراب خوری کا چھوڑنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ لیکن ہم کہہ نہیں سکتے کہ اس کو یہ یاد تھا یا نہیں کہ آیا اس نے اس امر کا اقرار کیا تھا جس کا ہونا کچھ ضروری امر نہیں ہے۔ چونکہ خواہش موقوف ہو جاتی ہیں۔ نیز اس حالت میں اس کو اپنے اقرار سے آگاہ نہیں کیا جائے۔

ایک مسمریسٹ فرماتے ہیں کہ انھوں نے بہت اشخاص کو

بری عادت سے دور کر دیا۔ جس وقت وہ مقناطیسی نیند میں تھے ان سے ایک امر چھوڑنے کا اقرار کرایا جو کہ انہوں نے خود بخود چھوڑ دیا۔ حاصل کلام کو اس میں کوئی شک نہیں جو نصیحت اس مقناطیسی نیند میں کی جائے گی یقیناً زیادہ پُر تاثیر ہوگی بہ نسبت اس کے کہ عام حالت میں کی جائے۔

اب ہم اس جگہ قوتِ جاذبہ کے چھوٹے درجوں کا بیان ختم کرتے ہیں اور پیشتر اس کے کہ ہم بڑے درجوں سیھا تھائی اور کلیر وائس کا بیان کریں چند ضروری اصلاحیں نیز سلسلہ سے مگناٹائز کرنا وغیرہ بیان کریں گے لیکن یہ یاد رہے کہ اس قوتِ جاذبہ کے بڑے درجہ اگرچہ بہت ہی عجیب معلوم ہوں گے لیکن درحقیقت ان کا ٹھیک ہونا ثابت ہو جائیگا۔ جبکہ اس کا اور تجربہ کیا جائے گا اور یہ بھی معلوم ہو کہ ان کا زیادہ تر وقت حیرت انگیز ہونا یعنی ان پر زیادہ تر حیرت انگیز کرنا نامناسب ہے کیونکہ ان کی بنیاد ایک ہی ہے جس کو مقناطیسی نیند کہنا چاہیئے۔

چونکہ یہ مسمریزم ایک عجیب ہنر ہے اور اکثر کرکے عوام الناس پر ظاہر کیا گیا ہے اس لئے اس کے قدر دان امتحان کرنے والوں کو مناسب ہے تا بمقدور اس کے زمانے میں کوشش کریں اور اس کے فوائد سے واقف ہو کر اس کو دور تک پھیلائیں اگرچہ ایسے بہت شخص ہیں جو علم اور لیاقت کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اور بالکل اس سے انکار کرتے ہیں یعنی اس طاقت سے منکر ہیں۔

لیکن ہم یقین دلاتے ہیں جو صاحب اس کو صبر اور استقلال

سے کریں گے یقیناً بے شمار فائدہ اس سے اٹھائیں گے۔

عامل کیلئے چند ضروری ہدایتیں

۱۔ اپنے سوم نیم بیولسٹ (وہ شخص جو لسٹ خوابی رفتاری کی حالت میں ہووے) کو اس قدر حفاظت میں رکھنا چاہیئے کہ کوئی دوسرا شخص اس کو چھو نہ سکے یعنی سوائے اس شخص کا چھونا مناسب ہے جو اس حالت میں اس سے میل رکھتا ہے دوسرے شخص کا چھونا بالکل بھی مناسب نہیں اور اگر ان میں سے کوئی شخص جو اس حالت میں اس کے شریک ہوں اس کو چھوئے تو نہایت آہستگی سے چھوئے۔ کیونکہ زور سے اور سختی سے پکڑنا نہایت مضر ہے بلکہ اپنے معمول کے اثر کے کھو دینے کا یہ سب سے جلد طریقہ ہے اور نیز اس حرکت سے معمول کے ہاتھ پاؤں میں اینٹھن یا اکڑ کا پیدا ہونا ممکن ہے۔

۲۔ بہت سے اشخاص کو مگناٹائز کرنا غیر مناسب ہے۔ کیونکہ کلیر وائس کا درجہ جس کا آگے ذکر کیا جائے گا۔ ایسا عجیب ہے کہ ان تمام اشخاص کی طبیعت کا جو اس کے ارد گرد بیٹھے ہوں اس پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

اگرچہ ناظرین کو یہ بات نہایت ہی حیرت انگیز بلکہ غیرممکن معلوم ہو گی مگر حقیقت میں یہ بالکل راست بیان ہے کہ جو شخص کلبر وائیلنٹ ہوتا ہے اس کی طبیعت پر ان تمام اشخاص کے مزاج وغیرہ کا ایک بڑا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

۳۔ اپنے معمول پر بیہودہ آزمائش کرنا بالکل نامناسب ہیں کیونکہ معمول کے تھکنے سے کئی قسم کے ضرر متصور ہیں۔

۴۔ یہ بات بہت ضروری ہے کہ کھانا کھانے کے بعد ہرگز مگناٹائز نہیں کرنا چاہیئے نیز اپنے معمول کے کھانا کھانے کے بعد مگناٹائز کرنا غیر مناسب ہے۔ تاکہ وقتیکہ مسمرسٹ اور معمول دونوں کا کھانا تحلیل نہ ہو جائے یا کم سے کم ایک گھنٹہ کھانا کھائے نہ گزرا ہو

۵۔ اگر آپ اپنے آپ کو ایک عمدہ مسمرسٹ بنانا چاہتے ہیں تو اس کو کرتے وقت کسی قسم کی سخت محنت یا طاقت اور زور کا کرنا ہرگز ممکن نہیں ہے کیونکہ سب سے عمدہ معمول اور عامل قوتِ جاذبہ کے کرنے والے وہ ہیں جو اس عمل کے کرنے میں بہت ہی ملائمت اور آہستگی اختیار کرتے ہیں کیونکہ حرکت کرتے وقت طاقت کرنا صحیح نہیں ہے۔

۶۔ جب عامل اور معمول دونوں سخت گرم ہو جائیں اور پسینہ آنے لگے تو مگناٹائز نہ کریں۔ لیکن ٹھنڈے اور صاف موسم میں مگناٹائز کرنا بہتر ہے کیونکہ ایسا موسم قوتِ جاذبہ کی کاروائی کے لئے مفید ہے۔

تاہم یہ یاد رہے کہ تر ہوا اور ٹھنڈے موسم میں مگناٹائز کرنا

بالکل بے فائدہ ہے۔

۷۔ بہت ہی عمدہ اور تندرست حالت میں دن میں تین یا چار بار سے زیادہ مگناٹائز کرنا نامناسب ہے کیونکہ اس سے زیادہ مگناٹائز کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس سے زیادہ مرتبہ کرنے سے نقصان متصور ہیں۔ اور یقیناً کم یا زیادہ کمزوری ضرور پیدا کرتا ہے۔

۸۔ اس بات کا یاد رکھنا بھی واجبات سے ہے کہ اگر کسی وقت جاذبہ کی مشق کی جائے تو اپنے معمول کو ضرور ایک وقت پر مگناٹائز یا مسمرائز کیا جائے۔

۹۔ اگر اس عمل کے کرتے وقت معمول کے جسم کے کسی حصہ میں میں درد ہو تو اس کو ایک ہی مقام پر جمع کر لینا مناسب ہے تاکہ بعد ازاں وہاں سے کھینچ لینا مناسب ہے اور اگر کسی قدر سردی یا گرمی معلوم ہو تو اس کو وہاں سے کھینچ لیا جائے۔

۱۰۔ اپنے معمول پر زیادہ تر عمل کرنے کا یہ بہت عمدہ فائدہ ہے کہ کچھ وقت کے لئے کھڑے ہو کر اپنے معمول کو اس طرح مگناٹائز کرے کہ چہرے کے سامنے سے نیز سر کے پچھلی طرف سے لیکر پاؤں تک گذشتہ قاعدوں کو عمل میں لائے۔ لیکن شروع میں کچھ وقت کے لئے اپنی ہتھیلیوں کو اپنے معمول کی کنپٹیوں پر رکھنا عین مناسب ہے۔

۱۱۔ جب یہ آمد و رفت یا ربط پورا ہو چکے یعنی جو الفاظ اس کے منہ سے نکلیں ان میں مقناطیسی طاقت ہوتی ہے جس سے عامل اپنے معمول سے جو کچھ چاہے کرا سکتا ہے۔ مثلاً مسمرسٹ

اپنے معمول سے کسی کام کے کرنے یا معلوم کرنے دیکھنے، سُننے
لکھنے، کہنے، سونگھنے وغیرہ پر آمادہ کرے تو اس کا اثر بہت جلد
ہو سکتا ہے۔ مگر اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی کام ان میں سے
اپنے معمول سے کرانا منظور ہو تو اس کی تاکید کی جائے کہ جسوقت
فلاں حرکت کو کرے اور یقیناً چونکہ اس وقت کے کہنے میں ایک
مقناطیسی طاقت ہے وہ اپنے مسمرسٹ کے حکم کے بموجب اسی
امر کو کرے گا۔

۱۲۔ یہ بھی یاد رہے کہ جب آپ نے اپنے معمول کو مقناطیسی نیند
میں لانا چاہیں اور آپ کی پہلی نشستوں میں پوری پوری مقناطیسی
نیند حاصل نہ ہو تو اپنے کئے ہوئے اثر کا واپس لینا الٹے طریقوں
سے بالکل نامناسب ہے تاوقتیکہ معمول خود اس بات کی آرزو نہ
رکھے اور التماس نہ کرے۔

۱۳۔ کسی دوسرے شخص کو اپنے معمول کے شاملِ حال کرنے
میں فقط اتنا ہی کافی ہے کہ وہ آپس میں ہاتھ ملائیں یعنی اگر دوسرے
شخص کو فوراً اسی حالت میں کرنا چاہیے جس میں کہ معمول ہے تو
سب سے عمدہ سہل طریقہ ہے کہ اس شخص کا ہاتھ معمول کے ہاتھ
میں دے دیا جائے۔

۱۴۔ پانی ادویات رومال اور زیورات وغیرہ کو مقناطائز کرنا
بہت ہی آسان اور جلدی کا کام ہے۔ کیونکہ ان اشیاء کو صرف
چھونا یا ہاتھ لگانا ہی کافی ہے۔

بیماریوں کے واسطے میگناٹائز کرنا

۱۔ بیماری کے لئے میگناٹائز کرنے کا خاص عمدہ طریقہ یہ تصور کیا گیا ہے کہ اگر جسم میں درد ہو تو ایک خاص جگہ پر جمع کر لینا چاہیئے جس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے کہ اگر سب انگلیوں کے سرے سے سست کرنا چاہیئے۔ تو اثر اس خاص مقام پر جمع ہو جاتا ہے اور پھر وہاں سے اور طرف کھینچ لینا مناسب ہے۔

اگرچہ بعض اوقات اس طریقہ سے درد پہلے بڑھتا ہوا معلوم ہوگا لیکن بعد ازاں جوں جوں کھینچا جائے گا۔ اتنی ہی درد میں تخفیف ہوتی جائے گی اور آہستہ آہستہ رفع ہو جائے گی۔

۲۔ جسم کے کسی خاص حصہ میں اثر جمع کرنے کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ قوت جاذبہ سے اثر کی ہوئی شیشہ یا کانچ اور فولاد کی قلمیں جس کے کسی خاص حصے میں یا مقام پر اثر کو کھینچ لیتی ہے۔

لیکن یہ یاد رہے کہ ایسی قلمیں انہیں کو اٹھانا واجب ہیں جو اس میں پوری پوری قابلیت رکھتے ہوں۔

۳۔ بیمار کے واسطے مختلف ادنیٰ چیزوں کو قوتِ جاذبہ سے اثر کرنے کا طریقہ سیکھنا واجب ہے جس سے کسی قسم کے فوائد ظاہر ہوتے ہیں مثلاً اگر مختلف قسم کی خوراک قوتِ جاذبہ سے اثر کی جائے تو بیمار کے لئے بہت مفید ہے اور خاص کر پانی کو میگناٹائز کرنا بہت مفید، مناسب ہے۔

۴۔ سوائے سخت بیماریوں مثلاً چوٹ وغیرہ کے نیز سخت آوازوں کے اپنے پہلے طریقہ سے مگناٹائز کرنا جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور مقناطیسی نیند کو غالب کرنا بہت ہی مناسب ہے کیونکہ مقناطیسی نیند بہت ہی آرام دینے والی اور صحت بخش اور تازہ دم کرنے والی ہوتی ہے نیز اس نیند میں اگر بیمار اس درجہ کو پہنچے جس کو کلیر وائس کہتے ہیں اور جس کا مفصل بیان آگے آئے گا تو وہ خود اپنے بارے میں نایاب صلاح دے سکتا ہے جو یقیناً بہت مفید اور لاجواب تصور کی جاتی ہے۔

۵۔ سوائے اس کے اگر بہت ہی سخت آدمی کو مگناٹائز اور مقناطیسی نیند میں لانا مناسب سمجھا جائے تو اس کو آدمیوں کے سلسلے سے مگناٹائز کر سکتے ہیں۔

یعنی چند آدمی مل کر ایک سلسلے میں ہو جائیں اس کو عمدہ طور سے مگناٹائز کرتا ہے بشرطیکہ ٹھیک باقاعدہ

سلسلہ بنا دیا جائے۔

اگرچہ بہت سے اعتراض اس سلسلہ میں مگنا ٹائز کرنے پر کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا ٹھیک ہونا قابلِ اعتبار تصور نہیں کیا جاتا۔

کیونکہ بارہا یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ ایک مضبوط اور تندرست شخص کو قوتِ جاذبہ سے اثر کرنے کا یہی عمدہ طریقہ ہے بشرطیکہ یہ سلسلہ باقاعدہ باندھا جائے۔ اور سب عمل طریقہ وار عمدہ طور سے کیا جانا چاہیئے۔

کسی جماعت کو مگناٹائز کرنا

۱۔ ایک جماعت چند تندرست آدمیوں کی ہونی چاہیئے لیکن یہ یاد رہے کہ وہ جماعت نہ تو چھ آدمیوں سے زیادہ ہو اور نہ کم۔ اگر ممکن ہو تو ہم طبیعت ہوں اور مرد اور عورت دونوں ملے ہوئے ہوں۔ عمر میں فرق ضرور ہونا چاہیئے۔ ان سب آدمیوں کے ایک دائرے میں ہونے سے وہ سخت آدمی جو ان کے درمیان ہے مگناٹائز کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ اس جماعت یا سب صاحبان کو اکٹھا ہو کر ایک دائرہ میں اس طور پر ہو کر ایک شخص دوسرے کا ہاتھ انگوٹھے سے پکڑے رہے اور ان کو خاموش بے حرکت آرام سے بیٹھنا چاہیئے اور آنکھیں یا تو بند کر لینی چاہئیں یا اس فرش کے عین درمیان میں ایک نگاہ سے دیکھتے رہنا چاہیئے اور ان کو دل میں یہ پختہ ارادہ باندھ لینا چاہیئے کہ تقریباً تیس منٹ یعنی آدھ گھنٹے تک

اسی طرح اس کے نتیجے کے دیکھنے کے لئے خاموش بیٹھے رہیں اور ہرگز اور امر کی طرف متوجہ نہ ہوں یا کوئی اور بے جا حرکت نہ کریں۔

۳۔ اگر سلسلہ اسی خوبی سے باندھا جائے گا تو یقیناً کچھ وقت کے بعد خواہ جلد یا دیر میں اس سلسلہ میں سے ایک شخص اپنی خوابی حالت ظاہر کرے گا۔ اور بے اختیار ہو کر اس قوتِ جاذبہ کے اثر سے اپنے سر کو جھکا دے گا۔

جیسا کہ ایک شخص عام حالت میں کرتا ہے جبکہ نیند سے عاجز آئے جب یہ ٹھیک طور پر تجربہ ہو جائے تو اس وقت سب اشخاص کو جو اس دائرے میں ہیں اس اثر شدہ شخص کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور ایک نظر سے برابر اس کی طرف دیکھنا مناسب ہے اور تب اس دائرے میں سے ایک شخص کو اس اثر شدہ شخص کو پورا پورا میگنا ٹائز کرنا چاہیے لیکن یہ بھی یاد رہے کہ ان دونوں کے طرف کے اشخاص کو اپنے ہاتھ اس کے مونڈھوں پر رکھنا چاہیئے۔ جو کہ اس اثر شدہ شخص کو میگنا ٹائز کرنے لگا ہو تاکہ وہ اپنے ہاتھوں وغیرہ سے جیسا کہ چاہیئے اس کو میگنا ٹائز کر سکے۔

اگر یہ عمل ٹھیک طور پر کیا جائے گا تو اس وقت تم کو کلیر وائنس کی آزمائش خوب ہو جائے گی۔ کیونکہ تمہارا معمول مرضوں کا امتحان کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ جو کہ کلیر وائنس کی ایک بڑی بھاری اور عمدہ صفت ہے۔

۴۔ تمام محفل کی دلی توجہ اسی طرف رہنی چاہیئے جو شروع ہی سے معمول ہو جائے یعنی جس پر اول ہی اول اثر ہو تاوقتیکہ نتیجہ ظاہر ہو

جاتے۔ یعنی جس پر اول ہی اول اثر ہوتا وقتیکہ متوجہ رہنا چاہیئے اور سب سے عمدہ میگناٹائزر کو خاص کر کے الگ چن لینا چاہیئے جس کو اسپیشل کہنا مناسب ہوگا اور دائرے کو اس سلسلہ سے اس طور پر باندھنا چاہیئے کہ سپیشل اور معمول یعنی سب سے عمدہ میگناٹائزر اور معمول دونوں درمیان میں رہیں۔

مگر یہ یاد رہے کہ اس سلسلہ سے ہرگز الگ نہ ہوں بلکہ ملے رہیں۔

اگرچہ کئی ایک راہیں اس سلسلہ سے میگناٹائزر کرنے کے برخلاف ہیں جیسا کہ ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں۔

لیکن خاص کر کے یہ مضبوط اور سخت شخص کے میگناٹائز کرنے کا بہت عمدہ ہی طریقہ ہے اور نیز اس کو ایک بار کرنے سے قوتِ جاذبہ کی مشق کے کئی مختلف اور عمدہ طریقہ ظاہر ہوتے چلے ہی جائیں گے۔

چند ضروری نکات

۱۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بہت ہی تندرست اور مضبوط اشخاص پر ایک معقول کوشش میں ان کو سلیپر کرنے کے لئے کم سے کم تین گھنٹے کی نشست سے کچھ کم وقت صرف ہوگا نہیں لیکن ہر ایک بشر مقناطیسی حالت میں کہا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ایک صاحب ہنر شخص صبر سے صحیح طور سے قاعدہ وار تین نشستوں کو عمل میں لائے۔

۲۔ لیکن اوسط درجہ کے حساب سے ایک سے دس نشستوں تک سونے کی کارروائی ختم ہو سکتی۔ یعنی مقناطیسی نیند ایک شخص پر غالب ہو سکتی ہے لیکن بعض تجربہ کار صرف ایک نشست بلکہ ایک ہی نظر میں قوتِ جاذبہ سے اثر کر سکتے ہیں جیسا کہ پیشتر بھی ذکر ہو چکا ہے۔

۳۔ قوتِ جاذبہ مقناطیسی جو ہر ہے جسکی خوبی اس کی مشق سے ظاہر ہوتی ہے اور ہر ایک شخص بہت ہی آسانی سے اس

پر کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے کرنے میں پوری پوری ہی لیاقت حاصل کرنے دے۔

۴۔ اول بار مقناطیسی نیند میں اپنے معمول کو لانے میں خواہ کتنا ہی وقت کیوں نہ صرف ہو اور خواہ کتنی ہی تکلیف اٹھانی پڑے لیکن رفتہ رفتہ صرف ایک ہی نشست میں وہ مسمرائز ہو سکتا ہے۔

۵۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ قوتِ جاذبہ کا اثر دونوں پر جو علم مقناطیسی پر اعتقاد رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے برابر ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ معمول اپنے تئیں بردباری سے اور بلا عذر مطیع کرے اور کسی حرکت کو عمل میں نہ لائے۔ کیونکہ اگر ایک شخص نے جو معمول بنایا گیا ہے طبعاً اثر کو روکنے کا زور کرے تو وہ اس قدر مسمرائز نہیں کیا جا سکتا کہ مقناطیسی نیند پورے طور پر غالب آئے اور وہ اس کے اثر سے بالکل سو جائے۔ کیونکہ معمول اپنی مرضی کے مطابق نیند میں آ سکتے ہیں برخلاف مرضی مقناطیسی نیند میں نہیں آ سکتے وہ خود اس اثر کے قبول کرنے کے لئے دو چند طاقت مقابلہ کی رکھتے ہیں۔

۶۔ ایسی علامات آج تک کوئی ظاہر نہیں ہوئیں جو قابلِ بیان ہوں اور جن سے یہ ثابت ہو کہ آیا یہ شخص یقیناً قوتِ جاذبہ سے اثر شدہ اور مقناطیسی نیند میں ہے یا یہ کہ حیلہ اور فریب کرتا ہے۔ یہ بات فقط تم اس کے بولنے اور حرکتوں وغیرہ سے معلوم کر سکتے ہو گویا کہ تم کو خود اپنی عقل اور اس

کی حرکات سے اس کی دیانتداری کا امتحان کر لینا مناسب ہے اس کے علاوہ ہم اس کا کچھ بیان آگے کلیر وائنس کے درجہ میں کریں گے۔

یہ بات یاد رہے کہ لڑکوں میں مسمرائز کرنے کی طاقت بہت ہی عمدہ ہوتی ہے لیکن جبکہ وہ سات برس کی عمر کو پہنچتے ہیں بشرطیکہ وہ اس قوت جاذبہ کی کارروائی کو خوب تجربہ کر لیں۔

۷۔ یہ بات لکھنی ضروریات سے ہے کہ کلیر وائنس کا درجہ اس مقناطیسی کی حالت سے کہیں دور ہے (اس کا مفصل بیان آگے کیا جائے گا) اور اس کی امید ہرگز نہیں کرنی چاہیئے کہ ایک نیا معمول خاص کر کے تندرست فوراً کلیر وائینٹ ہو جائے گا کیونکہ بعض وقت سو نشستوں میں بھی کلیر وائینٹ کرنا بہت ہی مشکل ہے۔

۸۔ ذاتی نیند اور موت کے مابین چھ درجہ مقناطیسی حالت کے خیال کر لئے گئے ہیں یعنی موت اور نیند کے درمیان چھ مقناطیسی حالت کے درجوں کا تفاوت تصور کیا جاتا ہے اب خیال کرنے کا مقام ہے کہ موت کی حالت میں یہ چھ کے چھ درجہ ایک چند لحظے میں گذر جاتے ہیں۔ اور اگر ایک دیر یا بیماری کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا تو ظاہر ہو جائے گا کہ انھیں چھ درجوں کے گذرنے میں کتنے مہینے گذر جاتے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ جب بہت حالتوں میں یہ سلسلہ آہستہ آہستہ اور درجہ بدرجہ پہنچا ہے۔

تو چند حالتوں میں یہ کسی طرح فوراً کلیر وائنس کی حالت کو پہنچ سکتا ہے۔

۹۔ وہ جو اندرونی اثر سے اختیاراً اپنی اپنی خوشی سے کلیر

دائیمنٹ ہو جاتے ہیں بیرونی اثر سے بالکل بری نہیں ہوتے جیسا کہ جن کے جسم ایک مسمرسٹ نے درست کر چھوڑے ہیں۔

۱۰۔ یہ ایک شک کی بات ہے کہ آیا مسمرسٹ مقناطیسی اثر کو معمول کو دیتے ہیں یا کہ معمول سے کھینچتے نکالتے ہیں۔ مقناطیسی اثر کا دینا یا لگا دینا اکثر کر کے بہت قبول کیا جاتا ہے اور بائیبل کی مندرجہ ذیل آیتیں اسی کو ثابت کرتی ہیں۔

تب یسوع نے فی الفور اپنے میں جانا کہ مجھ میں سے قوت نکلی اس بھیڑ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میرے کپڑے کو کس نے چھوا۔

(لوکا ۵ باب ۳۰ آیت)

اور سب اسے چاہتے تھے کہ اسے چھوئیں کیونکہ قوت اس سے نکلتی ہے اور سب کو چنگا کرتی ہے۔

(لوکا ۶ باب ۱۹ آیت)

اور نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ ہم پانی شیشہ وغیرہ کو جب مسمرائز کرتے ہیں تو اس میں سے کچھ نکال نہیں لیتے بے شک ہم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اتارنے والے عمل میں جس کو مسمرسٹ تمام کرتے ہیں۔

یقیناً کچھ اثر کا لگاؤ کچھ کھینچ لینا دونوں ثابت ہیں لیکن اثر کا دینا اول ہو تو بیماری کی حالت میں خاص کر کے اثر کا کھینچنا ہوتا ہے لیکن اول اثر کا دینا ہی ثابت ہے غرض کہ ہر حالت میں شروع میں اثر کا دینا ثابت ہے اثر کا کھینچنا بعد میں پایا جاتا ہے۔

۱۔ اب اس مقام پر اس کا ذکر کرنا بھی مناسب ہے
جاناکہ بعض اشخاص ایسے ہیں جو مسمریزم کے تو قابل ہیں لیکن کلیر وائیس
کو سراسر جھوٹ اور افسوں گری ٹھہراتے ہیں۔
اب فرض کیا جائے کہ ایک شخص کہے کہ وہ علم ریاضی و علم
ہندسہ و تحریر اقلیدس وغیرہ کا قائل ہے مگر علم مثلث کو سراسر
بیہودہ اور باطل ٹھہرائے اور یہی کہے کہ علم ہندسہ تو بیشک صحیح
اور درست ہے۔ لیکن علم ہندسہ سراسر جھوٹ ہے تو آپ ایسی
منطق کو کیا تصور کریں گے۔
کیا ٹھیک یہ معاملہ ایسا ہی نہیں کہ ایک شخص مسمریزم کا قائل
ہو مگر کلیر وائینس پر یقین نہ لائے بلکہ جھوٹ اور افسوں گری ٹھہرائے
تو کیا یہ درست ہے۔
لیکن اس کا خاص سبب یہی ہے کہ انھوں نے اس کام کا تجربہ
نہیں کیا اور اس واسطے نہیں سمجھتے کہ ایک ہی علم یا ہنر کے
درجہ میں ہونے کے بڑے نتیجہ میں کوئی زیادہ تر اثر پیدا ہو
سکتا ہے یا نہیں۔
کیونکہ وہ اس کی تاثیر سے نہ تو واقف ہوئے اور نہ اس کا
تجربہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔
۱۲۔ بہت سے میڈیکل آدمی جو کہ انسانی قوت جاذبہ یا
مقناطیسی طاقت سے واقف ہو گئے ہیں۔
مختلف طریقوں اور خیالی خوف سے لوگوں کو بہت
ڈراتے ہیں۔

اور اس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ لوگ اس کے فوائد سے محروم رہیں اور اس کی مشق نہ کریں کیونکہ ان کا خیال یہ ہے کہ عام علم اس قوتِ جاذبہ کا مختلف قسم سے ان کے پیشہ میں خلل انداز ہوگا مگر ایسی باتوں کے سُننے اور پڑھنے سے ایسے ہنر کے آزمانے سے باز رہنا چاہیئے۔

بلکہ دل میں پوری کوشش کرنا چاہیئے تب یقیناً اس کی مشق سے کئی طرح کے فوائد حاصل ہوں گے۔ اور جن خطروں کا بیان سُننے میں آیا ہے وہ یقیناً بارہواں حصہ بھی نہیں ہے بہ نسبت اس کے کہ جو عام حکیمانہ شئے برداشت کرنے پڑیں اس سے قوتِ جاذبہ کا پورا پورا تجزیہ بہت ہی مفید ہے۔

سمپاتھائی
اور
کلیر وائنس

اوّل ہم سمپاتھائی کا بیان کریں گے۔ یہ وہ حالت ہے کہ جس سے انسان دوسرے کے دل کا حال معلوم کر سکتا ہے یہ طاقت جہاں تک ہمیں معلوم ہے پہلے درجوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی شروع ہونے لگتی ہے اور اپنے جاذبہ کے کرنے والے کی طرف ایک کشش کی شکل میں معلوم ہوتی ہے۔

یاں یوں کہنا مناسب ہوگا کہ اس کی مرضی کی تابعداری کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔

لیکن جب ہم زیادہ اس امر کو دریافت کریں تو ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقناطیسی نیند کے ایک خاص درجہ کی ایک خاص صفت ہے۔

اس حالت میں مقناطیسی نیند والے کو ایسی طاقت حاصل ہوجاتی ہے کہ وہ اپنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کی ہر ایک جسمانی

اور دلی آثار کو معلوم کر سکتا ہے۔ بلکہ ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس سے بھی بڑی طاقت پر قابض ہوتا ہے کہ وہ ان تمام اشخاص کے دل کے خیالات معلوم کر سکتا ہے جو کہ اس کے ساتھ میل رکھتے ہیں۔

یعنی ایسی حالت میں جس سے کئی متعلقین معمول کے خود ہی شریک ہوں یہ اشارے اور حرکتیں مقناطیسی نیند والے کو ایسی ایسی صاف صاف معلوم ہوتی ہیں کہ گویا وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔

یہ یاد رہے کہ ان ظاہری آنکھوں سے دیکھنے اور مقناطیسی نیند میں دیکھنے سے بالکل فرق نہیں اور سب حالات جیسا کہ انسان بچشم خود دیکھے یا ہی مقناطیسی نیند میں برابر دکھائی دیتے ہیں اور اگر کسی شخص کے جسم پر جو اس کا اس حالت میں شریک ہے کوئی حادثہ واقع ہو تو مقناطیسی نیند والے کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے جسم پر جو اس کا اس حالت میں شریک ہے کوئی اس کے جسم پر واقع ہوا ہے غرضیکہ غرض یہ ہے کہ مقناطیسی نیند والا کچھ وقت کے لئے اس شخص کے جسم کا شریک ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ ایک انسان کے ایک عضو میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے قرار ہوتا ہے اسی طرح جو ہر ایک پر واقع ہو دونوں کو برابر معلوم ہوتا ہے یعنی دونوں کو وہ حرکت ایک جیسی معلوم ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں۔ غرض کہ مقناطیسی نیند والا کچھ وقت کے لئے اس کی جان و تن کا

شریک بلکہ ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس سمپا تھائی کے درجہ کی ہم خاص خاص صفتیں ذیل میں درج کرتے ہیں جو کہ بارہا تجربہ ہو چکی ہیں اور درحقیقت ان کے صحیح ہونے میں کچھ شک باقی نہیں ہے۔

۱۔ ذائقہ کی شرکت اس درجہ میں ضرور بالضرور ہو جاتی ہے یعنی اگر قوتِ جاذبہ کا کرنے والا یا کوئی اور شخص جو مقناطیسی نیند والے کا شریک ہو کسی قسم کی کوئی کھانے یا پینے کی چیز منہ میں لیوے یعنی اگر کچھ کھائے پیئے تو اثر شدہ مقناطیسی نیند والا بہت سی حالتوں میں نقلی طور پر کھانا پینا شروع کر دیتا ہے اور اگر اس حالت میں اس سے سوال کیا جائے کہ اس نے کیا حرکت کی ہے تو اس کا یہی بیان ہوگا کہ وہ روٹی، نارنگی، مٹھائی یا کوئی اور چیز کھا رہا ہے یا پانی، شربت یا دودھ یا شراب وغیرہ پی رہا ہے غرضکہ جو چیز ان اشیاء میں سے قوتِ جاذبہ کرنے والا لے تو وہ اپنے لئے اسی حالت میں بیان کرتا ہے۔ کہ وہ شخص فلاں چیز کھا پی رہا ہے۔

اس کا زیادہ تر ثبوت یہ ہے کہ مسمرسٹ اگر کسی کڑوی یا ناموافق چیز کو منہ میں تو مقناطیسی نیند والے کی صورت سے فوراً ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ چیز اس کے ناپسند ہے یعنی جس چیز کی کڑواہٹ جیسے اس کے عامل کو معلوم ہوتی تھی ویسا ہی مقناطیسی نیند والے کو معلوم ہوئی اور اگر قوتِ جاذبہ کا کرنے والا اس کی پیٹھ کے پیچھے یا آڑ میں ہو کر یا اور کسی جگہ جہاں مقناطیسی نیند والے

کی نظر نہ پڑے کسی چیز کو اٹھائے سلیپر کو فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں چیز یہاں سے اٹھائی گئی ہے۔

باوجودیکہ عموماً اس کی آنکھیں بھی بند ہوتی ہیں۔ جیسا کہ نیند میں ہوتی ہیں۔ زیادہ اس امر کی تصدیق میں بیان کرنا بھی از ضروریات سے نہیں ہے۔ مگر اتنا کافی ہوگا کہ یہ صفت سمپاتھائی کی بارہا تجربہ کی گئی ہے اور بہت حالتوں میں صحیح پائی گئی ہے۔ علاوہ اس کے کہ ایک بار اس عمل کو اور ایک عمدہ امر کو دیکھا ہو۔ ایسا کوئی شخص مشکل سے ہوگا۔

اور پھر اس کے صحیح ہونے میں شک لائے خواہ اس نے مقناطیسی نیند والے کی زبانی بھی نہ سنا ہو کیونکہ یہ سلیپر کو شکل و صورت سے پورے طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔

۲۔ جیسا کہ ذائقہ کی شرکت اس درجہ میں پائی جاتی ہے اسی طرح خوشبو یا بدبو کے سونگھنے میں بھی ایسا ہی واقع ہوتا ہے۔ اگر قوتِ جاذبہ کا کرنے والا یا اگر کوئی اور شخص جو مقناطیسی نیند والے سے میل رکھتا ہو ایک گلاب کا پھول سونگھے تو معمول فوراً اس خوشنما خوشبو کا سونگھنا شروع کر دے گا۔ گویا کہ خود اس کے ہاتھ میں وہ پھول ہے اور اس کی میٹھی خوشبو کو وہ سونگھ رہا ہے۔

اور اگر کوئی بدبودار چیز سونگھے تو مقناطیسی نیند والے کی صورت سے بھی یہی ظاہر ہوگا کہ گویا اس نے بدبو سونگھی ہے۔

اور اگر کوئی تیز چیز اس کا عامل سونگھے جو کہ تیزی کی شکایت کرے گا۔

غرضکہ سونگھنے میں بھی شریک ایسی ہی کامل طور پر پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ ذائقہ میں۔ یہ بہت حالتوں میں تجربہ کیا گیا ہے۔ جہاں ایک امر واقع ہو سکتا ہے وہاں دوسرا بھی ضرور ہوگا۔

یعنی جہاں ذائقہ میں شرکت پائی جائے گی وہاں سونگھنے میں بھی ضرور پائی جائے گی۔

مگر غالباً ایسا ہونا ناممکن ہے لیکن یہ یاد رہے کہ بہت حالتوں میں اگر قوتِ جاذبہ کرنے والا چاہے تو مقناطیسی نیند والا ان دونوں باتوں سے محروم رہے گا۔

یعنی یہ عامل کی مرضی پر منحصر ہے اگر عامل چاہے تو یہ دونوں شرکتیں معمول میں نہیں پائی جا سکتیں۔

جس طرح ذائقہ اور سونگھنے کی شرکت معمول میں پائی جاتی ہے اسی طرح چھونے میں بھی شرکت پائی جاتی ہے۔

اگر ایک شخص جو معمول سے میل رکھتا ہے کوئی چیز کسی مقام پر چھو جائے تو معمول کو خاص اسی مقام پر جہاں اس کو وہ چیز چھوئی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اگر اس حالت میں اس سے یہ سوال کیا جائے کہ اس کو کیا معلوم ہوا تو وہ یہی ظاہر کرے گا کہ فلاں چیز نے اس کے فلاں مقام کو چھوا۔

اور اگر وہی شخص کسی دوسرے شخص سے ہاتھ ملائے جیسا کہ ملاقات کے وقت معلوم کرتے ہیں ہاتھ ملاتے ہیں تو مقناطیسی نیند والا فوراً ایک خیالی ہاتھ کو پکڑتا ہے۔

اس کا زیادہ تر ثبوت یہ ہے کہ قوتِ جاذبہ کے کرنے والے

کے ہاتھ میں یا اور کسی مقام پر سوئی چبھوئی جائے تو مقناطیسی نیند والا فوراً اپنے ہاتھ کو کھینچ لے گا اور اپنے ہاتھ کے اس مقام کو جہاں مسمرسٹ نے سوئی چبھوئی تھی ملے گا اور زور سے اس تکلیف کی جو اس کو ہوئی تھی اس کی شکایت کرے گا۔

یہ امر بھی بارہا آزمایا گیا ہے۔ اور یہاں تک ہمارا تجربہ کہہ سکتا ہے یہ بالکل صحیح اور راست ماجرہ ہے علاوہ اس کے بہت معمولوں پر مختلف قسم کی آزمائش کی گئی ہے جو کہ تجربہ پر درست پائی گئی ہیں۔

۴۔ اب ہم یقیناً اس امر کو نہیں لکھ سکتے کہ آیا ایسی شرکت نظر میں بھی پائی جاتی ہے یا نہیں۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مقناطیس والے کی آنکھیں بند ہوتی ہیں اور تیز روشنی کو بالکل نہیں دیکھ سکتا جو کہ عام نیند کی خاص خاصیت ہے تو پھر یہ کیوں نہیں آزمایا۔

اس بات کا تجربہ کیا گیا ہے اگر اس حالت میں اس کے اندر دل کی بینائی قائم ہوتی ہے لیکن شاید مقناطیسی نیند میں سونے والے کی آنکھیں بیرونی آثار دیکھنے سے بالکل مردہ ہوتی ہیں لیکن تمام آثار جو اوپر بیان کیے گئے ہیں جو کہ اس درجہ یعنی ہمتھائی کے سبب سے مقناطیسی نیند والے میں پائی جاتی ہے۔

یعنی سب حرکتیں جو مقناطیسی نیند والے ہیں اس حالت میں پائی جاتی ہے۔ ان سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گویا وہ ان امور

کو اپنی ظاہری بینائی سے دیکھا جا سکتا ہے اب یہی سوال کیا جاتا ہے کہ کیا مقناطیسی نیند والا اندرونی بینائی سے ان امور کو جو اس قوتِ جاذبہ کا کرنے والا ظاہری آنکھوں سے دیکھتا ہے یا نہیں دیکھ سکتا۔ جیسا کہ وہ ذائقہ سونگھنے اور دوسری باتوں میں اپنے عامل کے شریک ہوتی ہے۔

اس کے جواب میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اگر معمول ٹھیک کلیروائینس کی حالت میں ہوگا تو بے شک ہر امر ہر شئے کو جس کو عامل ظاہری بینائی سے دیکھتا ہے کامل طور سے دیکھ سکتا ہے کیونکہ کلیرینس کی خاص صفت یہی ہے کہ وہ باوجود آنکھوں کے بند ہونے کے تمام ارد گرد کی چیزوں کو دیکھ سکتا ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس کلیروائیس کے درجہ میں مندرجہ بالا شرکتوں کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔

اسی واسطے ہم کو راست کلیروائینس کے درجہ کو اس سمپاتھائی کے درجہ سے بالکل علیحدہ کر دینا واجب ہے۔

۵۔ جس طرح اوپر کی شرکتیں بیان کی گئی ہیں اسی طرح ہم چاہتے ہیں کہ یہ بھی ظاہر ہو جائے کہ آیا سننے میں بھی معمول کی شرکت پائی جاتی ہے یا نہیں۔

ہم پہلے اس امر کا بیان کر چکے ہیں کہ مقناطیسی نیند والا سوائے اپنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے اور اس شخص کی آواز کے جو اس حالت میں اس کا شریک ہو کسی دوسرے کی آواز بالکل نہیں سنتا۔ لیکن اب یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ جب مقناطیسی

نیند والا اس سمپاتھائی کے درجہ میں ہوتا ہے تو اپنی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے دوسرے شخص کا جو اس کا شریک ہو ہر بات میں شریک ہوتا ہے تو پھر اگر کوئی نیند والا اس بات کو سن سکتا ہے یا نہیں ہم اس بات کو دلاوری سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہر بات کو جو اس سے پوشیدہ رکھنا چاہیں وہ بخوبی معلوم کر لیتا ہے یہ یاد رہے کہ اگر اس امر کی آزمائش کی جائے تو بڑی احتیاط رکھنی چاہیئے۔

۴۔ مندرجہ بالا بیان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ معمول جب سمپاتھائی کے درجہ میں ہوتا ہے تو وہ اپنے عامل اور دوسرے شخص کا جو اس کے ساتھ میل رکھتا ہے۔ ان سب میں جن کا اوپر مفصل بیان ہو چکا ہے شریک ہوتا ہے۔

اب ہم اس سے زیادہ باریک بات کا بیان کرتے ہیں کہ معمول دل کے اضطراب میں بھی شریک ہوتا ہے۔

اگر قوتِ جاذبہ کا کرنے والا یا کوئی دوسرا شخص جو معمول سے میل رکھتا ہے کسی قسم کا ایسا خیال دل میں کرلے کہ ان کو رنج ہو تو مقناطیسی نیند والے کو بھی ویسا ہی رنج ہوتا ہے ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے کہ اگر عامل ہنسے تو مقناطیسی نیند والا مسکراتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اگر عامل نے ایسا کچھ خیال دل میں کیا جس سے اس کو رنج ہو تو مقناطیسی نیند والا بہت ہی تنگ ہوتا ہے۔

اس بات کا ذکر کرنا مناسب ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی

ناتجربہ کار سے یہ مقناطیسی نیند غالب آئے اور اس کا عامل اپنا اثر
اس پر سے اتار نہ سکے یعنی وہ طریقہ جس سے اپنے دیئے اثر کو
کھینچ سکے۔ اس کو یاد نہ ہو تو مقناطیسی نیند والے کو اپنی نیند
میں سونے دے۔ کیونکہ اس سے بہتر طریقہ اور کوئی معمول کے
آرام کے لئے نہیں ہے اگر قوتِ جاذبہ کا کرنے والا اپنے اثر
کو واپس کھینچ سکتا ہے اور اس آسودگی کو جو اس نے اپنے
معمول کو دی تھی جس میں کہ وہ ہے واپس کر سکتا ہے تو اس کو
اتارنے والے عمل میں اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے یا آہستہ سے کرنا
اور باقاعدہ جگانا چاہیئے۔ لیکن ہر حال میں کیا بلکہ گرہ باندھنی مناسب
ہے کہ تاوقتیکہ ایک تجربہ کار قوتِ جاذبہ کا کرنے والا پاس نہ ہو۔
ہرگز ایسی آزمائش نہ کرنی چاہیئے۔

یعنی مقناطیسی طاقت ہرگز عمل میں نہیں لانا چاہیئے جب
تک ایک تجربہ کار عامل پاس نہ ہو۔

کیونکہ خدانخواستہ اگر کسی قسم کا حرج یا نقصان واقع ہو تو وہ
مقناطیسی نیند والے کی خوش قسمتی کا باعث ہوگا اور جلد جو تدبیر
مناسب ہے اس کے لئے عمل میں لے آئے گا۔

۷۔ چونکہ ہم پیشتر اس سمپا تھائی کے درجہ میں مقناطیسی نیند
والے کی شرکت دلی اضطراب میں اپنے مسمرسٹ اور اسپر غالب تھی
وہ جواب نہ دے سکی تب وہ تمام اشخاص اور نیز اس مقناطیسی
نیند والے رشتہ دار بہت گھبرائے کیونکہ انھوں نے ایسی حالت
کبھی نہ دیکھی تھی اور ان کو اس بات کی خبر نہ تھی کہ یہ مقناطیسی نیند

ہے۔ جس کی خاص صفت یہ ہے کہ انسان بہرا ہو جاتا ہے اور اس بات سے تو بالکل ہی ناواقف تھے کہ یہ عکسی کسی قسم کے نقصان ہونے کے کئی فائدہ اس نیند میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پس جب کہ انھوں نے مقناطیسی نیند والے کو بلایا اور جواب نہ پایا تو اس کے عامل پر نہایت ہی غضبناک ہوکر یہی درخواست کی کہ فوراً اس آفت سے جو کہ اس لڑکے یا لڑکی پر ڈالی ہے آزاد کرے جس سے وہ بدنصیب قوت جاذبہ کا کرنے والا بہت گھبرایا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کرے۔ کیونکہ وہ خود جاہل مطلق اور اپنی تاثیر کو واپس لینا یا کوئی اور تدبیر کرنا بالکل نہیں جانتا اور نیز کچھ جانتا بھی تو اس کے رشتہ داروں کی حیرت نے اس کے حواس قائم نہ رہنے دیئے اس کو اور بھی ڈرا دیا اس وقت قوت جاذبہ کے کرنے والے کا گھبرانا مقناطیسی نیند والے کی بدقسمتی کا زیادہ تر ہی باعث ہوا جب اس مقناطیسی نیند والے کا رشتہ داروں نے اس کے عامل کو ترکیب کرتے نہ دیکھا تو دوڑ کر معمول کے ہاتھ پکڑ لئے اور زور سے آوازیں دے کر جگانا چاہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مقناطیسی نیند والا زیادہ تر خراب ہو گیا کیونکہ ایسی حالت میں کسی کو ہرگز اس کو چھونا نہ چاہیئے۔ یہاں تک کہ مقناطیسی نیند والا لاچار ہوکر خود اپنی زبان سے شکایت کرنے لگا اس درد کی تکلیف کی جو اس کو ان حرکات سے ہوا تھا جس سے اس غریب معمول کے رشتہ دار زیادہ تر گھبرائے اور رونا پیٹنا، شروع کیا اور اس بدبخت قوت جاذبہ کے کرنے والے کو لعنت ملامت

کرتے ہیں اس وقت بے شک ناتجربہ کار عامل اپنی جہالت پر پشیمان ہوا جوکہ اس کی طاقت کا عمدہ نتیجہ تھا۔ اب ہم اس درد ناک واردات کا زیادہ ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتے مگر اپنی بات پر ختم کرتے ہیں کہ اس حالت میں ڈاکٹر یا حکیم کو بلایا جانا مناسب سمجھا گیا جوکہ خود اس مقناطیسی طاقت سے ناواقف تھا اور جس کا آنا مفید ثابت نہ ہوا۔ سوائے اس کے کہ اس نے فرمایا کہ مسمریزم بڑی خوفناک چیز ہے بیشک یہ سچ ہے کہ مسمریزم ایک خوفناک یا خوف کا باعث ہے لیکن یاد رہے کہ اس کا مطالعہ کرنا اور اس کا تجربہ کرنا اور اس علم کے بھید کی واقفیت کرنا خوف کا باعث نہیں بلکہ اس کی جہالت خوف کا باعث ہے اور ان جاہل عاملوں کی واہیات آزمائش جو اس سے بالکل ناواقف ہیں بیشک خوفناک ہیں۔

یقیناً ان عاملوں کے ہاتھ سے جوکہ قوت جاذبہ کا پورا علم رکھتے ہیں جن کو اس کا تجربہ اچھی طرح ہے آج تک کوئی برا نتیجہ ظاہر نہیں ہوا کیونکہ آج تک کوئی ایسا حادثہ دیکھنے یا سننے میں نہیں آیا کہ یہ مقناطیسی طاقت باقاعدہ عمل میں لائی گئی ہو اور پھر کسی طرح کی تکلیف مقناطیسی نیند والے کی زبانی سنا کہ اس نے کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھائی بلکہ یہی ظاہر کیا کہ سو اٹھنے کے بعد اس نے اپنے تئیں پیشتر سے بہتر پایا۔

نیز زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے غرضکہ ہر حال میں اپنے تئیں پیشتر سے بہتر پاتا ہے اور بہت سی حالتوں میں اگر عام تندرستی

میں کچھ فرق بھی پایا جاتا ہے تو یقیناً قوتِ جاذبہ سے اثر کئے جانے سے بے شمار فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ قوتِ جاذبہ کبھی کسی کے نقصان کا باعث نہیں ہوا یعنی اس سے کبھی کسی کو ضرر نہیں پہنچا لیکن بے شک ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ جہاں تک ہم نے پڑھا اور جس قدر ہم کو اس کا تجربہ حاصل ہے مقناطیسی طاقت کی تاثیریں خاص کر کے اس نیند کی ہمیشہ مفید اور صحت بخش ظاہر ہوئی ہیں اور کبھی ایک بار بھی مقناطیسی نیند والے کو نقصان نہیں پہنچا۔ بلکہ اکثر فائدہ اٹھایا ہے نیز کسی بیمار کے واسطے یہ مقناطیسی طاقت علم میں لائی گئی ہے تو بیمار کو کسی قسم سے تکلیف نہیں بلکہ تندرستی کا باعث ہوئی ہے اگرچہ ہم کو اس قسم کا پورا تجربہ حاصل نہیں ہے۔

لیکن اتنا ہم بخوبی کہہ سکتے ہیں کہ جیسا کہ یہ نیند عام انسان کے آرام اور تندرستی کا بڑا باعث ہے۔

اسی طرح اس سے بڑھ کر یہ مقناطیسی نیند زیادہ تر صحت بخش اور مفید تصور کی جاتی ہے۔

غرضکہ اس مقناطیسی عمل یعنی قوتِ جاذبہ کا تماشا کے طور پر یا کھیل سمجھ کر کہا جانا ہماری عقل میں بالکل نامناسب ہے جیسا کہ ہم پیشتر بھی اس کے برخلاف اپنی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ اور پھر اس مقام پر دوبارہ لکھنا مناسب سمجھتے ہیں کہ اس عجیب طاقت اور ایسے عمدہ امر کو صرف خوش طبعی دل بہلانے اور حیرت کے واسطے کرنا سراسر نامناسب ہے بلکہ نہایت برا ہے ہم یہاں تک

کہنا مناسب ہے کہ اس طرح اس طاقت کو استعمال میں لانا ہماری لعنت اور ملامت کا باعث ہے اور ہماری طاقتوں کی بداستعمالی کا سب سے بُرا ہی طریقہ ہے یاد رہے کہ مسمریزم ایک تماشا نہیں ہے اور نہ اس کا کرنا ہی کوئی کھیل ہے۔ یہ ایک نہایت ہی سنجیدہ ہنر ہے بلکہ ہم یہاں تک کہیں گے کہ ایک پاکیزہ چیز ہے جس کا مطالعہ بھی عزت سے کرنا چاہیئے اور نہ ایسے کہ استعمال میں ہونی چاہیئے جو کہ اس کی کم قدری کریں اور اس کو مثل اور تماشوں کے کھیل سمجھیں جس کے ہو جانے سے ایک گھنٹہ بعد ہر شخص اس کو بھول جاتا ہے جو کہ نکتہ ان کی خوش طبعی اور ہنسی کے واسطے کیا گیا تھا۔

جو کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ سمپا تھائی کے درجے میں اگر قوت جاذبہ کے عمل میں کسی ناتجربہ کار عامل سے کیا جائے تو بعض وقت برے نتائج ظاہر ہوتے ہیں تو اس جگہ اس کا ایسی حرکت کرنا معمول کے حق میں بہت ہی برا ہے۔

کیونکہ ایسی حرکت کئی قسم کی تکلیف کا باعث ہے اور تمام برے نتائج کا خاص سبب جو اس قوت جاذبہ کے سبب سے ہوتی ہے۔ یہی ہے کہ لوگ مسمریزم کے علم اور تجربہ اور اس کی حقیقت سے ناواقف ہوتے، باوجودیکہ ان کو اس میں کچھ دخل نہیں ہوتا وہ نکتہ اپنی طبیعت کے بہلانے اور خوش طبعی کے باعث سے آزمانا چاہتے ہیں کہ یہ حقیقتاً مقناطیسی طاقت انسان میں ہے یا نہیں اور ان ترکیبوں کے بموجب جو انھوں نے

کبھی کسی قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کو دیکھا تھا عمل میں لاتے تھے حالانکہ وہ اس کی باریکی سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اگر اس کا یہ نتیجہ ہو تو کیا کیا جائے گا چونکہ وہ اس کے ظاہری طریقہ کو دیکھ چکے ہیں عمل میں لاتے ہیں اور نیز جس قدر ان کو امید تھی اس سے بڑھ کر اثر دیکھتے ہیں یعنی جو صفت کہ قوتِ جاذبہ کی ہے کہ مقناطیسی نیند آئے ظاہر ہوتی ہے۔

اب فرض کیجئے معمول ایک جوان لڑکا یا لڑکی ہے جس پر یہ مقناطیسی طاقت آزمائی گئی ہے اور مقناطیسی نیند جیسا کہ چاہیئے اس پر غالب آئی یہاں تک کہ بے ہوش ہونے کا عالم ظاہر ہوا اور اس حالت میں انھوں نے اس کو بلایا اور جگانا چاہا۔ لیکن چونکہ وہ مقناطیسی طاقت سے اثر کی گئی تھی اور بیہوشی دوسرے شخص سے جو اسی کے اس حالت میں شریک ہونا ثابت کر چکے ہیں اس واسطے اس جگہ دوبارہ اس کے ذکر کو نامناسب سمجھا کہ اکثر کر کے ایسی حالت میں کسی دوسرے شخص کو اپنے معمول کے شاملِ حال نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں تکلیف کا پہنچانا ممکن ہے اگر ہمیشہ ایسا واقع نہیں ہوتا لیکن ممکن ہے کہ مقناطیسی نیند والے کو یہ سب ان کے دلی اضطراب و رنج کے تکلیف پہنچے اس واسطے اس کی ممانعت مناسب سمجھی گئی ہے۔

۸۔ یہ وہ درجہ سمپاتھائی یعنی حالتِ ہمدردی کا ہے کہ

جس سے مقناطیسی نیند والا دوسروں کے لئے حال معلوم کرسکتا ہے خاص کر کے ان شخصوں کا جو مقناطیسی نیند والے کے شامل حال ہوتے ہیں چونکہ دوسرے کے دل کے خیال سے واقف ہونا دلی جوش یا اضطراب کے معلوم کرنے سے بالکل الگ بات ہے اس واسطے یہ ایک قسم کا کلیر وائنس کہلاتا ہے جس کو انگریزی میں سمپا کھائی تک کلیر وائنس کہتے ہیں۔ یہ ایک نہایت ہی عجیب اور دلچسپ ماجرا ہے۔ لیکن پیشتر اس کے کہ ہم اس کا مفصل حال بیان کریں اور آدمیوں کا جو کہ کلیر وائنس کی ہستی کے قائل نہیں ہیں ذکر مناسب ہے کہ وہ کیوں اس کلیر وائنس کے قائل نہیں ہیں۔ جس وقت وہ تھوٹ ریڈنگ (یہ وہی حالت ہے کہ مقناطیسی نیند والے کو کسی کے دل کے حال معلوم کرنے کی طاقت ہوتی ہے) کہ جس کی خاص صفت دوسرے کے دلی خیالات سے واقف ہونا ہے۔ تو کلیر وائنس کو جس کی صفت یہ ہے کہ دوسرے کے مقام کے حال سے مقناطیسی نیند والا واقف ہو کیوں نہیں مانتے؟ سوائے اس کے اس بات سے کچھ اور ثابت نہیں ہوتا کہ وہ تھوٹ ریڈنگ کو بہ نسبت کلیر وائنس کے کم عجیب طاقتور تصور کرتے ہیں یعنی وہ کسی دوسرے کے دل کا حال معلوم کرنا بہ نسبت کسی دوسرے مقام کا حال معلوم کرنے کے زیادہ آسان سمجھتے ہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں تھوٹ ریڈنگ جس کو اوپر کی طرف سمپا کھاٹک کلیر وائنس کے نام سے لکھا ہے زیادہ تر

عجیب اور سمجھ سے باہر بات معلوم ہوتی ہے۔ بہ نسبت کلیر وائنس کے درجہ میں ہم یہ خیال کر سکتے ہیں کہ کوئی عجیب یا فطرتی وسیلہ مثل روشنی یا آواز کے ہوگا جس سے مقناطیسی نیند والا دوسرے مقام کے حالات سے واقف ہو سکتا ہے۔ لیکن کسی دوسرے کے دل کے خیال سے واقف ہونا جو کہ اسی کے دل میں ہے اور حال کسی پر ظاہر نہیں ہوا۔ بیشک بہت ہی عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ سو یہ یاد رہے کہ ان دونوں کی بنیاد ایک ہے اوّل ہم تھوٹ ریڈنگ کا بیان کریں گے اور بعد ازاں صحیح کلیر وائنس کا بیان کیا جائے گا۔

تھوٹ ریڈنگ اپنے تئیں رنگ رنگ اور مختلف اقسام میں ظاہر کرتا ہے اس حالت میں مقناطیسی نیند والا اکثر کر کے اس شخص کے دلی خیالات کا مدعا بیان کر سکتا ہے جو کہ اس کا اس ہی حالت میں شریک ہو۔ یعنی یہ مقناطیس نیند والے کو یہاں تک معلوم ہو جاتا ہے کہ اس شخص کے یہ خیالات کسی امیر سے ہیں۔ غرض کہ اس کو اس کے خیالات کی جڑ معلوم ہو جاتی ہے۔ خواہ اس کے خیالات کسی غیر حاضر دوست کی بابت ہوں یا اپنے گھر یا مطالعہ کرنے یا کسی اور کی بابت ہوں یا اپنے گھر یا مطالعہ کرنے یا کسی اور کی بابت ہوں حقیقت میں اس کا بھید یہ ہے کہ یہ سب باتیں جو مقناطیسی نیند والے کو معلوم ہوتی ہیں وہ اس کے قوتِ جاذبہ کے کرنے والے کے دل میں گذرتی ہے اور چونکہ مقناطیسی نیند والا اپنے عامل کا ہر حال میں شریک ہوتا ہے۔ وہ ان کو معلوم کر کے

بہت ہی ہوشیاری اور درستی سے بیان کرتا ہے جو کہ زیادہ تر ہماری حیرت کا باعث ہوتا ہے یہ بھی یاد رہے کہ مقناطیسی نیند والا اس سے بھی بڑے درجہ تک کی مختلف باتیں بیان کر سکتا ہے۔

وہ صرف حال ہی کی باتیں بیان نہیں کرتا بلکہ اس شخص کے جو اس حال میں اس کا شریک ہو۔ گزشتہ حالات بھی بیان کر سکتا ہے کہ وہ اس کی یادداشت کا شریک ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں وہ صرف ایسے ماجرے بیان کر سکتا ہے جو کہ صرف اس کے قوت جاذبہ کے کرنے والے کو یاد ہوں۔

یعنی عامل کو صرف اتنا ہی یاد ہو کہ فلاں وقت اس قسم کا کوئی ماجرا گذرا تھا جس کو مقناطیسی نیند والا مفصل طور سے بیان کر دیتا ہے۔ اب ہم کو ایسی بات پر اور بھی زیادہ زور دینا چاہیئے۔ کیونکہ مقناطیسی نیند والا اس سے بھی بڑھ کر کچھ اور بیان کر سکتا ہے وہ یہ کہ ایک امر کو جو کبھی واقع ہوا تھا قوت جاذبہ کے کرنے والے کو بالکل یاد نہیں تھا یعنی بھول گیا ہے تو مقناطیسی نیند والا نیز اس کا بھی مفصل بیان کر سکتا ہے۔

چنانچہ کئی بار ایسا واقعہ ہوا ہے کہ عامل اور مقناطیسی نیند والے کے درمیان ایک امر ہونے میں بے حد چند ہوئی اور دیر تک بحث رہی تا وقتیکہ زیادہ تر اس امر کی تصدیق ہوئی اور ظاہر ہوا کہ یہ مقناطیسی نیند والا زبردستی پر تھا اور میں خود اس امر کو بالکل صحیح بھول گیا تھا جن کا صحیح ہونا اب مجھ پر ثابت ہو گیا۔ ہر بات سب پر ظاہر ہے کہ ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ انسان ایک بات کو جو

حقیقت میں صحیح ہو بالکل بھول جاتا ہے تاوقتیکہ اس بات کی تصدیق ہو اور پھر وہ بات سوچنے کے بعد یاد آجاتی ہے چنانچہ ایسا کئی بار واقع ہو چکا ہے کہ مقناطیسی نیند والے کے اظہار ہی درست پائے گئے۔ اب ہم آگے اس کا مفصل حال بیان کریں گے۔

یہاں تک کہ ہم یہ بات ثابت کر چکے کہ مقناطیسی نیند والا ہمارے گذشتہ خیالات کے ساتھ ایسی ہمدردی کرتا ہے کہ وہ تمام امورات کو جن کو ہم بھول گئے ہیں معلوم کر لیتا ہے لیکن یہ خاص کر سمپاتھائی کے ساتھ تمام کلیر وائینس ان کو منسوب کرتے ہیں ان کو قبول کرنا ہی چاہیئے یعنی کلیر وائینس ہنسی کے قائل نہیں ہیں لیکن اگر ہم صحیح کلیر وائینس کے درجہ کے قائل نہیں اور اسکی طاقت کو قبول کرتے ہیں۔ تو بہت حالتوں میں سمپاتھیٹک کلیر وائینس اور ڈائرکٹ کلر وائینس میں پہچان کرنا بہت مشکل ہے۔ یعنی یہ ہے یا ہمدردی کی پہچان کرنے کی یہ ہوتی ہے کہ مقناطیسی نیند والا صحیح کلیر وائینس کی صحیح حالت میں ہے یا یہ کہ کلیر وائینس میں ہے جو سمپاتھائی سے تعلق رکھتا ہے۔ مثلاً مقناطیسی نیند والے سے اس کے عامل نے سوال کیا فلاں کمرے کے حدود اربعہ اور جو چیزیں اس میں ہیں پوری پوری بیان کرو۔ چنانچہ مقناطیسی نیند والے نے یوں بیان کرنا شروع کیا کہ اس کمرے کی شکل یہ ہے اور اس قدر دروازے ہیں اور اتنی کھڑکیاں اس کمرے میں ہیں اور رفتہ رفتہ بیان کیا۔ یہاں تک کہ جو چیزیں اس کمرے میں رکھیں تھیں پوری پوری بیان کیں جو وہ بیان کرتا گیا وہ مالک مکان سوچتا گیا کہ آیا اس کے اظہار ٹھیک

ہیں یا نہیں؛

اور وہ چیزیں جو اس نے بیان کی ہیں اس کے بیان کے مطابق ٹھیک مقام پر ہیں یا نہیں کیونکہ مالک مکان کو خوب یاد تھا کہ فلاں چیز فلاں جگہ پر رکھی ہوئی تھی جس وقت اس نے مکان چھوڑا تھا چنانچہ اس کے اظہار کے مطابق مالک مکان نے اشیاء کو اپنی جگہ پر ٹھیک رکھا ہوا پایا۔ اور ہرگز اس کے صحیح بیان سے انکار نہیں کیا۔ لیکن جس وقت مقناطیسی نیند والے نے اور چیزوں کے بیان کرنے کے بعد دیکھا کہ کچھ چیزیں اوپر لٹکی ہوئی تھیں تو ایک قسم کا تنازعہ مابین عامل اور مقناطیسی ان اشیاء کو بیان کرنا شروع کیا جو کہ اس کمرے میں مختلف مقام پر مقناطیسی نیند والے کے واقع ہوا چنانچہ مقناطیسی نیند والے نے بیان کیا کہ فلاں تصویر خواہ کسی گھوڑے یا آدمی یا کسی اور شے کی ہو فلاں مقام پر لٹکی ہوئی ہے جس سے اس کے معمول نے صاف انکار کیا کہ فلاں تصویر ہرگز اس مقام پر نہیں ہے کیونکہ اس کو بخوبی یاد تھا کہ اس جگہ پر وہ تصویر نہیں تھی۔ جس وقت اس نے مکان چھوڑا تھا۔

لیکن چونکہ مقناطیسی نیند والا درستی پر تھا کیونکہ وہ خود اس وقت خود بھول گیا تھا کہ تصویر کچھ وقت کے لئے اس مقام پر جہاں مقناطیسی نیند والے نے بیان کیا تھا لٹکی ہوئی تھی اور بعد ازاں کسی اور شخص نے یا اس نے خود اس تصویر کو وہاں سے اتار کر دوسری جگہ پر جہاں اب لٹکی ہوئی تھی جب وہ مکان چھوڑ

کالا جادو عرف کالا علم
کر گیا تھا لٹکا دی تھی۔

لیکن اس وقت وہ خود بھول گیا تھا اور اس وقت جب اس کو یہ بات یاد آئی تو مقناطیسی نیند والے کی بات کا سچ یا جھوٹ ثابت ہو گیا۔ چنانچہ اس بات سے پورا پورا ثابت ہو گیا کہ مقناطیسی نیند والا گزشتہ حالات کو کس خوبی سے معلوم کر سکتا ہے لیکن ہمارا اصل منشا اس بیان سے یہ تھا کہ سمپاتھائی ٹک کلیر وائینس اور ڈائرکٹ کلیر وائینس کی پہچان کرنا بہت ہی مشکل ہے چنانچہ اس بیان سے ناظرین پر ثابت ہو گیا ہو گا کہ اس میں دونوں حالتوں کا ہونا ثابت ہے یعنی جس درجہ میں ہم اس کو چاہیں شامل کر سکتے ہیں۔ سمپاتھیٹک کلیر وائینس میں اس طریقہ سے کہ مقناطیسی نیند والا اس کا شامل یا شریک ہو گا جو کہ کمرے کے بھید سے واقف تھا۔ اور اس نے ہمدردی کی طاقت سے ہر ایک چیز کا مفصل حال بیان کیا۔

ڈائرکٹ کلیر وائینس میں جو کہ یہ کلیر وائینس کی خاص صفت ہے کہ دوسری جگہ یا مقام کا حال معلوم کرے لیکن ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ ایسے واقعات بارہا دیکھنے میں آتے ہیں اور ہم کو پورا پورا تجربہ حاصل ہو چکا ہے۔

اب ہم علاوہ اس بیان کے ایک اور خاص صفت تھوٹ ریڈنگ کی بیان کرتے ہیں۔ یعنی اس درجہ کی جس سے انسان اس حالت میں دوسرے کے دل کے خیال سے واقف ہو جاتا ہے ایک اور خاص صفت یہ ہے کہ مقناطیسی نیند والا ایک پارسل یا بند صندوق کے بھید سے واقف ہو سکتا ہے یعنی اگر ایک

بند پارسل مقناطیسی نیند والے کے آگے رکھا جائے اور اس سے سوال کیا جائے کہ اس پارسل میں کیا کیا چیزیں ہیں تو وہ ان کو مفصل بیان کر سکتا ہے لیکن اس کی بڑی شرط یہ ہے کہ وہ شخص جو معمول سے میل رکھتا ہے یعنی اس کا شریک اس حالت میں ہے اس پارسل یا صندوق کی چیزوں سے واقف ہو کیونکہ اس کی واقفیت رکھنی گویا ایسی ہے کہ مقناطیسی نیند والا خود واقف ہے کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں اور جو بات ایک کو معلوم ہے اس کو دوسرا بھی ویسے ہی معلوم کر لیتا ہے۔

لیکن اس کا ذکر کرنا بھی یہاں ضروریات سے ہے کہ بعض حالتوں میں اس میل والے کا ہونا بھی کچھ ضروری نہیں ہے کیونکہ مقناطیسی نیند والا بغیر کسی کے ساتھ شریک ہونے کے ان سب اشیاء کو معلوم کر سکتا ہے اور نیز ان کے مفصل بیان کر سکتا ہے۔

اسی طرح یہ بھی یاد رہے گا کہ اگر مقناطیسی نیند والا پورے طور پر اس حالت میں ہو گا یعنی تھوٹ ریڈنگ کے درجہ میں ہو گا تو وہ بے شک ایک بند خط یا چٹھی کے بھی مفصل بیان کر سکتا ہے۔

روٹین

جہاں تک ہو سکے خوب مشق کرنے سے پہلے ہر کسی پر عمل کرنا تو کجا یہ بھی ظاہر نہ کرنا چاہیئے کہ آج تک ہم اس شغل میں رہتے ہیں جب تمام کمزوریاں دور ہو کر جسم مثل آبگینہ بالکل صاف ہو جائے یا اچھی طرح نگاہ پختہ ہو چکے۔ مقناطیسی کی آمد و رفت محسوس ہونے لگے اور قطعی اطمینان ہو جائے کہ اب مقناطیسی حیوانی اور ارادہ قابو میں آ گیا اس وقت کسی کو معمول بنانے کی طرف متوجہ ہوں اور مندرجہ ذیل اصولوں کے مطابق یہ جانچنے کے بعد نہایت استقلال سے اثر ڈالیں۔

شناخت معمول

اس عمل میں پہلے معمول کی شناخت ضروری ہے اچھے معمول میاں بیوی، کوئی عزیز رفیق، اولاد، نازک اندام، ملایم جلد والا، فرمانبردار رحم دل، رفیق القلب، بھولا بھالا، پاک طینت، بھورا، خوش گلو، شریں سخن، کم سخن، کم سن، نرم بالوں کا، نیک مزاج، ذکی الحس وغیرہ ہوتے ہیں۔

احتیاطیں

دشمن، بداعتقاد، کریہہ المنظر، اختلاج قلب کے مریض، حاملہ عورت نشہ باز، بے تکے، بدطینت، ڈرپوک، مجرم، قاتل، جلد باز اور مسخرے وغیرہ ہرگز ہاتھ نہ ڈالیں بلکہ سخت پرہیز کریں۔

گیارہ بارہ بجے دن کے درمیان ناپاک مقام، حالتِ غسل پریشان خیالی اپنی علالت یا نسے کی حالت میں عمل قطعی ممنوع ہے۔ عامل ومعمول کی روحوں میں ہیجان اور انتشار پیدا ہونے اور روحوں کے غلبہ کا اندیشہ ہے۔

عمل کے وقت عامل ومعمول ایک دم ڈٹا ڈٹ پیٹ بھر ے نہ ہوں اور بھوکے بھی نہ ہوں خالی معدہ عمل کرنے سے عامل کی قوتیں لوٹتی ہیں۔ اور بھوکا معمول مردے کی طرح بکھر جانے کے سوائے بلند پروازی نہیں کرسکتا۔ اس پر زیادہ زور ڈالا جائے تو روح تحلیل ہوکر ہلاکت تک نوبت پہنچتی ہے۔ پیٹ بھرے معمول کی صحت کا ستیاناس ہوجاتا ہے اور فتوحات کی کوئی اور

خاص ہے۔

بالفرض کسی صاحب پر عمل کریں اور وہ صاحب معمول ہو کر خواب مقناطیسی میں چلے جائیں پھر انہیں کسی دور دراز مقام کی سیر کو بھیجا جائے وہاں کے حالات بیان کرتے کرتے اگر ان کو جمائی ہرگز نہیں آنی چاہیئے وہ آپ کو دھوکہ دینے کو بن رہے ہیں۔ تو فوراً ان کا ہاتھ پکڑ کر اٹھا دیں اس حالت میں جمائی آجائے تو بعد میں تمسخر اڑائیں گے اور آپ کو شرمندہ ہونا پڑے گا۔

مذکورہ بالا اصولوں میں سے اکثر مبتلایوں کے لئے ہیں۔

اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ کر عامل کو وہ کمال ہو جاتا ہے کہ اس کے حکم اور ارادہ معمول خود بخود چلنے لگتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ حکم دے کر دوسری طرف متوجہ ہو جائے جب بھی اس کا زبردست و بے پناہ مقناطیسی حکم ثانی تک معمول تعمیل پر مجبور کر دیتا ہے یعنی وہ دوسرے کام میں مشغول ہو پھر بھی مقناطیس معمول کو بدستور متاثر رکھے گا۔

اس کی مثال یوں ہے کہ پہلے پہل تو باجہ سیکھنے میں جو دقت ہوتی ہے حاوی ہو جانے پر نہ ہونی چاہیئے۔ کسی طرف رجوع ہو انگلیاں خود بخود تیزی سے سروں کے مقررہ سحر کاری پر رہتی ہیں کیا مجال جو ادھر سے ادھر ہو جائیں۔ اس کے اور اپنے ہاتھ دونوں اوپر اٹھا کر گہری توجہ سے لمبے جھالے دینا شروع کئے جھالے دیتے وقت ہاتھوں کو لہراتے جائیں۔ بہت جلد ان پر عجیب کیفیت طاری ہونے لگے گی۔ پھر جن

باتوں پر زیادہ اثر ہو الگ کر لیجئے ان میں سے بھی چھانٹ کر جو ذکی الحس معلوم ہو اس پر تنہائی میں عمل کیجئے یقین ہے کہ پہلی نشست میں خاطر خواہ کامیابی ہو گی۔

دوسری آزمائش

اصول کے مطابق جانچ کر ہر سن و سال کے مرد عورت بچے جوان شمار میں طاق پانچ سات نو گیارہ کسی میزان کے گرد اگرد میں کرسیاں ڈال کر چپ چاپ بٹھا دیجئے۔ پھر ایک کانچ کے پیالے کا پیندا باہر سے سیاہ کر کے پانی سے بھر دیجئے اور میز کے بیچ میں رکھیئے پھر انہیں حکم دیجئے کہ خیال سے پیالے کے سیاہ حصہ پر نظر قائم کر کے بالکل محو ہو جائیں اس طرف مشغول ہو کر آپ دبے دبے پاؤں آہستہ آہستہ میز کے گرد ٹہل ٹہل کر اس ارادے سے لمبے جھالے دینا شروع کر دیجئے کہ یہ لوگ متاثر ہوں جب خیال جم جائے گا آپ کی انگلیوں اور آنکھوں کا مقناطیس سنسناتا ہوا اور ان میں جذب ہونے لگے گا اور ان کی حالت متغیر ہونے لگیں گی۔ چند منٹ ٹھہر کر ایک ایک سے دریافت کیجئے کیوں کیا ہوا؟ کوئی کہے گا بدن لرزتا ہے کسی کو چکر آنے لگیں گے کوئی

ادنگھ رہا ہو گا کسی کی آنکھیں کچھ کی کچھ ہو جائیں گی بس جس پر گہرا اثر
ہو اسے الگ بٹھا دیجئے باقی ماندہ کے جسم کا مقناطیس اپنے
چھالوں ہاتھوں کے مس اور پھونکوں کے ذریعہ سے خارج کر کے
پھر اثر والے کو تنہائی میں معمول بنائیے۔

نکاتِ عمل

خود مشق کرنے یا کسی کو معمول بنانے کے لئے اصولاً صبح تیسرا
پہر اور شور وشغف بند ہو جانے کے بعد رات کا وقت مناسب
اوقات ہے۔

بھرے پیٹ پر تو کبھی عمل کرنا ہی نہیں چاہیئے۔ البتہ بھوک
میں اگر سخت ضرورت پیش آئے تو عامل و معمول میں سے جو بھوکا
ہو تھوڑی مقدار میں کوئی مفرح پھل دودھ یا لسی استعمال کرے
تاکہ کچھ تسکین ہو جائے پھر چند منٹ پیٹ پر ہاتھ پھیر کر ٹہلنے
کے بعد دل جمعی سے عمل شروع کرے۔

مسخروں شرارت کرنے والوں یا ایسے لوگوں کے سامنے
جن سے معمول مرعوب ہو شرمائے عمل نہ کرنا چاہیئے۔

عمل کرتے وقت کسی طرح کے برے خیالات غم و غصہ
وغیرہ دل میں نہ آنے دیں معمول پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے معمول

پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ معمول بنانے کے لئے دیدے پھاڑ پھاڑ کر نہ دیکھیں۔ اس سے اپنے دماغ پر ناحق کا زور ڈالنے کے سوائے کچھ فائدہ نہیں ہوتا زیادہ تر ساری قوت اپنے ہی اندر رامڈ کر رہ جاتی ہے۔ اچھے نتیجے کی کوئی امید نہیں ہے۔

کیونکہ مختلف خیالات کے اثر سے ہر شخص کا مقناطیس جدا جدا رنگ کا ہوتا ہے لہٰذا بغیر اجازت دیئے کسی شخص کو معمول سے نہ چھونے دیں بلکہ کسی کا کپڑا یا اس سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز تک معمول کے جسم سے نہ لگ پائے ورنہ معمول کی روح کو سخت ہیجان ہوگا۔ اس وجہ سے کہ حالات عمل میں معمول بالکل لطیف ہوجاتا ہے اس وقت ذرا سے احتیاطی بھی اس کی یک رنگی میں خلل ڈال دیتی ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص معمول کو چھونا یا اس سے بات کرنا چاہے تو اس سے اپنا ہاتھ چھوا کر حکم دے کہ چھونے کی اجازت ہے۔ بس اس کے بعد اگر کوئی چھوئے تو یا معمول سے بات کرے گا تو کوئی خراب اثر نہ پڑے گا۔

بوقتِ عمل معمول کی طرف سے ذرا بھی دھیان ہٹنے نہ پائے کیونکہ بعض ذکی الحس معمول چند سکنڈ میں متاثر ہو کر گر پڑتا ہے اگر آپ کی نظر ادھر ادھر ہوئی تو ممکن ہے کہ وہ آپ کے اوپر آپڑے اچھا اور اگر ایسا کبھی ہو بھی جائے تو بالکل نہ گھبرایئے نہ کچھ تعجب کیجئے کیونکہ یہ ایک معمولی سی بات ہے۔ اثر ہو جانے کے بعد دو معمولوں کو آپس میں چھونے نہ دیں۔ بالفرض ایک ہی جگہ دونوں کو لٹانا ہو تو احتیاط رکھیں کہ کہیں ان کا لباس ایک

دوسرے سے مس نہ ہو جائے اس امر کا ہمیشہ لحاظ رکھیں۔

یوں تو ہر حال میں معمول کا پاک صاف ہونا ضروری ہے۔ تاہم اگر موسم گرما ہو تو اور مناسب سمجھیں تو عمل سے پہلے ایک بار اور غسل کر لیں۔ اس سے طبیعت کی لطافت دوبالا ہو جائیگی

حالتِ نیم خوابی میں عامل خود بھی معمول کو زور سے نہ چھوئے اور نہ جھنجھوڑے اور نہ دھیان اچٹ جانے کے سبب سے اثر زائل ہو جائے گا۔

جب تک معمول پوری طرح متاثر نہ ہو جائے آس پاس کی آوازیں سن سکتا ہے۔ خوشبو بدبو سردی گرمی محسوس کرتا ہے ڈکارے سکتا ہے چھینک سکتا ہے اور کھجا سکتا ہے۔ بلکہ ہل جل بھی سکتا ہے البتہ حواس معطل ہو جانے کے سبب سے تاب گوئی قائم نہیں رہتی اس وقت یکایک کوئی سخت دھماکہ ہو، زور سے کھجلی اٹھے، کوئی چھوئے ڈکار آجائے یا اسی طرح خیال بنانے والا کوئی واقعہ پیش آئے تو یک بیک اس کی نیند اچٹ جاتی ہے اگر مذکورہ بالا علامات میں سے کوئی ظاہری سبب نہ جانے پائے کی امید نہیں۔

بداعتقاد لوگوں کی موجودگی تیز ہوا آندھی، بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج، سخت گرمی، کڑاکے کی سردی اور ہلتی ہوئی جگہ میں عمل کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ کم سے کم مبتلا یوں کو ضرور یہ احتیاط چاہیئے۔

معمول کے منہ پر آفتاب تیز روشنی چارپائی میں کھٹمل آس پاس شور وغل کپڑوں میں جوئیں موجبِ نقصان ہیں۔

حاملہ عورت کو معمول نہ بنائیں کیونکہ پیٹ کے بچہ کو صدمہ پہنچے گا۔
اختلاجِ قلب والے کو خواب مقناطیس میں پہنچانا سخت خطرناک ہے۔
خدانخواستہ دل کی دھڑکنیں بند ہوگئیں تو مسمریزم کا تماشہ کرتے کرتے
اپنا ہی تماشہ ہو جائے گا۔

پہلی جانچ

مذکورہ بالا شناختوں کے علاوہ پانچ چھ سال سے لے کر دس گیارہ سال تک عمر کے چند بچے ہلال نما قطار میں کھڑے کیجئے اپنا منہ شمال کی طرف رکھئے سب کو حکم دیجئے کہ نیم باز آنکھیں کئے چپ چاپ کھڑے رہیں اور غور کریں کہ اب کیا ہوتا ہے۔ اگر کسی پر کوئی اثر پڑے تو روکنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ جیسا کہ ہو ہونے دیں۔ جو کوئی روکے گا یاد رکھے سخت نقصان ہوگا۔

معمولوں کے مدارج

جس وقت توجہ ڈالی جائے تو طرح طرح کی طبیعتیں ہونے کے سبب سے مختلف معمولوں پر مختلف کیفیتیں طاری ہوتی ہیں کسی کا سر جکیراتا ہے کسی کو لرزہ کسی کو سر درد کسی کو گدگدی اور کسی کو گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ بعض کی آنکھیں نہیں کھلتیں کوئی کھڑے سے گر پڑتا ہے کسی کو ایکدم نیند آجاتی ہے اور کوئی جھومنے لگتا ہے۔

اس حالت میں معمولوں کے سات مدارج ہیں جن تک درجہ بدرجہ ارسال ہوتی ہے۔

حالتِ بیداری، ایک خواب محض دو، خواب عمیق، خواب بیداری چار، اندرون بینی پانچ، بیرون بینی چھ، اور مراقبہ یا سمادھی سات۔

حالتِ بیداری

توجہ کے اثر سے معمول کے منتشر خیالات ایک مرکز پر آکر آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں گو ابھی ہوش وحواس میں کچھ ایسا فرق نہیں آتا تاہم جسم بھاری ہو جاتا ہے۔

خواب محض:۔ خواب اور بیداری کے درمیان کی

حالت جیسے خواب محض یا نیم بیداری کہتے ہیں اس میں بسا اوقات معمول کی آنکھوں کو دیکھئے بند ہو جاتی ہیں۔ بعض مردوں کی طرح بے سکت ہو کر گرتا ہے۔ کسی کے بدن میں لوہے کی سی سختی آجاتی ہے کوئی گہری نیند سونے والوں کی طرح لمبی لمبی سانسیں یا زور زور سے خراٹے لینے لگتا ہے اگر ایک دم معمول کو چھوڑ دیا جائے یا عامل زور سے پھونک مارے یا کوئی شخص اسے چھوئے تو بعض معمول بے چین ہو جاتے ہیں اور کوئی ہوش میں آتا ہوا بھی پایا گیا ہے۔

خواب عمیق

خواب محض طاری ہوتے ہی سارے گھبراہٹ یا سیخی کے معمول سے سوال جواب شروع نہیں کر دینے چاہئیں۔ اسطرح نہ صرف عمل میں ہی خرابی واقع ہوتی ہے بلکہ اکثر معمول کا مزاج بگڑ جاتا ہے۔ پھر وہ خاص احتیاطوں اور چند مرتبہ کی محنت کے بغیر صحیح راستہ پر نہیں آتا۔

عامل کو چاہیئے کہ اس حالت میں پہنچنے کے بعد معمول کے سینے تک جھالے یا اپنے سیدھے ہاتھ میں اس کا سیدھا ہاتھ اور دل یا سینے پر الٹا ہاتھ رکھ کر اطمینان سے آہستہ آہستہ اس مقناطیس کو پہچاننے کی کوشش کرے تاکہ گہری نیند میں شبہ نہ رہے۔ اس کے بعد معمول کو تن بدن کی سدھ نہ رہے گی جیسے کسی کو کلورو فارم

دے دیا جائے۔ بے کھٹکے عملِ جراحی کیجئے معمول کو خبر بھی نہ ہو گی کیا ہو رہا ہے۔ بلکہ کلوروفارم دیئے جانے والے کو تو بعد میں زخم کی تکلیف بھی ہوتی ہے اس حالت میں عامل توجہ ڈال کر حکم دے کہ ہوش میں آنے کے بعد تمہیں درد نہ ہو گا تو واقعتاً ہی معمول کو زخم کا درد محسوس نہیں ہوتا۔

اس حالت میں عامل کو معمول پر بڑا اختیار حاصل ہوتا ہے اس کا ارادہ اور جملہ حواس عامل کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ اب آپ ذرا یوں ہی کہہ دیجئے کہ افواہ کس قدر بدبو آرہی ہے۔ تو معمول بھی فوراً تائید پر زور کرے گا کہ جی ہاں دم گھٹنے لگا سخت بدبو ہے۔

خوابِ عمیق میں معمول صرف عامل کی آواز سن سکتا ہے یا اگر عامل کسی کو اجازت دے کر اس سے تعلق کرا دے تو اس کی باتوں کا جواب بھی دے سکتا ہے۔ گہری نیند میں ہونے کے سبب سے وہ بات یا کوئی کام نہیں کرنا چاہتا۔ تاہم عامل کے ارادے کا پابند ہونے کی وجہ سے اس کے ہر خیال پر مجبور سا ہوتا ہے۔

خواب بیداری

جب معمول عمیق خواب کی گہرائی میں خوب ڈوب کر مزید ضعیف ہو جائے تو اسے ویسی بیداری حاصل ہو جاتی ہے جیسی عام سونے والوں کو عالم خواب میں اس مجسمے سے دور ہو جانے کے باعث وہ خواب دیکھنے والوں کی طرح آس پاس کی آوازیں نہیں سنتا بلکہ عامل کے زیر اثر اس پر یہ حالت طاری ہوتی ہے۔ اس دوران وہ عامل یا اس شخص کی آواز جس سے اس کا تعلق کرا دیا جائے سن سکتا ہے۔

خواب بیداری میں حد درجہ مقناطیسی روحانی ہم آہنگی ہونے کے سبب سے اسے عامل کے ارادہ کا مجسمہ اسی طرح نظر آتا ہے جس طرح خود عامل کو اس وقت معمول عام طور پر عامل کو حکم نہیں کر سکتا۔ بعض عاملوں کا یہ بھی قول ہے کہ خواب بیداری میں معمول کی آنکھیں اکثر کھلی رہتی ہیں۔ لیکن میرے تجربہ میں ان کا مقولہ اس درجہ صحیح نہیں نہ جانے یہ لوگ کیوں بعض باتیں نقل در نقل کر کے مبتلا ہوں کو شبہ میں ڈال دیتے ہیں۔

اندرون بینی

خواب بیداری سے نکل کر معمول کو اپنا جسم آئینہ کی طرح شفاف

یا اس طرح نظر آتا ہے جیسے کوئی اونچی جگہ سے نیچے کے مکان پر نگاہ ڈالے تو ایک ایک کنکری دکھائی دیتی ہے وہ اپنے بدن کی رگ و ریشوں کا خوب مطالعہ کر سکتا ہے اگر اس سے اس کی مرضی کی نسبت دریافت کیا جائے تو تجربہ کار معالج سے اچھی تشخیص بلکہ علاج بھی بتا دے گا۔ جو اکثر بے خطا ثابت ہو گا۔

بیرون بینی

بیرون بینی کو روشن ضمیری بھی کہہ سکتے ہیں جیسے کوئی دوربین لگا کر فاصلہ کی چیزیں صاف دیکھ لیتا ہے یا انسان کو کسی مقام چیز اور دوست وغیرہ کا خیال آنے سے وہ اشیاء خیالی طور پر نظر آتی ہے کسی کو محسوس ہوتی ہے اسی طرح بیرون بین بھی معمول جس چیز کا عامل حکم دے خواہ وہ کتنی ہی دور ہو اسے دیکھ سکتا ہے اور یہی نہیں ہزاروں میل یا کوس کی موجودہ چیزیں ہی اسے نظر آتی ہوں بلکہ ان روحوں سے بھی ملاقات کرا سکتا ہے جو برسوں پہلے عالم ارواح کو منتقل ہو چکی ہیں یوں بالعموم معمول وہی چیز دیکھتا ہے جس کا عامل حکم دے تاہم بعض وقت از خود بھی کوئی روح اسے نظر آجاتی ہے یا بغیر ہی دریافت کئے اپنی طرف سے اکثر معمول کچھ راز کی باتیں معلوم کر کے بتا دیتے ہیں۔

مراقبہ یا سمادھی

یہ روحانیت کا انتہائی درجہ ہے اسے حاصل کرنے کے لئے یوگی برسوں ریاض کرتے ہیں جو معمول اس مقام تک پہنچ جائے عامل کا محتاج نہیں رہتا خود ایسے ایسے حیرت انگیز کرشمے کر سکتا ہے کہ بیان سے باہر ہیں۔ روحوں کی تصویریں اتارنا بیماروں کو شفا دینا، غیر زبانوں میں گفتگو کرنا، قالب سے روح نکالنا مشکل سے مشکل راز کی تہہ کو پہنچنا اور زمین آسمان کے حالات معلوم کرنا اس کے لئے کچھ دشوار نہیں۔

جو عامل مراقبہ تک رسائی حاصل کرے کامل ہو جاتا ہے حسب ارادہ انسان کو حیوان کو ایک نظر میں اور ایک آواز میں جیسا چاہے کر دے وہ عامل پھر عام انسان نہیں رہتا اس کے اختیار میں بڑی بڑی قوتیں ہوتی ہیں جہاں کسی کا وہم نہ جا سکے وہاں کے بھید اس پر ایسے آئینہ ہو جاتے ہیں گویا سامنے دیکھ رہا ہے

معمول بنانے کے طریقے

(ایک مشہور میسمرسٹ کے قلم سے)

کیونکہ کسی کو معمول بنانا بڑا اہم کام ہے اس واسطے عامل

کو چاہئے کہ تمام اصول اچھی طرح ذہن نشین کرے اور تمام نکتے خوب سمجھنے کے بعد اس طرف رجوع ہو۔ تاکہ دقتوں سے محفوظ رہے۔

مقناطیسی پانی

دوسرے کو معمول بنانے سے پہلے احتیاطاً مقناطیسی پانی تیار کر لینا چاہیئے کیونکہ اس امر کی اکثر ضرورت پڑ جاتی ہے مقناطیسی پانی تیار کرنے کے چند قاعدے ہیں۔

۱۔ کسی کانچ کے پیالے میں بھر کر میز پر رکھے اور دونوں ہاتھ اس سے لگا کر اس میں غور سے دیکھے یہاں تک کہ اس میں رنگ جھلکنے لگے۔

۲۔ ایک کانچ کا پونا گلاس پانی سے پُر کر کے الٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھیں اور سیدھے ہاتھ سے بغیر گلاس چھوئے آہستہ آہستہ جھالے دیں جب سمجھ لیں کہ اچھی طرح مقناطیسی جذب ہو چکا ہے تو پانی تیار ہو گا۔

۳۔ پانی کانچ کے پیالے میں بھر کر میز پر رکھیں ادھر ہاتھ سے جھالے دیں اور ادھر سے پیالہ غور سے دیکھتے رہیں ہاتھ اور آنکھوں کے مقناطیس سے پانی میں ابر سے تیرتے ہوئے نظر آنے لگیں گے اور پانی مقناطیسی اثر میں رنگ جائے گا۔

اس طرح اور بھی بہت سی ترکیبیں ہیں جن سے مقناطیس پانی تیار کیا جاتا ہے یہ پانی تیار کر کے اپنے ہاتھ سے ڈھانک کر

ایسی جگہ رکھ دیں جہاں کی پرچھائی نہ پڑے اور نہ بغیر اجازت اسے کوئی ہاتھ لگائے ورنہ اثر جاتا رہے گا۔

ہر حالت میں اپنی قوت پر بھروسہ ہونا ضروری ہے۔ جب تک اعلیٰ مشق نہ ہو جائے معمول نہ بنائیں۔ اگر معمول پر کسی سبب پہلی مرتبہ کا اثر نہ ہو ہرگز دل شکستہ نہ ہوں وقت اور مقام بدل کر توجہ ڈالیں۔ اگر کامیابی نہ ملے تو معمول، وقت، اور جگہ تینوں بدل دیں اور ہمت نہ ہاریں۔

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

ضرور بالضرور کامیاب ہوں گے۔

توجہ کا اثر

جس وقت عامل کے ہاتھ ڈالنے لگتا ہے تو معمولوں کی حالت بدلنے لگتی ہے کسی کا سر بھاری ہوتا ہے کسی کی آنکھیں جلد جلد جھپکتی ہیں کوئی لرزتا ہے، کسی کو چکر آتے ہیں بعض کا جی گھبراتا ہے اس وقت اگر ابتدائی اثر سے کسی کو معمول کو کہیں درد محسوس ہو تو عامل کو پرواہ نہیں کرنا چاہیئے۔ عامل کی توجہ بیماری پیدا نہیں کرتی ہاں یہ ممکن ہے کہ معمول کے کسی مقام پر کوئی فاسد اثر پیدا

نہیں کرتی ہاں یہ ممکن ہے کہ معمول مقناطیسی رو تیز ہو جانے کی وجہ سے جگہ چھوڑ دے جس کے اثر سے تھوڑی دیر کے لئے کچھ درد سا محسوس ہو لیکن وہ درد بالکل عارضی ہوگا۔

مقناطیس کے اثر سے متاثر ہو کر معمول کی عجیب عجیب حالتیں ہوتی ہیں۔ ان پر عامل کو تعجب یا خوف کا اظہار نہ ہونے دے ورنہ معمول کو جو بے چارہ اس وقت عامل کے سہارے ہوتا ہے خراب اثر پڑے گا۔

اگر کسی معمول پر اثر ڈالنے میں ذرا دقت ہو تو ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے تھوڑا سا مقناطیسی پانی پلا کر اثر ڈالیں اس طرح ادھر تو پانی جسم کے اندر اثر کرے گا۔ ادھر توجہ پڑے گی نتیجتاً ضرور کامیابی ملے گی۔

یہ اصول ذہن نشین کرنے کے بعد معمول بنانے کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ذیل کے طریقوں میں سے کسی اصول کے مطابق توجہ دیں۔

پہلا درجہ

بیان کئے اصولوں کے مطابق جانچ کر کسی کو تنہائی میں ایک کرسی پر بٹھائیں اس طرح کہ اس کی پشت جانب شمال اور منہ جنوب رخ رہے پھر اسے حکم دیں کہ بغیر پلک مارے آپ کی کسی ایک آنکھ میں غور سے دیکھے اس کے بعد مصافحہ کے طور پر اس کا سیدھا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ میں اور الٹا الٹے ہاتھ میں لے کر

دوسری کرسی پر اس طرح بیٹھیں کہ اس کے دونوں گھٹنے اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھیں اس طرح کر کے معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یکسوئی سے توجہ دیجئے۔ بہت جلد آپ کو مقناطیسی قوت آنکھوں اور ہاتھوں کے ذریعہ معمول میں جاتی ہوئی محسوس ہوگی اور اس پر اثر شروع ہو جائے گا۔

اسی طرح بٹھا کر مصافحہ نہ کریں صرف آنکھیں ملا کر سر سے سینے تک جھالے دیں جب بھی معمول متاثر ہو جاتا ہے۔

دوسرا طریقہ

پسندیدہ شخص کو پیر پھیلا کر میز پر بٹھائیں۔ اس کی ہتھیلیاں پیروں کی طرف انگلیاں کر کے ہاتھوں کے انگوٹھے کولہوں سے ملی ہوئی میز پر رکھ دیں۔ معمول کی بیٹھ اس طرح سیدھی رہے گویا کمر سے تختہ باندھ دیا ہے۔ معمول سے نظر ملا کر سیدھی چٹکی میں اس کے سیدھے پیر کا انگوٹھا اور الٹی میں الٹے پیر کا انگوٹھا۔ اونگھنے لگے تو شیریں آواز سے کہیں لو اب تمہیں نیند آنے لگی کچھ خبر نہ ہوگی کہ کیا ہوا جیسے سو کر اٹھے ہوں۔ یہ علامتیں نہ ہوں تو خوابِ عمیق کی ایک پہچان یہ ہے کہ آہستہ آہستہ پپوٹے اٹھا کر معمول کی پتلی دیکھیں۔ گہری نیند سوئے ہوئے آدمی کی طرح ساکت ہوگی۔ دوسرے اگر کہیں تو چین یا کوئی چیز چبھوئیں تو اس پر کچھ اثر نہ ہوگا۔

یاد رہے کہ سوتے ہی معمول پر اس قسم کی آزمائش شروع نہ کر

دیں ورنہ نیند اچٹ جانے کا احتمال ہے بلکہ اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اور دوسرا ہاتھ سر یا سینے پر رکھ کر چند منٹ آہستہ آہستہ اور مقناطیس پہنچائیں یہاں تک کہ خواب عمیق کے اثر نمایاں ہوں گو خوابِ عمیق سے ایک درجہ نہیں دو درجہ پہلے یعنی بیداری کی حالت میں بھی مشاق عامل معمول پر قادر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ توجہ کے ساتھ اگر کسی کو حکم دیں کہ اب تم کرسی سے نہیں اٹھ سکتے وہ باوجود بیدار ہونے کے بہترا زور لگانے پر بھی وہ شخص عامل کے مقناطیسی ارادہ سے ایسا بندھ جائے گا کہ ٹس سے مس نہ ہو سکے گا یا کسی شخص کی مٹھی پر توجہ ڈال کر عامل حکم دے کہ تم مٹھی نہیں کھول سکتے تو وہ مٹھی کھولنے سے بالکل عاجز رہے گا علیٰ ہذالقیاس اسی طرح بے شمار کرشمے قوتِ ارادی سے اس کی آنکھوں میں مقناطیس پہنچائیں اس کے بعد سر سے سینے تک گہری توجہ سے جھاڑ دیں اور زبان سے کہیں دیکھو اب تمہیں نیند آنے لگی تمہارا جسم پیچھے جا رہا ہے خبردار نہ رکنا۔ چلو آئی نیند سو جاؤ۔

اگر اس نے کہنا مانا اور چند سکنڈ جسم روکنے کی کوشش نہ کی تو یقین ہے کہ ایک منٹ کے اندر متاثر ہو جائے گا جب وہ لرزنے یا گرنے لگے تو پھرتی سے دبے پاؤں اس جگہ پہنچیئے اور سنبھال کر لٹا دیں ورنہ اگر یوں ہی گر پڑے تو کوئی حرج نہیں اس حالت میں چوٹ محسوس نہیں ہوتی۔

اگر آپ نے کسی معمول کے جسم سے خواہ وہ مانے یا نہ مانے

داخل کیا ہوا مقناطیس خارج نہ کیا تو یاد رکھئے چاہے وہ اس وقت محسوس نہ کرے لیکن کبھی وہ مقناطیس رنگ لائے بغیر نہ رہے گا۔

مجمع پر توجہ

گذشتہ باب کی شناختوں کے مطابق چند افراد چھانٹ کر اتنے فاصلے پر آگے پیچھے کھڑے کریں کہ ایک کا ہاتھ دوسرے کے گردن پر آسانی سے رکھا جا سکے۔

قطار میں سب سے چھوٹا سب سے آگے اور سب سے لمبا سب کے پیچھے ہو اس کے بعد پچھلے کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اگلے کے گلے کی شہ رگوں پر اور انگوٹھا گدی پر رکھیں اور یوں ہی سلسلہ وار کرتے جائیں یہ قطار بن چکے تو آگے والا ہاتھ لٹکائے اس کے بالطریق کہ مصافحہ اپنے ہاتھوں میں لے لیں۔

اب ایک جھٹکے سے ہاتھوں کے ذریعہ مقناطیسی لہر کو دوڑائیں پھر ہاتھوں کو ہلکی ہلکی جنبش سی دیں اور آسانی سے اس کے ہاتھ کو چھوڑ کر چھا لوں اور نظر سے نظر ملا کر سلانے والا مقناطیس مضبوط ارادے سے پھونکنا شروع کر دیں سر سے دونوں ہاتھ بھی چھوا دیں یا سر پر الٹا ہاتھ ترچھا کر کے جھا لے دیں۔

تمام اسباب مناسب ہوئے تو امید کرتا ہوں بہت جلد سب پرانے کھنڈر کی طرح ڈھیر ہو جائیں گے۔

Scanned by CamScanner

کہاں تک عرض کروں اثر ڈالنے کے بہت سے طریقے ہیں جیسا موقع ہو اور جس طرح بن پڑے مدعا سب کا ایک ہی ہے خواہ کسی کا تعلق قائم کر کے خواہ وہ چھونے سے قائم ہو خواہ صرف آواز سے کسی کو حسبِ ارادہ مقناطیس حیوانی کے زیر اثر لانا نگاہ اور آواز کے علاوہ قوتِ ارادی زیادہ زبردست ہو جانے پر ایک عامل کامل ایسے شخص کو سات سمندر کے فاصلہ سے متاثر کر سکتا ہے جس نے کبھی اسے دیکھا نہ ہو بلکہ عامل کو بھی اس کی تصویر تک نظر نہ آئی ہو صرف تعریف سن کر سب کچھ ممکن ہے۔

کیونکہ اب بہت سی ضروری باتیں لکھنا ہیں لہذا آمدم برسر مطلب

پہلا درجہ

جب معمول متاثر ہو کر خوابِ محض تک پہنچ جائے تو کیونکہ ابھی کچھ نیند ہوتی ہے کچھ دیر توقف کریں اور اس کے جسم کو چھوئے بغیر لمبے جھالے دیں تا کہ خوابِ عمیق طاری ہو جائے خواب کی علامتیں ہیں جن سے معمول کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ سب سے آسان تو یہ ہے کہ لمبی لمبی سانسیں یا سونے والے آدمیوں کی طرح خراٹے لینے لگے بعض معمول عمیق سے عمیق خواب میں بھی ایسا نہیں کرتے بلکہ بالکل ڈھیلے سے ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کا سر ہاتھ یا پاؤں اٹھا کر ذرا اونچے سے چھوڑ دیا جائے تو دھڑام سے گرتا ہے گویا جان

ہی نہیں رہی ان سے قطع نظر ایسے معمول بھی دیکھے گئے ہیں وہ اس طرح کہ اگر کوئی ان کا عضو اٹھائے تو پہلے ایسا معلوم ہوگا کہ زور لگا کر اٹھانا پڑا پھر آپ جہاں چھوڑ دیں گے وہیں رہ جائے گا۔

اس حالت میں اگر ان سے کہا جائے کہ تمہارا جسم مثل فولاد کے نہایت سخت ہوگیا ہے تو وہ ایک دم خوب زور سے اکڑ جاتے ہیں۔

پھر مزے سے انھیں اٹھا کر ایک کرسی پر سر اور دوسری کرسی پر ان کی ٹانگیں رکھ دیجئے۔ بس وہ مثل تختے کے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اس وقت ان کے اوپر منوں وزن کا پتھر رکھ دیا جائے تب بھی وہ ویسے ہی رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ بالکل دبلے پتلے اور کمزور جسم ہونے کے باوجود ویسے ہی رہتے ہیں۔

کچھ عرصہ مشق کی جائے تو شوق سے ایک گھوڑا کھڑا کر دیجئے پھر بھی وہ اکڑے ہی رہیں گے۔

طرہ یہ ہے کہ انھیں ہوش میں آنے پر وہ آئی نیند سو جاؤ بس چند منٹ بعد وہ جھوم کر میز پر گر پڑے گا۔

تیسرا طریقہ

شمال کی طرف پیٹھ کر کے معمول کو بالکل سیدھا کھڑا کر دیں مصافحہ کر کے معمول کی کنپٹیوں سے اپنے ہاتھ چھوائیں اور سر سے سینے اور ناف تک ہاتھ لہرا کر جھاڑ دیں۔

ان کے اثر کے بعد جب اس کی آنکھیں بند ہو جائیں تو آہستہ سے اس کے پیچھے جا کر اپنے ہاتھ اس کے کانوں کے اوپر چھوا کر جیسے کوئی چیز کھینچتے ہیں ہاتھ ترچھے کر کے اپنی طرف گہری توجہ سے کھینچیں فوراً معمول پیچھے گرنے لگے گا۔ اگر وہ اپنا جسم روکنا چاہے تو کہیں، نہیں، نہیں، ہرگز نہ روکو۔

میں کھڑا ہوں سنبھالوں گا۔ اب تم گرتے ہو! آگئی نیند فوراً معمول گرے گا۔ ایک قدم پیچھے کر کے اس کے مڈھے کو سہارا دے کر آہستہ سے اسے چت لٹا دیں۔

پانچواں طریقہ

کسی کو جنوب رُخ سیدھا کھڑا کر کے سمجھا دیں کہ اگر تمہارا جسم آگے یا پیچھے جانے لگے تو خبردار ہرگز نہ روکنا پھر اس کی کنپٹیوں پر انگلیوں کو رکھ کر اور ماتھے پر انگوٹھے کو رکھ کر تھوڑی دیر ٹھہر رہیں سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی صاحب دو چار روز یا ہفتہ دو ہفتہ مشق کر کے اس کمال امید رکھیں تو ناحق کی زیادتی ہے ان کاموں کے لئے کافی مشق چاہیئے۔

ابتدائی مشق میں بڑی احتیاط اور باقاعدگی کی ضرورت ہے ورنہ سوائے حوصلہ شکنی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ جہاں تک ہو مبتدی صاحبان قدم بقدم چلیں وقت اور محنت ضائع کرنے والی جلد بازی نہ کریں۔

نیم خوابی میں اکثر معمولوں کو عامل سے اس قدر پیوستگی ہو جاتی ہے کہ جیسا وہ خیال کرے ہو بہو ویسا ہی انھیں محسوس ہونے لگتا ہے اگر عامل حکم دے کہ دیکھنا وہ جنگلی شیر کی طرح غراتا چلا آتا ہے تو انھیں فوراً شیر غراتا دکھائی دے گا۔

پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں دے کر عامل کہے یہ شربت پی لو بڑا خوشبودار اور میٹھا ہے۔ بس معمول خوب زبان کو چاٹ

چاٹ کر غٹا غٹ پی جائیں گے۔ بجائے پانی کے کوئی سخت کڑوی و کسیلی دوا پلا کر دیکھئے معمول ذرا منہ نہ بنائے گا۔ شربت کی طرح صاف پی جائے گا۔

اس طرح بے شمار کرشمے تجربہ میں آچکے ہیں عامل کے اثر میں آکر عقلمند سے عقلمند بچوں کی سی باتیں کرنے لگتا ہے یہ کوئی ناممکن بات نہیں آخر حواس و ادراک پر قابو نہ رہے تو کیا ہوگا دیکھو ویسے بھی جواب میں کیسے کیسے سمجھ دار انسانوں سے نادان بچوں کی سی حرکات سرزد ہو جاتی ہیں۔

دوسرا درجہ

بے خودی طاری ہونے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے معمول کو اس کے حال پر چھوڑ دینے اور دھیمی رفتار سے مقناطیس بڑھانے سے وہاں تک معمول کی رسائی ہو جاتی ہے جہاں پہنچ کر لوگ خواب دیکھتے ہیں۔ اس روشن درجہ میں حواس خمسہ ظاہری سے ایک قسم کی بے تعلقی سی ہو کر ادراک پر روحانیت کے لطیف راستے کھل جاتے ہیں اور اگر پاکیزہ انسان ہو تو وہ بلا امداد خود بخود اس روشنی میں پرواز کرنے لگتا ہے۔

لیکن ہر عامل کو مذکورہ بالا بیان کے مطابق ہمیشہ معمول نہیں ملا کرتے یا پہلے پہل ہی ہر معمول اتنا تیز پرواز ملنا کچھ لازمی نہیں شروع شروع میں زیادہ تر تو ایسے ہوتے ہیں کہ ڈھنگ سے

کسی بات کا جواب نہیں دیتے۔ بہت پوچھو ذرا ہاں ہوں کی اور گم سم رہ گئے لیکن انہی پر بار بار عمل کرکے کوشش کی جائے تو آگے چل کر عجب چیز نکلتے ہیں۔

بالعموم پہلے معمول کو کیونکہ اندازہ نہیں ہوتا اس لیئے وہ نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیا ہوا کیا کرنا چاہیئے اور کس طرح ہوگا لہٰذا عامل کو واجب ہے کہ خالی الذہن معمول سے پہلے ہی اعلیٰ فتوحات کی امید نہ رکھ کر باقاعدہ درجہٴ بلندی پر پہنچائے۔

متاثر ہوکر معمول اپنے اختیار میں نہیں رہتا۔ جدھر عامل کی توجہ کا مقناطیس رہنمائی کرے چل نکلتا ہے اور صرف عامل کے ارادے اور مقناطیس کی تحریک پر ہی منحصر نہیں انسان ہونے کے سبب معمول کی فطرت اور اس کے ذاتی مقناطیس کو بھی کچھ نہ کچھ دخل ہے لہٰذا وہ عامل کے ارادے کی ماتحتی میں ذاتی صلاحیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اور اعمال فطرتوں کے اختلاف سے مختلف ہوتے ہیں۔ بعض معمول خواب عمیق میں جاکر روحانی روشنی میں اندرون بینی کی طرف رجوع ہوتا ہے اور بعض بیرون بینی کی جانب البتہ اگر عامل چاہے تو اپنی قوت کے زور سے اس کا رجحان حسب مرضی کردے یعنی اگر وہ اندرون بینی میں غوطہ زن ہو رہا ہے تو عامل کی توجہ کے اثر سے رخ بدل کر بیرون بینی میں جا سکتا ہے۔

اس موقع پر عامل کو چاہیئے کہ جس طرف معمول کو لیجانا چاہے توجہ دینے سے پہلے ہی پکی نیت کرلے کہ اس مقام پر اس سے یہ کام لینا ہے نتیجہ یہ ہوگا کہ معمول کے متاثر ہونے کے بعد مخالف

سمت رجوع نہ ہو سکے گا اور معمول سے عامل کو مقصد میں آسانی ہو گی۔

جب معمول خواب عمیق میں ڈوب جائے اور علامات سے تصدیق ہو چکے کہ ہاں اب اس کے حواس ظاہری قطعی معطل ہو چکے ہیں تو عامل آہستہ سے اس کا سیدھا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ میں لے اور الٹا اس کے دل یا وسط دماغ پر رکھ کر نہایت اطمینان سے ٹھہری ہوئی آواز میں اس کا نام لے کر پکارے اگر وہ جواب نہ دے تو الٹے ہاتھ کے سرے کی انگلی اس کے کانوں کے سوراخ میں اور ہلکی سی پھونک مار کر دوبارہ نام لے کر کہے اے فلاں تم میری آواز سن سکتے ہو تمہاری زبان کھل گئی جواب دو۔ ہاں کیا کر رہے ہو؟ کیوں روشنی آئی؟ اگر وہ کہے نہیں زبان سے یقین دلانے کے بعد حکم دو کہ اچھا لو اب میں تمہیں نور بخشتا ہوں ابھی روشنی ہی روشنی پھیل جاتی ہے پھر آہستہ سے اس کے دل پر پھونک مارے اور معلوم کرے روشنی آئی؟

اور وہ اقرار کرے جی ہاں آئی مگر ذرا دھندلی سی ہے بس اب پچھتر فی صد کامیابی کا یقین کر کے اس کا سیدھا ہاتھ اپنے ہاتھ میں خوب اچھی طرح لو اور اس کے چہرے پر روشنی دینے کے ارادے سے نظر ڈالو اور الٹے ہاتھ کے انگوٹھے سے بھنوؤں کے درمیان سے ماتھے کے آدھے یا آخری حصہ تک آہستہ آہستہ سہلاؤ۔

پھر ٹھہر ٹھہر کر دو ایک بار پوچھو روشنی آئی؟ اب کتنی ہے؟

اب کتنی ہے؟ چند بار میں کافی روشنی آجائے گی۔

اسی طرح سر سے آنکھوں تک مقامی جھالے دینے سے بھی روشنی پیدا کی جاسکتی ہے یا الٹا ہاتھ معمول کی گدی اور سیدھا آنکھوں پر رکھنے سے اس کا دماغ فانوس کی مانند روشن ہو جاتا ہے۔

معمول بیٹھا ہوا ہو تو اپنا ہاتھ سیدھا اس کے سر کی پشت پر اور الٹا اس کے دل پر رکھ کر دماغ سے دل کی طرف روشن مقناطیس دھکیلنے کا تصور کرنے سے بھی بہت جلد معمول کے دل و دماغ معذور ہو جاتے ہیں۔

گرمی کا موسم ہو تو کبھی کبھی روشنی دینے کے لئے بھی مقناطیسی پانی معمول کی آنکھوں پر۔ گردن کی رگوں پر اور دل پر لگا دیتے ہیں اس طرح بھی خشکی رفع ہو کر تاریکی کا پردہ بھی ہٹ جاتا ہے۔

روشنی آجانے پر اکثر معمول کا چہرہ بشاش ہو جاتا ہے ایک پرسرور مسکراہٹ سی اس کے ہونٹوں پر کھیلنے لگتی ہے اور سونے والے آدمیوں کی طرح ڈوبی یا بھرائی ہوئی آواز نہیں رہتی۔

بلکہ وہ ہر بات کا صاف صاف جواب دیتا ہے گویا غفلت کا کچھ اثر ہی نہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوگا کہ روشنی کی زیادتی سے معمول کی آنکھیں چندھیا جائیں گی اور جس طرح گرمیوں کے آفتاب

نیم روزنہ کی طرف نگاہ اٹھانا دشوار ہے۔ اسے کچھ بھی نظر نہ آئے گا کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس روشنی کی تاب نہ لاکر معمول کی آنکھیں کھل جاتی ہیں معلوم ہوتا ہے بیدار ہو گیا لیکن دراصل وہ بیدار نہیں ہوتی اس کی شناخت یہ ہے کہ اس کی پتلیوں میں ہوشیار آدمی کی سی چلت پھرت نہیں ہوتی اس کی شناخت یہ ہے کہ اس کی آواز میں ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکلتے ہیں۔

ان دونوں حالتوں میں مبتلا ہی اور ناواقف حضرات چکرا جاتے ہیں لیکن یہ کوئی خطرناک حالت نہیں ذرا نہ گھبرائیں بلکہ گھبرانا تو ذرا نہ چاہیئے کیونکہ اس وقت معمول کا آزار ان کی ذات پر ہوتا ہے۔

وہی بدحواس ہو گئے تو اس بیچارے کا کیا حال ہو گا۔

اگر معمول کی آنکھیں کھل جائیں تو چاہیئے کہ دونوں انگوٹھے مقناطیسی پانی میں ڈبو کر اس کی کنپٹیوں کی رگوں پر ذرا ملیں۔ پھر سر پر ہاتھوں کی انگلیاں اور ہتھیلیاں لگا کر انگوٹھوں سے آنکھیں بند کر دیں۔

دوبارہ مقناطیسی پانی میں ڈبو کر معمول کی گردن شہ رگوں پر مالش کریں۔

اس کے بعد اس ارادہ سے کہ دماغ کا یہ مقناطیس دل میں اتار رہے ہیں۔ سر سے سینے تک چھا لے دیں۔ اس طرح آنکھیں بند ہو جائیں گی اور معمول کا دل بھی ٹھہر جائے گا۔

اس عمل کے وقت رہ رہ کر آہستہ آہستہ زبان سے کہتے بھی

جائیں کہ تم میٹھی نیند سو رہے ہو۔

اس ترکیب کے علاوہ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ انگوٹھوں سے معمول کی آنکھیں بند کر کے آہستہ آہستہ معمول کی طرف پیشانی پر پھونک ماریں اور بھنوؤں سے کان تک کی طرف دونوں ہاتھوں سے چند جھالے دیں اس کے بعد ایک ہاتھ اس کی ناف اور دوسرا سر پہ رکھ کر مخاطب کریں۔

کیوں کیسی میٹھی نیند ہے؟ ان تدبیروں سے اس کی روح خوابِ عمیق میں ایک غوطہ لگا کر روشنی کی طرف رجوع کریں۔

بعض معمول سے جب یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ کیوں روشنی آئی تو اس وقت ان کا جو تتو چل رہا ہو ان کی روشنی میں بتاتے ہیں ایسی حالت میں جب تک وہ آکاش تتو کی سیاہی مائل نیلی روشنی نہ بتائیں کوئی بات یا راز دریافت نہ کیجئے اتنی دیر یک سوئی سے کوشش کیجئے کہ وہ نیلی روشنی محسوس کرنے لگیں۔

تاوقتیکہ اچھی طرح روشنی نہ ہو جائے معمول کو کہیں نہیں بھیجنا چاہیئے نہ اندرون بینی یا بیرون بینی کے متعلق کوئی سوال کرنا مناسب ہے۔ کافی روشنی کے بعد آپ مختار ہیں جیسی ضرورت سمجھیں اسی کے مطابق معمول کو اندرون بینی یا بیرون بینی کی جانب رجوع کریں۔

اندرون بینی میں پہنچانا

اگر معمول مریض ہے اور آپ اس کی جسمانی حالت معلوم کرنا یا مرض کے سبب سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو روشنی آجانے کے بعد معمول کو اس کی دماغی حالت دیکھ کر بیان کرنے کا حکم دیجئے۔ پھر گدھی کی طرف سے ریڑھ کے ایک ایک جوڑ پر اتارتے ہوئے کندھوں اور سینے پر لائیے۔ یہاں سے دل، پھیپھڑا، جگر، تلی، پتہ، گردے، مثانے، رحم وغیرہ وغیرہ تمام رگ و ریشہ میں لے تیرا سکتے ہیں۔ وہ ہر عضو کی ٹھیک حالت بخوبی بتا دے گا۔ بلکہ علاج بھی تجویز کر سکتے ہیں۔

لیکن اتنا یاد رہے کہ اگر معمول ذکی الحس اور تیز رو نہ ہو تو پہلی ہی نشست میں اس پر زیادہ بار نہ ڈالیں جتنا وہ برداشت کر سکے اسی قدر کام لیں۔ پھر کچھ دیر کے لئے خواب عمیق میں ٹھہرا کر تاکہ ذرا سستا لے پھر بیدار کریں۔

بیرون بینی میں لیجانا

حالتِ بیرون بینی کھلی آنکھوں پر پہلے کے پانچ مدارج —
(حالتِ بیداری، خوابِ محض، خوابِ عمیق، خوابِ بیداری اور اندرون بینی)

طے کئے بغیر بھی قایم کی جاسکتی ہے۔ اس طرح کہ کانچ کے گلاس میں پانی بھر کر جمع کر کے نظر جما کے دیکھو اور ہاتھوں سے جھالے بھی دو یہاں تک کہ گلاس کا پانی قوس و قزح کا رنگ بدل بدل کر بالکل روشن نظر آنے لگے پھر اپنے ہی ہاتھوں سے کسی ایسی اونچی چیز پر رکھو کہ جس پر عمل کرنا ہے اس کی آنکھوں سے اتنی دور ہے کہ وہ طبیعت پر زور ڈالے بغیر آرام سے نظر جما سکے اس کے بعد معمول کو گلاس کے پانی میں غور سے دیکھتے کا حکم دو اور خود اس کی پشت پر کھڑے ہو کر یکسوئی سے آہستہ آہستہ جھالے دینے شروع کرد کوئی دم جائے گا کہ اصول حاضرات کے مطابق معمول کے خیالات سمٹ کر ایک مرکز پر آجائیں گے اس وقت اس کی پتلیاں باربار جنبش نہ کریں گی۔

آنکھیں ٹھہرنے کے بعد جس خیال سے اسے یہاں تک پہنچایا ہے اس کا عکس معمول کو محسوس ہونے لگے گا۔ دور دراز مقام یا غائب انسان کے حالات اسے دوربین کی طرح نظر آئیں گے اور وہ انھیں بیان کر سکے گا لیکن اگر اس اثنار میں کسی سبب سے اسکی نظر ہٹ گئی تو وہ کیفیت جاتی رہے گی۔

یہ کیفیت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتی اور سوائے تیز حس معمول کے ہر ایک پر ایسا نہیں ہو سکتا۔ پھر باقاعدہ اور مشاق نہ ہونے کی وجہ سے اس کی قیاسات و اقوال کچھ زیادہ نہیں ہوتے البتہ اس میں کلام نہیں کہ بیرون بینی کا ایک یہ طریقہ ہے ضرور! لیکن اس قدر قابلِ ذکر کہاں جس قدر اصول کے مطابق تمام مدارج طے کرنے کے بعد ممکن ہے تاہم اگر تجربہ کرنا ہو تو کر

سکتے ہیں۔

مگر کیونکہ اس میں معمول عامل کے زیر اثر ہوتا ہے لہٰذا عمل کے بعد الٹے جھالوں سے چند منٹ جھاڑنا ضرور چاہیئے اور مناسب تو یہ ہے کہ عمل کے بعد تھوڑا سا مقناطیسی پانی بھی پلا دیں تاکہ معمول کی طبیعت بالکل صاف ہو جائے۔

مستند طریقہ

خواب عمیق کے جانے کے بعد کسی قدر توقف کر کے دھیمی آواز میں نام لے کر معمول کو بلائیں جواب نہ دے تو آہستہ سے اس کی پیشانی پر پھونک ماریں اور مقناطیسی پانی میں ڈبو کر یا یونہی اس کے گلے پر ہاتھ پھیریں اور کہیں تمہاری آواز کھل گئی ہے، جواب دے سکتے ہو؟ ہاں کیا حال ہے۔ پہلی ہی بار ورنہ دو ایک دفعہ ٹھہر کر وہ جواب دیگا۔

اگر کہیں کہ ہر طرف اندھیرا ہے تو لکھے ہوئے طریقوں کے مطابق اطمینان سے روشنی دیں ورنہ دوسری صورت میں سوائے سیاہی مائل نیلی روشنی کے زرد سفید سرخ سبز رنگ کی روشنیاں رہنے تک اسے روشن کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔

اول تو اس اثنا میں وہ تمام روشن ضمیروں کی سی باتیں

کرنے لگے گا۔

اور یہ نہیں تو جب کہے کہ خوب صاف روشنی ہو گئی ہے۔ تو پہلے نزدیک کی یعنی کمرے ہی کی کوئی چیز دریافت کرو۔ وہ کیا؟ اور کہاں ہے؟ بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ کوئی شئے کپڑے میں لپٹیں اور اس سے پوچھیں بتاؤ اس میں کیا ہے بتا دے تو کچھ اور دور کی چیز کا حال پوچھیں۔

چند مشقوں میں معمول کا قلب ایسا ہی روشن ہو جائے گا کہ دور دور کے حالات ٹھیک ٹھیک بتا دیگا۔

متاثر ہوتے ہی کسی معمول کو کلکتہ بمبئی یا کسی دور دراز مقام پر بھیجنا سخت نادانی ہے۔ خواب عمیق میں لے جا کر اس سے کہنا چاہیئے کہ تم بہت قوی ہو گئے ہو۔ اب میں تم کو فلاں مقام پر بھیجنا چاہتا ہوں کیوں جاؤ گے؟

عمل کے اثر میں ہونے کے سبب عام طور پر تو وہ ضرور حامی بھرے گا کہ جی ہاں جاؤں گا۔ البتہ ایسا ہی کچھ کمزور ہوا تو ممکن ہے مجبوراً کہے مجھ میں طاقت نہیں اس وقت عامل کو آنکھیں بند کر کے کسی بزرگ یا لیڈر کا تصور باندھنا چاہیئے جب دل میں ان کی عظمت و جلال کا اثر محسوس ہونے لگے تو سیدھے ہاتھ میں معمول کا سیدھا ہاتھ تھام کر یکسوئی اور اطمینانِ قلب سے حکم دے کہ لو تم کو فلاں قوت دیتا ہوں بس معمول کے چہرے بشرے سے کچھ فرصت کے سے آثار نمایاں ہوں گے۔ اور منہ سے بھی اقرار کرے گا کہ جی ہاں مجھ میں بڑی قوت ہے جاؤں؟

جس وقت معمول کہیں جانے لگے تو سوائے بعض کے جو بالکل خاموش ہوتے ہیں اکثروں کی حالت متغیر ہو جاتی ہے ایسی کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔

بعض معمول جانے کا حکم پاکر بڑے زور سے اکڑتے ہیں اور خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

بعض کا منہ اس طرف ہوتا ہے جس طرف وہ مقام ہو۔

القصہ کہیں جاتے وقت اس قسم کی مختلف علامات معمولوں سے ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

اگر کسی جگہ جانے کا حکم ملنے پر کسی معمول میں یکایک کچھ تغیر واقع ہو تو ہرگز پرواہ نہ کریں اس میں خطرہ نہیں۔

معمول کی مرضی کے خلاف زبردستی نہ تو کہیں بھیجنا ہی چاہیئے اور نہ کوئی ایسا کام کرنے کا زور ڈالنا چاہیئے جو وہ نہ کرنا چاہتا ہو۔

جب وہ جواب دینے لگے تو سوالات کی بھرمار نہ کریں اس طرح معمول کا مزاج بگڑ کر آئندہ کی ترقی میں خلل آتا ہے۔ پھر وہ صحیح جوابات نہیں دیتا اور اس کی بات قابلِ وثوق نہیں رہتی۔

جو معمول نزدیک کی بات صحیح نہ بتا سکے اس سے دور کے معاملات پوچھنا بے کار ہیں۔

وہ کیا بتا سکتا ہے یوں ہی آپ کے کہنے سے غپ چھوڑ دے گا۔

عامل کو چاہیئے کہ چند معمول بیرون بینی کے لئے تیار کرے اور چند کو اندرون بینی کی مشق پر لگا لے لیکن جلدی نہ کرے۔ بلاناغہ وقت مقرر کرکے روزانہ تھوڑی طاقت بڑھاتا جائے۔

ظاہرہ تو بیرون بینی بڑی چیز معلوم ہوتی ہے کہ معمول اپنی آنکھوں سے پٹی بندھی ہونے کے باوجود دوسرے مکان میں رکھی ہوئی کتابیں پڑھ دیتا ہے۔

یا ہزاروں کوس کی خبریں اس کے ذریعہ سے معلوم ہو جاتی ہیں۔

لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ دراصل اندرون بینی کا مقابلہ بیرون بینی نہیں کر سکتی۔

کیونکہ حقیقت میں بیرون بینی اندرون بینی کا ہی ایک کرشمہ ہے۔

جب تک دل و دماغ کے پردے نہ اٹھیں بیرون بینی کسی طرح نہ ہو گی۔

اس واسطے کہ کام کرنے والی چیز تو وہی روح ہے جیسے نفس ناطقہ

گو عالم اسباب کے تمام معاملات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں اور اکثر حالتوں میں یہ تمیز کرنا کہ سبب کیا ہے۔ اور سبب کیا دشوار ہے۔

تاہم جب انسان غور کرے تو ہزاروں راز آشکار ہو جاتے ہیں۔

دل کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہوئے بغیر معراج روحانی پر پہنچنا محال ہے۔

جب ہی تو مراقبہ میں مدتوں سرگرداں یوگی اور مہاتما سمادھی لگا کر دھیان میں برسوں مستغرق رہتے ہیں جس کی جہاں تک رسائی ہے وہ اتنا ہی کامیاب ہے۔

جس نے اندرون بینی کی دریافت کر لی وہ کامیاب اور کامل ہو گیا۔

پس جہاں تک ہو اندرون بینی کی مشق خود بھی کیجئے اور اپنے معمولوں کو بھی کرائیے۔

پھر بھگوان کی لیلا ملاحظہ فرمائیے۔

معمول تیار کرنا

بیرون بینی میں پہنچنے کے بعد معمول کو ہر جگہ بھیجا جا سکتا ہے خواہ وہ کسی کا جسم ہو۔ خواہ کوئی نزدیک یا دور مقام ہو کسی کے جسم کی حالت دریافت کرنے کی غرض سے معمول سے کام لینا چاہیں تو اس سے دریافت کریں کہ کیا تم ایسا کر سکتے

اگر وہ انکار کرے تو زیادہ زور نہ ڈالیں۔ اور جو بخوشی رضا مند ہو جائے تو اس سے کہیں میری قوت تمہارے ساتھ ہے خبردار گھبرانا مت اس شخص کی جسمانی خرابیوں کا تم پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا ہاں اطمینان سے اس کے جسم کی حالت دیکھو اور تمام باتیں بیان کرتے جاؤ۔

اچھا پہلے دماغ کی طرف چلو۔ بتاؤ کیا کیا چیز دکھائی دیتی ہے تم کو۔

ٹھہر ٹھہر کر آہستہ سے ہر بات پوچھو۔ ایسی عجلت سے کام نہ لو کہ وہ گھبرا جائے۔ اگر وہ اتنے ہی میں کہے کہ اب جی نہیں چاہتا تو آگے کا ارادہ موقوف کر دو۔ کہو خیر پھر دیکھا جائے گا آجاؤ باہر۔

جوں ہی وہ باہر آنے کی اطلاع دے کہ جی ہاں آگیا کچھ دیر آرام دے کر اسے ہوش میں لے آؤ۔ اور پھر دوسری مشق کے وقت دماغ سے آگے مریض یا اس شخص کے سینے میں اتار دو جس کی جسمانی حالت معلوم کرنی ہو۔ اس طرح دو ایک مرتبہ میں معمول تمام حالات ٹھیک ٹھیک بتا دے گا اور جب کچھ عرصہ تک اسے اسی مشق پر لگائے رکھو گے تو ایک روز اس کام میں وہ ایسا مشاق ہو جائے گا کہ چٹکی بجاتے ہر مریض کی جسمانی خرابیاں اور طریق علاج ٹھیک ٹھیک بتا دیا کرے گا نیز صندوق میں بند اشیا لوگوں کے خیالات، پانی اور زمین کے حالات کی خبریں بھی دے سکے گا۔

علیٰ ہذا القیاس کہیں باہر بھیجنا ہو جب بھی معمول کا منشا دریافت کر لیں پھر تقویت کے لئے اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے رہیں۔

اگر راستے میں جاتے جاتے تھک جائے اور کہے کہ بس اب نہیں چلا جاتا تو کہیں اچھا ذرا بیٹھ جاؤ۔ پھر پیروں کے انگوٹھے اس طرح کہ سیدھے کو سیدھے ہاتھ اور الٹے کو الٹے ہاتھ کی چنگلی میں پکڑ کر آنکھیں بند کریں اور اسے قوت بخشنے کے خیال سے مقناطیس پہنچائیں۔ اکثر حالتوں میں معمول پر ایک گہرے سرور یا نیند کا اثر طاری ہو جائے گا۔ ذرا توقف کر کے دریافت کریں۔ کیوں اب طاقتور ہو گئے نا؟

وہ جواب دے کہ جی ہاں اب کوئی تھکان نہیں تو سر سے سینے تک ہاتھ پھیر کر ذرا دل تھپ تھپائیں اور سیدھے ہاتھ میں اس کا سیدھا ہاتھ لے کر قوتِ ارادی کا ایک دھکا دے کر کہیں لو اور قوت آئی۔ اب تم نہایت مضبوط ہو۔ چلو تیز۔ بس وہ ایک دم منزل مقصود پر جا پہنچے گا۔

ختم شد